بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر: منصور احمد

جلد:75/22/رجنوری2026ء،شمارہ04/02 شعبان 1447 ہجری قمری/22/رصلح1405 ہجری شمسی (www.akhbarbadr.in)

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ کے بندوں میں سے علم والے ڈرتے ہیں

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالۡاَنۡعَامِ مُخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُہٗ کَذٰلِکَ ؕ اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیۡزٌ غَفُوۡرٌ (سورۃ الفاطر:29)

ترجمہ: اوراسی طرح لوگوں میں نیز زمین پر چلنے پھرنے والے جانداروں میں اور چوپایوں میں سے ایسے ہیں کہ ہر ایک کے رنگ جدا جدا ہیں۔ یقیناً اللہ کے بندوں میں سے اُس سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انسان نیکیاں کرے مگر اس کے ساتھ خدا تعالیٰ سے بھی ڈرتا رہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ الَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ إِلَى رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ (سورة المؤمنون ٦٢) يَا رَسُولَ اللّٰهِ هُوَ الَّذِي يَسْرِقُ وَيَزْنِي وَيَشْرَبُ الْخَمْرَ وَهُوَ يَخَافُ اللّٰهَ قَالَ لَا يَا بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ يَا بِنْتَ الصِّدِّيقِ وَلٰكِنَّهُ الَّذِي يُصَلِّي وَيَصُومُ وَيَتَصَدَّقُ وَهُوَ يَخَافُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ۔

(ماخوذ از مسند احمد بن حنبل جلد 8 صفحہ 296-297)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ! کیا وَالَّذِیۡنَ یُؤۡتُوۡنَ مَاۤ اٰتَوۡا وَّقُلُوۡبُہُمۡ وَجِلَۃٌ (المومنون:62) کا مطلب یہ ہے کہ جو انسان چوری کرے، زنا کرے اور شراب پیئے اور وہ خدا سے ڈرے بھی۔ فرمایا اے ابوبکر کی بیٹی اے صدیق کی بیٹی اس کا مطلب یہ ہے کہ جو نماز پڑھتا ہے روزہ رکھتا ہے اور صدقہ دیتا ہے اور وہ اللہ عزّوجل سے ڈرتا بھی ہے۔

تقویٰ اور خدا ترسی علم سے پیدا ہوتی ہے

فرمودات عالیہ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’تقویٰ اور خدا ترسی علم سے پیدا ہوتی ہے۔ جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا (فاطر:29) یعنی اللہ تعالیٰ سے وہی لوگ ڈرتے ہیں جو عالم ہیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی علم خَشۡیَۃ اللہ کو پیدا کر دیتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے علم کو تقویٰ سے وابستہ کیا ہے کہ جو شخص پورے طور پر عالم ہو گا اُس میں ضرور خَشۡیَۃ اللہ پیدا ہوگی‘‘۔ فرمایا ’’علم سے مراد میری دانست میں علم القرآن ہے۔ اس سے فلسفہ، سائنس یا اَور علوم مروّجہ مراد نہیں۔ کیونکہ اُن کے حصول کے لئے تقویٰ اور نیکی کی شرط نہیں۔ بلکہ جیسے ایک فاسق فاجر اُن کو سیکھ سکتا ہے ویسے ہی ایک دیندار بھی۔ لیکن علم القرآن بجز متّقی اور دیندار کے کسی دوسرے کو دیا ہی نہیں جاتا۔ پس اس جگہ علم سے مراد علم القرآن ہی ہے جس سے تقویٰ اور خشیت پیدا ہوتی ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 599۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’علماء کے لفظ سے دھوکہ نہیں کھانا چاہئے۔ عالم وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔ اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا (فاطر:29) یعنی بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں، اُس کے بندوں میں سے وہی عالم ہیں۔ ان میں عبودیت تامہ اور خَشۡیَۃ اللہ اس حد تک پیدا ہوتی ہے کہ وہ خود اللہ تعالیٰ سے ایک علم اور معرفت سیکھتے ہیں اور اُسی سے فیض پاتے ہیں اور یہ مقام اور درجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور آپ سے پوری محبت سے ملتا ہے یہاں تک کہ انسان بالکل آپؐ کے رنگ میں رنگین ہو جاوے‘‘۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 433-434۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

تفسیر کبیر سے اقتباس

خشیت کے لفظ میں اس چیز کی معرفت کا بھی مفہوم ہے جس سے خوف کیا گیا ہو

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ الرعد کی آیت نمبر 22 وَالَّذِیۡنَ یَصِلُوۡنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖۤ اَنۡ یُّوۡصَلَ وَیَخۡشَوۡنَ رَبَّہُمۡ وَیَخَافُوۡنَ سُوۡٓءَ الۡحِسَابِ کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں:

خشیت کے لفظ میں اس چیز کی معرفت کا بھی مفہوم ہے جس سے خوف کیا گیا ہو گویا خشیت کا لفظ صرف اس وقت بولا جاتا ہے جبکہ اس چیز کی معرفت حاصل ہو جس سے خوف کیا گیا ہو۔ نیز خوف نقصان یا ضرر کا نہ ہو بلکہ اس وجہ سے ہو کہ انسان یقین کرے کہ وہ چیز نہایت اعلیٰ اور عظمت والی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اپنی کسی غفلت کی وجہ سے میں اس کا قرب کھو بیٹھوں۔ پس اللہ تعالیٰ کی خشیت کے یہ معنے ہوئے کہ جب تعلق باللہ کے مقام کو انسان حاصل کر لیتا ہے تو چونکہ اس پر کھل جاتا ہے کہ یہی مقام انسان کی حقیقی راحت اور کمال کا مقام ہے وہ اس کے جاتے رہنے کے خیال کو بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ اور ہر وقت اس کی حفاظت کی کوشش میں لگا رہتا ہے اور پوری طرح اس کا خیال رکھتا ہے۔ کہ جو مقام قرب اسے حاصل ہوا ہے وہ کسی غفلت کی وجہ سے کھویا نہ جائے۔ اسی علامت کا دوسرا حصہ یہ بتایا ہے کہ وَیَخَافُوۡنَ سُوۡٓءَ الۡحِسَابِ یعنی ایک طرف اگر اسے اللہ تعالیٰ کے قرب کے مقام کی حفاظت کا خیال دامنگیر ہوتا ہے تو دوسری طرف وہ اس امر سے بھی خائف رہتا ہے کہ شفقت علیٰ خلق اللہ کا جو مقام اسے حاصل تھا اس میں کسی کوتاہی کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مستوجب نہ ہو جائے۔ پہلی دو علامتوں میں چونکہ تعلق باللہ کو اصل اور شفقت علیٰ خلق اللہ کو اس کا نتیجہ قرار دیا تھا۔ تیسری دلیل میں اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ کے تعلق کے نقص کے لئے خشیت کا لفظ اور مخلوق کے تعلق کے نقص کے متعلق خوف کا لفظ استعمال کیا ہے کیونکہ اول الذکر لفظ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ جس چیز سے ڈرا جاتا ہے وہ مقصود بالذات ہے اور خوف کا لفظ ضروری نہیں کہ مقصود بالذات کے لئے بولا جائے بلکہ بسا اوقات یہ لفظ ایسی چیز کے لئے بولا جاتا ہے جس سے دور بھاگنا مقصود ہو۔ گو کبھی مقصود بالذات شئے کی ناراضگی کے لئے بھی استعمال ہو جاتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد ۵ صفحہ 54 زیر تفسیر سورۃ الرعد آیت 22)

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 16رجنوری 2026 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، فعال درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ادار یہ

تقسیم ملک کے بعد اخبار بدر 74ویں سال میں

ہفت روزہ بدر قادیان کا اجراء اگرچہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں 1902ء میں ہوا تھا اور اس کے پہلے ایڈیٹر حضرت محمد افضل صاحب رضی اللہ عنہ تھے جو کہ اس اخبار کے مالک بھی تھے۔ پہلے اس کا نام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ''البدر'' تجویز فرمایا تھا۔ مکرم محمد افضل صاحب کی وفات 1905ء میں ہوئی جس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو اخبار البدر کا ایڈیٹر مقرر فرمایا اور حضرت مفتی صاحبؓ کے زمانہ میں ہی اخبار کا نام البدر سے بدر رکھا گیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے زمانہ مبارک میں قادیان سے جاری ہونے والے ہر دو اخبارات ''الحکم'' اور ''بدر'' کے متعلق فرمایا کہ یہ آپ کے دونوں بازو ہیں اور فوری طور پر آپ کے الہامات اور ارشادات کو ملک کے طول و عرض میں شائع کر دیتے ہیں۔

اخبار بدر 1913ء تک جاری رہا پھر بند ہو گیا۔ تقسیم ملک کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی ہدایت اور دعاؤں اور درویشان قادیان کی کوششوں سے پھر قادیان سے ہفت روزہ جاری ہوا۔ اس کا پہلا شمارہ 7/ مارچ 1952ء کو شائع ہوا۔ تقسیم ملک کے بعد اس کے پہلے ایڈیٹر مکرم برکات احمد صاحب راجیکی ابن حضرت غلام رسول صاحب راجیکیؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام مقرر ہوئے۔

اس اخبار کی اوّلین اشاعت 7/ مارچ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ایک تاریخی پیغام بھی ارسال فرمایا تھا جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''سب سے پہلے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس اخبار کو بہتر سے بہتر کام کرنے کی توفیق بخشے اور اس اخبار کو چلانے والوں کو ظاہری اور باطنی علوم عطا کرے جس سے وہ قوم اور ملک کی صحیح راہنمائی کر سکیں اور جماعت احمدیہ کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس اخبار کو خرید کر اخبار کی اشاعت کو وسیع سے وسیع تر کرتے چلے جائیں اور ملک کے ہر گوشہ میں اسے پھیلا دیں یہاں تک کہ یہ اخبار روزانہ ہو جائے اور وسیع الاشاعت ہو جائے اس اخبار کا نام بدر رکھا گیا ہے اور یہ نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پسندیدہ تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رؤیا اور کشوف شائع کرنے میں ایک زمانہ میں اس اخبار کو خاص اہمیت حاصل ہو گئی تھی کیونکہ مفتی محمد صادق صاحب ہی اس کے ایڈیٹر تھے اور مفتی محمد صادق صاحب ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرائیویٹ سیکرٹری کا کام کرتے تھے اس لئے انہیں الہامات کے جلد سے جلد حاصل کرنے کا موقع دوسروں سے زیادہ مل جاتا تھا۔ لیکن اُمید کرتا ہوں کہ اب ان الہامات کی تشریح اور تفسیر اور اُن کا مقصد اور مدعا بتانے اور شائع کرنے میں یہ اخبار پیش پیش رہے گا۔''

محترم قارئین! اب یہی مقصد اخبار بدر کا ہے۔ اب اخبار بدر کی اشاعت کا اوّلین مقصد یہی ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جملہ ارشادات جو دراصل قرآن و حدیث اور سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات، ارشادات اور تحریرات کی تفاسیر ہیں، ان کو قارئین بدر تک پہنچایا جائے۔ اسی لئے ادارہ بدر کوشش کرتا ہے کہ اس اخبار کے ذریعہ حضور انور کا خطبہ جمعہ، حضور اقدس کے دیگر خطابات، آپ کے دورہ جات کی رپورٹیں، مجالس عرفان احباب جماعت ہندوستان کی خدمت میں پیش کی جائیں۔ نیز حضور اقدس کے ارشاد کے تحت ہی اب ہر ہفتہ حالات حاضرہ پر مشتمل اداریہ اور دیگر مضامین بھی شائع کئے جاتے ہیں۔ مبلغین/ معلمین کرام و احباب جماعت اپنے قیمتی مضامین اور جماعتی مساعی پر مشتمل اپنی رپورٹیں اُمراء اضلاع کے توسط سے اور اپنے مقامی دفتر کے ذریعہ ارسال فرمائیں تو انشاء اللہ ان کی مساعی کی رپورٹیں بھی نہ صرف اُردو اخبار بدر میں بلکہ بدر کے دیگر زبانوں کے ایڈیشنز میں بھی شائع کی جائیں گی تا کہ احباب جماعت اپنے اِس اخبار سے ذاتی طور پر وابستگی حاصل کر کے اس سے زیادہ سے زیادہ فیض حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

اخبار کی اصل زینت تو قرآن و حدیث اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے شائع ہونے والے فرمودات و ارشادات سے ہی ہے۔ اور اس کی خوبصورتی میں مزید چار چاند اس وقت لگیں گے جب ہم ان ارشادات کو نہ صرف خود حرز جان بنائیں گے بلکہ کوشش کریں گے کہ ہماری نسلیں بھی اس سے فیضیاب ہوں۔

ولادت باسعادت

بابرگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں   یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کو انتہائی خوشی اور مسرت کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہمارے پیارے محبوب امام سیدنا و امامنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ امۃ السبوح بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو ۱۲/ جنوری ۲۰۲۶ء بروز سوموار پہلی پڑنواسی سے نوازا ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

عزیزہ نومولود کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 'عطیۃ المجیب انیتا' عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم منصور احمد ڈاہری صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ (واقف زندگی رسالہ ریویو آف ریلیجنز) اور مکرمہ سیدہ یمنیٰ خلود صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی پہلوٹھی، مکرم فاتح احمد ڈاہری صاحب (وکیل تعمیل و تنفیذ بھارت نیپال بھوٹان) اور محترمہ صاحبزادی امۃ الوارث فرح صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی پہلی پوتی اور مکرم سید خالد احمد شاہ صاحب اور محترمہ سیدہ امۃ الباسط ماریہ صاحبہ کی نواسی ہے۔

عزیزہ عطیۃ المجیب انیتا کی پیدائش اس لحاظ سے بھی اہمیت کی حامل ہے کہ اس سے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا الہام تَرٰی نَسْلًا بَعِیْدًا ایک اَور مرتبہ پورا ہوا اور قدرت ثانیہ کے مظہرِ خامس حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی تیسری نسل دیکھی۔ اس سے قبل حضرت مصلح موعودؓ کی ذات والا بابرکات میں بھی یہ الہام اس رنگ میں پورا ہو چکا ہے کہ آپؓ نے بھی اپنی تیسری نسل دیکھی تھی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک

اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ اِمَامَنَا بِرُوْحِ الْقُدُسِ وَبَارِكْ لَنَا فِیْ عُمُرِہٖ وَاَمْرِہٖ

ادارہ بدر امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا، مکرم منصور احمد ڈاہری صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور آپ کی اہلیہ محترمہ سیدہ یمنیٰ خلود صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ، مکرم فاتح احمد ڈاہری صاحب اور محترمہ صاحبزادی امۃ الوارث فرح صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ اسی طرح مکرم سید خالد احمد شاہ صاحب اور آپ کے اہل خانہ نیز جملہ افراد خاندان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی خدمت میں دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے، اپنے بے انتہا فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے نوازے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان تمام دعاؤں کا وارث بنائے جو آپؑ نے اپنی اولاد کے لیے کی ہیں۔ آمین (بحوالہ الفضل انٹرنیشنل لنڈن 17/ جنوری 2026ء)

❁❁❁

اخبار بدر خلافت حقہ اسلامیہ سے ہمارے تعلق کو مضبوط کرنے کا ضامن ہے اور یہی تعلق ہماری جسمانی و روحانی ترقی کا ذریعہ ہے۔ سیّدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ سال دسمبر کے مہینہ میں اخبار بدر کے خصوصی شمارہ قومی یکجہتی نمبر کے لئے جو بصیرت افروز پیغام ارسال فرمایا تھا اس میں احباب جماعت ہندوستان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا:

''اللہ تعالیٰ کے فضل سے وحدت آج صرف اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کا خاصہ ہے باقی سب انتشار کا شکار ہیں اور رہیں گے جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے انعام کی قدر نہیں کریں گے پس ہم خوش قسمت ہیں کہ خلافت کی برکت سے ترقی کی شاہراہوں پر گامزن ہیں اور کل عالم میں اسلام کا پرچم بلند کرتے چلے جا رہے ہیں۔''

لہٰذا احباب جماعت سے دردمندانہ اپیل ہے کہ ملی وحدت کا ثبوت دیتے ہوئے سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا یہ مبارک تحفہ جو اخبار بدر کی شکل میں ہر ہفتہ آپ کو مل رہا ہے۔ اس کے زیادہ سے زیادہ خریدار بنانے کی کوشش کریں۔ کوئی ایک بھی احمدی گھر ایسا نہیں رہنا چاہئے جو اخبار بدر کا خریدار نہ ہو۔ ہر زبان میں اس کے خریداران کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ جن احباب کو اللہ نے توفیق بخشی ہے وہ اس کی مالی اعانت کی طرف بھی قدم بڑھائیں تا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر المومنین کی خواہشات کی روشنی میں اس اخبار کا دائرہ ملک کے طول و عرض میں پھیل جائے اور جماعت احمدیہ ہندوستان کا یہ واحد آرگن جو کہ ہمارے قومی وقار اور جماعتی عزت کا آئینہ دار ہے اپنے پاؤں پر کھڑا ہو کر ہر طرف اپنا سایہ پھیلا دے اور اس کے روحانی ثمرات سے تمام ہندوستان فیضیاب ہوتا رہے۔ وباللہ التوفیق

❁❁❁

خطبہ جمعہ

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ذات کے عاشق زار اور دیوانہ ہوئے اور پھر وہ پایا جو دنیا میں کبھی کسی کو نہیں ملا۔
آپ کو اللہ تعالیٰ سے اس قدر محبت تھی کہ عام لوگ بھی کہا کرتے تھے کہ عَشِقَ مُحَمَّدٌ عَلٰی رَبِّہٖ یعنی محمد اپنے ربّ پر عاشق ہو گیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم‘‘
(حضرت مسیح موعودؑ)

ایک طرف آپؐ کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا دَرد تھا اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی محبت کا دَرد اور انہیں تباہی سے بچانے کی خواہش تھی

اللہ تعالیٰ سے محبت حاصل کرنے کے طریق بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ سے ہی سیکھنے ہوں گے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خدا سے اس کی محبت کے طلبگار ہوتے ہوئے یہ دعا کیا کرتے تھے کہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُكَ حُبَّكَ، وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ، وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ وَأَهْلِيْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ۔

اے اللہ! مَیں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اس کی محبت جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور ایسے عمل کی توفیق مانگتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔

اے اللہ! تو اپنی محبت مجھے میری ذات، میرے اہل اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔

پس یہ وہ دعا ہے جو آج ہر اس شخص کو کرنی چاہیے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے اور جو یہ چاہتا ہے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ سے محبت کا اظہار کرے، اللہ تعالیٰ کا محبوب بنے اور اللہ تعالیٰ اس پر اپنا فضل فرمائے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی عشق الٰہی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ انہی عشق الٰہی کے نظاروں کو دیکھ کر مکہ کے لوگ یہی کہتے تھے کہ اِنَّ مُحَمَّدًا عَشِقَ رَبَّہٗ۔ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے ربّ پر عاشق ہو گیا ہے

میرے دل کا ثمرہ اللہ کا ذکر ہے اور میرا شوق میرے ربّ میں ہے (ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

’’صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس مردِ صادق کا منہ دیکھا تھا جس کے عاشق اللہ ہونے کی گواہی کفار قریش کے منہ سے بھی بے ساختہ نکل گئی اور روز کی مناجاتوں اور پیار کے سجدوں کو دیکھ کر اور فنا فی الاطاعت کی حالت اور کمال محبت اور دلدادگی کے منہ پر روشن نشانیاں اور اس پاک منہ پر نور الٰہی برستا مشاہدہ کر کے کہتے تھے عَشِقَ مُحَمَّدٌ عَلٰی رَبِّہٖ کہ محمدؐ اپنے ربّ پر عاشق ہو گیا ہے‘‘
(حضرت مسیح موعودؑ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اسوہ اور اللہ تعالیٰ کی محبت کا نمونہ تھا۔ اسی نمونے کا اثر تھا کہ صحابہؓ میں ایک انقلاب پیدا ہوا اور انہوں نے وہ مقام پایا جس کا اس سے پہلے تصوّر بھی نہیں کیا جا سکتا تھا اور یہی وہ کامل اور مکمل تعلیم ہے جسے آپ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنایا

آج ہم جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی ماننے والے ہیں اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے ہاتھ پر بیعت کر کے یہ تجدید اور وعدہ کیا ہے کہ آئندہ ہم اپنی زندگیوں کو خدا تعالیٰ کے احکام کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں گے تو ہمیں پھر اس طرف توجہ دینی چاہیے کہ ہم نے ہر کام خالصۃً اللہ تعالیٰ کے لیے کرنا ہے اور اس کی محبت میں آگے بڑھنے کی کوشش کرنی ہے۔ جب ہم یہ کریں گے تو پھر ہی ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بھی بن سکیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت میں ہونے کا صحیح حق ادا کر سکیں گے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا حق ادا کر سکیں گے اور آپؑ کے حقیقی ماننے والوں میں شمار ہو سکیں گے

پاکستان کے احمدیوں اور دنیا کے مظلوموں کے لیے دعاؤں کی تحریک

مکرم جلال الدین نیّر صاحب سابق صدر، صدر انجمن احمدیہ قادیان وصدر مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان اور مکرم میر حبیب احمد صاحب کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبتِ الٰہی

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26؍ دسمبر 2025ء بمطابق 26؍ فتح 1404 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

گذشتہ خطبہ میں مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالے سے کچھ باتیں کی تھیں۔ آج اللہ تعالیٰ کی محبت کے حوالے سے آپؐ کی سیرت کے کچھ پہلو بیان کروں گا۔ ہو سکتا ہے بعض باتیں مختصراً پہلے بیان ہو چکی ہوں لیکن ان کی تفصیل بھی یہاں بعض جگہ ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ آپؐ کی سیرت کے اس پہلو سے اللہ تعالیٰ کی آپؐ سے محبت کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ صرف

آپؐ کی اللہ تعالیٰ سے محبت نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی بھی آپؐ سے محبت ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس اظہار کے بعد جو اللہ تعالیٰ کی محبت کا آپؐ سے ہے آپؐ کی راہنمائی فرمائی اور پھر کس طرح اس محبت میں مزید بڑھ کر آپؐ نے اپنی امّت کی تربیت کی اور امّت کی راہنمائی بھی کی۔

اللہ تعالیٰ نے جو تعلیم آپؐ پر نازل فرمائی آپؐ نے امّت تک کس طرح اسے پہنچایا تا کہ ان کی راہنمائی ہو۔ اس کے لیے آپؐ کے دل میں ایک درد تھا بلکہ یہ درد ہی تھا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہی آپؐ کی راہنمائی کی کہ آپؐ نے امّت کی بھی راہنمائی کرنی ہے۔ یا یوں کہنا چاہیے کہ ایک طرف آپؐ کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا دَرد تھا اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی محبت کا دَرد اور انہیں تباہی سے بچانے کی خواہش تھی۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سورۃ الضحیٰ میں فرماتا ہے کہ

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى۔ (الضحیٰ: 8) اور جب اس نے تجھے اپنی قوم کی فکر میں سرگرداں دیکھا تو ان کی اصلاح کا صحیح طریقہ تجھے بتا دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے لحاظ سے اس آیت کے یہ معنی بنیں گے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تجھے اپنی محبت میں بے انتہا صدمہ رسیدہ دیکھا اور آخر تجھے وہ راستہ بتا دیا جس پر چل کر تو ہمارے پاس پہنچ گیا۔ تفسیر کبیر امام رازی میں سورۃ الضحیٰ کی آیت وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى کی تفسیر میں لکھا ہے کہ

ضَلَال کے ایک معنی محبت کے بھی ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ میں ضلال کا مطلب اپنی محبت ہے۔ پس مفہوم یہ ہوگا کہ تُو مُحِب ہے۔ پس مَیں نے تیری ایسے راستوں کی طرف راہنمائی کی جن کے ذریعہ سے تُو اپنے محبوب کی خدمت کر کے قرب کی منازل طے کر سکتا ہے۔''

(مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر) جلد 16 جزء 31 صفحہ 197۔ تفسیر سورۃ الضحیٰ زیر آیت 7۔ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004ء)

اس سے اللہ تعالیٰ نے سند دے دی کہ تُو اللہ تعالیٰ کی محبت میں سرشار ہے۔

اس محبت کا اظہار ہم مختلف روایات میں دیکھتے ہیں جو محبت اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے کی تھی اور جو محبت آپؐ کو اللہ تعالیٰ سے تھی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ جو شخص قرآن کریم کے اسالیب کلام کو بخوبی جانتا ہے اس پر پوشیدہ نہیں کہ بعض اوقات وہ کریم و رحیم جلّ شانہ اپنے خواص عباد کے لیے، اپنے خاص بندوں کے لیے، ایسے الفاظ استعمال کر دیتا ہے کہ بظاہر بدنما ہوتے ہیں مگر معناً نہایت محمود اور تعریف کا کلمہ ہوتا ہے۔ بظاہر اگر اس لفظ کو عام طور پر استعمال میں دیکھیں تو لگتا ہے کہ یہ صحیح لفظ نہیں ہے کیونکہ ضَال کا مطلب گمراہی ہے۔ لیکن نہیں! جب اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے لیے خاص موقع پر اسے استعمال کرتا ہے تو اس کے معنی بدل جاتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا کہ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى۔ (الضحیٰ: 8) اب ظاہر ہے کہ ضَال کے معنی مشہور اور متعارف جو اہل لغت کے منہ پر چڑھے ہوئے ہیں گمراہ کے ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ جس کے اعتبار سے آیت کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اے رسولؐ! تجھ کو گمراہ پایا اور ہدایت دی۔ یعنی کہ عام لوگ جو معنے کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی گمراہ نہیں ہوئے اور جو شخص مسلمان ہو کر یہ اعتقاد رکھے کہ کبھی آنحضرت ﷺ نے اپنی عمر میں ضلالت کا عمل کیا تھا تو وہ کافر ہے، بے دین ہے اور حد شرعی کے لائق ہے بلکہ آیت کے اِس جگہ وہ معنی لینے چاہئیں جو آیت کے سیاق و سباق سے ملتے ہیں اور وہ یہ ہیں کہ اللہ جلّ شانہ نے پہلے آنحضرت ﷺ کی نسبت فرمایا: اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى۔ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى۔ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى۔ (الضحیٰ: 7-9) یعنی خدا تعالیٰ نے تجھے یتیم اور بیکس پایا اور اپنے پاس جگہ دی اور تجھ کو ضال یعنی عاشقِ وجہِ اللہ پایا۔ اللہ تعالیٰ کا عاشق پایا۔ پس اللہ تعالیٰ اپنی طرف تجھے کھینچ لایا اور تجھے درویش پایا پس اس نے تجھے غنی کر دیا۔ (ماخوذ از آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 170-171)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

''چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پاک باطنی و انشراح صدری و عصمت و حیا و صدق و صفا و توکل و وفا اور عشق الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے افضل و اعلیٰ و اکمل و ارفع و اجلیٰ و اصفا تھے اس لئے خدائے جلّ شانہ نے ان کو عطر کمالات خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا۔ اور وہ سینہ اور دل جو تمام اوّلین و آخرین کے سینہ و دل سے فراخ تر و پاک تر و معصوم تر و روشن تر تھا وہ اسی لائق ٹھہرا کہ اس پر ایسی وحی نازل ہو کہ جو تمام اوّلین و آخرین کی وحیوں سے اقویٰ و اکمل ہو''۔ یعنی بہت مضبوط اور مکمل ہو۔ اور ارفع و اتم ہو۔ اور بہت بلند اور کامل ہو۔ کامل ہو کر صفات الٰہیہ کے دکھلانے کے لئے ایک نہایت صاف اور کشادہ اور وسیع آئینہ ہو۔ اس آئینے میں، اس شیشے میں اللہ تعالیٰ کی صفات کو بھی دیکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات کا ہر پہلو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں بھی اور آپؐ کی تعلیم میں بھی نظر آتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ○

﴿سُوْرَةُ الزُّمَرِ: 2﴾

اس کامل کتاب کا نزول کامل غلبہ والے (اور) بہت حکمت والے اللہ کی طرف سے ہے۔

طالبِ دعا : بی. ایم. خلیل احمد ولد مکرم بی. ایم. بشیر احمد صاحب و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

فرمایا: ''سو یہی وجہ ہے قرآن شریف ایسے کمالات عالیہ رکھتا ہے جو اس کی تیز شعاؤں اور شوخ کرنوں کے آگے تمام صحف سابقہ کی چمک کالعدم ہو رہی ہے۔'' یعنی تمام صحف سابقہ اور ان کے کلام کی چمک اس کے سامنے کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتی۔ ''کوئی ذہن ایسی صداقت نکال نہیں سکتا جو پہلے ہی سے اس میں درج نہ ہو۔'' قرآن کریم میں ہر چیز موجود ہے اور کوئی ایسی بات نہیں ہے جو دنیا کا انسان پیدا کر سکے یا نکال سکے اور قرآن شریف میں موجود نہ ہو۔ ہاں! سمجھنے کی ضرورت ہے۔ فرمایا: ''کوئی فکر ایسے برہان عقلی پیش نہیں کر سکتا جو پہلے ہی سے اس نے پیش نہ کی ہو۔ کوئی تقریر ایسا قوی اثر کسی دل پر ڈال نہیں سکتی جیسے قوِی اور پُر برکت اثر لاکھوں دلوں پر وہ ڈالتا آیا ہے'' یعنی قرآن کریم۔ فرمایا کہ ''وہ بلاشبہ صفات کمالیہ حق تعالیٰ کا ایک نہایت مصفّا آئینہ ہے جس میں سے وہ سب کچھ ملتا ہے جو ایک سالک کو مدارج عالیہ معرفت تک پہنچنے کے لئے درکار ہے۔'' (ماخوذ از سرمہ چشم آریہ، روحانی خزائن 2 صفحہ 71-72 حاشیہ)

پس اب جو تعلیم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری وہ بھی ایسی پاک تھی جو سب چیزوں سے بالا تھی۔ سب تعلیموں سے بالا تھی۔ سب صحیفوں سے زیادہ بلند تھی۔ مکمل اور کامل تعلیم ہے قرآن کریم کی۔ اس لیے آپؐ کا وجود بھی اس تعلیم کا حامل ہے یعنی وہ بھی مکمل اور کامل ہے۔ آپؐ نے یہ ثابت فرمایا ہے کہ جو کتاب آپؐ پر نازل ہوئی وہ اسی وجہ سے ہوئی کہ آپؐ کا وجود سب انسانوں سے کامل ہے اور آپؐ ہی وہ کامل انسان ہیں جن کے مقام تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ ہاں! اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے تمہارے لیے اسوہ ہے، ان کی پیروی کرنے کی کوشش کرو۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے ذریعہ یہ بھی اعلان کروا دیا کہ لوگوں کو بتا دو کہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ (ال عمران: 32) تُو کہہ دے کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اس صورت میں وہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے قصور بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے محبت حاصل کرنے کے طریق بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ سے ہی سیکھنے ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے جو نظارے ہمیں نظر آتے ہیں، احادیث میں ایسی کئی روایات ملتی ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خدا سے اس کی محبت کے طلبگار ہوتے ہوئے یہ دعا کیا کرتے تھے کہ

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ، وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ، وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ وَأَهْلِيْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب دعاء داود: اللّٰھم انی اسألك حبك و حب من یحبك۔ حدیث 3490)

اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اس کی محبت جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور ایسے عمل کی توفیق مانگتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ! تُو اپنی محبت مجھے میری ذات، میرے اہل اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔

پس یہ وہ دعا ہے جو آج ہر اس شخص کو کرنی چاہیے جو آنحضرت ﷺ سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے اور جو یہ چاہتا ہے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ سے محبت کا اظہار کرے۔ اللہ تعالیٰ کا محبوب بنے اور اللہ تعالیٰ اس پر اپنا فضل فرمائے۔

اسی طرح ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن یزید خطمی انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ

اے اللہ! مجھے اپنی محبت عطا فرما اور اس کی محبت عطا فرما جس کی محبت مجھے تیرے حضور نفع بخشے۔ اے اللہ! میری پسندیدہ چیزیں جو تُو مجھے عطا کرے ان کو اپنی محبوب چیزوں کے حصول کے لیے میری قوت کا ذریعہ بنا دے اور میری وہ پیاری چیزیں جو تُو مجھ سے علیحدہ کر دے تو انہیں میرے لیے ان چیزوں کے حصول کے لیے طاقت کا ذریعہ بنا دے جنہیں تُو محبوب رکھتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب دعاء: اللّٰھم ارزقی حبك و حب من ینفعی حبہ عندك۔ حدیث 3491)

پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی کہ جو میری پسندیدہ چیزیں ہیں جو تُو مجھے عطا کرتا ہے ان کو اپنی محبوب چیزوں کے لیے بھی میری قوّت کا ذریعہ بنا دے، مزید طاقت بخش اور مَیں مزید ان چیزوں کو حاصل کروں جو تجھے محبوب ہیں اور ان کے ذریعہ مَیں مزید تیری محبت حاصل کرنے والا بنوں اور ان چیزوں کو حاصل کرنے والا بنوں جو تجھے پسند ہیں۔ اور فرمایا کہ جو میری پیاری چیزیں ہیں، جو چیزیں مَیں سمجھتا ہوں کہ مجھے پیاری ہیں یا میرے پیارے لوگ ہیں لیکن تُو انہیں مجھ سے علیحدہ کر دیتا ہے تو میرے لیے ان چیزوں کو، ان باتوں کے حصول کے لیے طاقت کا ذریعہ بنا دے جنہیں تُو محبوب رکھتا ہے۔ جو چیزیں مجھ سے علیحدہ ہو گئی ہیں ان کی وجہ سے مایوسی نہیں ہونی چاہیے بلکہ مجھے اس کے بعد پھر طاقت ملے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ کو وہ پسند نہیں تھیں اور اس نے مجھ سے علیحدہ کر دیں یا اللہ تعالیٰ کی یہی مرضی تھی، یہی رضا تھی تو جو چیزیں اللہ تعالیٰ کی محبوب ہیں وہ مجھے مل جائیں۔ اللہ تعالیٰ مجھ سے ان چیزوں کو جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں اگر لے لے تو اے اللہ! جو تیری محبوب چیزیں ہیں، جو پسندیدہ باتیں ہیں انہیں حاصل کرنے کے لیے مجھے طاقت عطا فرما۔ پس یہ اللہ تعالیٰ سے آپ کی محبت کا اظہار تھا۔

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ نازل ہونے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز نہیں پڑھی مگر آپؐ اس میں یہ کہا کرتے تھے کہ

سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي۔

کہ پاک ہے تُو اے ہمارے ربّ! اپنی حمد کے ساتھ اے اللہ! مجھے بخش دے۔

(صحیح البخاری کتاب التفسیر/ اذا جاء نصر اللہ...... باب سورۃ اذا جاء نصر اللہ۔ حدیث 4967)

اللہ تعالیٰ سے محبت کے ایک واقعہ کا ذکر حضرت عائشہؓ نے یوں بیان فرمایا ہے کہ میں ایک رات رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں سوئی ہوئی تھی تو مَیں نے رات میں آپؐ کو موجود نہ پایا۔ مَیں نے رات کے اندھیرے میں آپؐ کو ٹٹولا تو میرا ہاتھ آپؐ کے پیروں پر لگا۔ آپؐ سجدے میں تھے اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کر رہے تھے کہ

مَیں تیری رضا کی پناہ میں آتا ہوں تیری ناراضگی سے اور تیرے عفو کی پناہ میں آتا ہوں تیری سزا سے۔ میں ثناء کو تجھ پر شمار نہیں کر سکتا تُو ویسا ہی ہے جیسے تُو نے اپنے آپ کی تعریف کی ہے۔

(صحیح مسلم (مترجم) اردو، جلد 2 صفحہ 240، کتاب الصلاۃ باب مایقال فی الرکوع والسجود۔ حدیث 743۔ نور فاؤنڈیشن ربوہ)

یعنی میں تو تیری اتنی تعریف کر ہی نہیں سکتا جو تُو نے خود اپنے بارے میں کہا ہے۔ وہی تیری تعریف ہے۔

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک جگہ فرماتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے ہاں باری تھی۔ میں سوگئی تو آپؐ خاموشی سے باہر تشریف لے گئے۔ مَیں نے گمان کیا کہ شاید آپؐ اپنی کسی دوسری بیوی کے ہاں تشریف لے گئے ہیں۔ مَیں غیرت سے باہر نکلی تو کیا دیکھتی ہوں کہ آپؐ ایک کپڑے کی گٹھڑی کی طرح زمین پر سجدہ ریز ہیں۔ مَیں نے آپؐ کو کہتے ہوئے سنا:

سَجَدَ لَكَ سَوَادِي وَخَيَالِي وَآمَنَ بِكَ فُؤَادِي رَبِّ هٰذِهِ يَدِي، وَمَا جَنَيْتُ عَلَى نَفْسِي، يَا عَظِيمُ تُرْجَى لِكُلِّ عَظِيمٍ فَاغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِيمَ۔

یعنی اے اللہ! تیرے لیے میرے جسم و جان سجدے میں ہیں اور میرا دل تجھ پر ایمان لاتا ہے۔ اے میرے ربّ! یہ میرے دونوں ہاتھ ہیں جو تیرے سامنے دراز ہیں اور جو کچھ میں نے ان کے ساتھ اپنی جان پر ظلم کیا وہ بھی تیرے سامنے ہے۔

اب آنحضرت ﷺ تو ایسے کامل انسان تھے جن سے سوائے نیکیوں کے کچھ نظر ہی نہیں آتا لیکن آپؐ بھی یہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے اپنی جان پر جو ظلم کیا وہ تیرے سامنے ہے۔ اے بہت عظمتوں والے! جس سے ہر بڑی سے بڑی بات کی امید کی جاتی ہے تُو سب بڑے گناہوں کو بخش دے۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ پھر آپؐ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور مجھے دیکھ لیا تو فرمایا کس بات نے تجھے باہر نکالا، تم کیوں باہر آ گئی، تم تو سوئی ہوئی تھی؟ انہوں نے عرض کیا: اس وجہ سے کہ جو گمان میں نے کیا تھا۔ یعنی مجھے خیال ہوا تھا کہ آپؐ کہیں کسی دوسری بیوی کے ہاں چلے گئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: یقیناً بعض گمان گناہ ہو جایا کرتے ہیں۔ کیا تجھے مجھ پر شک ہوا؟ یہ تو گناہ ہے جیسا کہ حضرت عائشہؓ نے کہا تھا کہ مجھے شک ہوا تھا کہ دوسری بیوی کے ہاں نہ چلے گئے ہوں یہ بتایا۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ گمان جو ہوتے ہیں یہ گناہ ہو جاتے ہیں۔ اللہ سے بخشش مانگا کرو۔ پس بدگمانی سے بچنے کے لیے ہر معاملے سے اللہ سے بخشش مانگنا استغفار کرنا بہت ضروری ہے۔

پھر آپؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ جبرئیلؑ میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے مجھے یہ الفاظ پڑھنے کے لیے کہا تھا اس لیے تم بھی اپنے سجدوں میں یہ پڑھا کرو۔ اب تم نے سن تو لیا ہے یہ پڑھا کرو۔ جو شخص یہ کلمات پڑھے گا وہ سجدے سے سر اٹھانے سے پہلے بخشا جائے گا۔

(مجمع الزوائد کتاب الصلاۃ باب مایقول فی رکوعہ وسجودہ۔ حدیث 2775۔ جلد 2 صفحہ 259۔ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

ہاں! یہ شرط بھی ہے ساتھ کہ وہ مکمل طور پر اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والا بھی ہو، یقین بھی کامل ہو اور باقی نیکیاں کرنے والا بھی ہو۔ تو آپؐ نے حضرت عائشہؓ کو تو یہی فرمایا کیونکہ آپؐ کو پتہ تھا کہ حضرت عائشہؓ کا معیار کیا ہے لیکن یہ نہیں کہ جو باقی نیکیاں نہیں بجا لاتا صرف اتنی ہی دعا پڑھ لے گا تو بخشا جائے گا۔

اسی طرح ایک اَور روایت میں آتا ہے جو زیادہ تفصیل سے صحیح مسلم میں ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ایک دفعہ اس رات جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تھے آپؐ گھر لوٹے، اپنی چادر رکھ دی، جوتے اتارے اور اپنے پاؤں کے قریب رکھ دیے اور اپنے اوپر والی چادر کا ایک پہلو بستر پر بچھایا اور لیٹ گئے۔ اتنی دیر ہوئی کہ آپؐ نے خیال فرمایا کہ میں سوگئی ہوں تو آپؐ نے آہستہ سے اپنی چادر لی، آہستہ سے اپنے جوتے پہنے، دروازہ کھولا اور باہر چلے گئے۔ پھر دروازے کو آرام سے بند کر دیا۔ مَیں نے اپنی اوڑھنی اور اوپر والی چادر لی اور آپؐ کے پیچھے چل پڑی یہاں تک کہ آپؐ جنت البقیع پہنچ گئے۔ آپؐ کھڑے ہوئے اور لمبا قیام فرمایا۔ پھر آپؐ نے تین مرتبہ دونوں ہاتھ اٹھائے۔ پھر آپؐ واپس مڑے اور میں بھی مڑی۔ آپؐ تیز چلنے لگے۔ مَیں بھی تیز چلنے لگی۔ آپؐ نے رفتار اور تیز کی تو مَیں نے بھی کر لی۔ آپؐ اَور تیز چلنے لگے۔ مَیں بھی چلنے لگی۔ پھر آپؐ گھر آ گئے اور میں آپؐ سے پہلے اندر داخل ہوئی اور لیٹ گئی۔ جب آپؐ اندر تشریف لائے تو فرمایا اے عائشہ! تمہیں کیا ہوا ہے، تمہارا سانس کیوں پھولا ہوا ہے؟ تیز چلنے کی وجہ سے سانس پھولا ہوا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سن لیا، محسوس کر لیا کہ سانس پھولا ہوا ہے۔ کہتی ہیں کہ تیز چلنے کی وجہ سے پھول گیا تھا۔ مَیں نے کہا کوئی بات نہیں ہے اور ٹالنے کی کوشش کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ضرور مجھے بتاؤ گی ورنہ لطیف و خبیر خدا مجھے بتا دے گا۔ مَیں نے کہا یا رسول اللہؐ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں! پھر میں نے آپؐ کو ساری بات بتا دی کہ میرے دل میں کیا خیال آیا تھا اور کس طرح میں پیچھے گئی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: اچھا تو وہ سایہ تم تھی جسے میں نے اپنے آگے دیکھا تھا۔ میں نے کہا جی ہاں۔ آپؐ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا جو مجھے محسوس ہوا اور فرمایا کیا تم نے گمان کیا تھا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ تمہاری حق تلفی کریں گے؟ حضرت عائشہؓ کہنے لگیں جو کچھ لوگ چھپاتے ہیں اللہ اسے جانتا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تو جانتا ہی ہے اس نے آپؐ پہ ظاہر کر دینا تھا۔ مَیں ہی بتا دیتی ہوں اور جو میرے دل میں تھا مَیں نے بتا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرئیلؑ میرے پاس آئے تھے جب تم نے دیکھا اور انہوں نے مجھے بلایا۔ جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں باہر گیا ہوں تو وہ اس لیے تھا کہ انہوں نے مجھے بلایا تھا اور چونکہ انہوں نے تم سے یہ بات مخفی رکھی تھی اس لیے میں نے ان کی بات قبول کی اور اسے تم سے مخفی رکھا۔ اسی وجہ سے میں نے تمہیں نہیں بتایا تھا اور ان کے ساتھ چلا گیا۔ مجھے خیال تھا کہ تم سو چکی ہو اور میں نے ناپسند کیا کہ تمہیں جگاؤں۔ یہ بھی آپؐ نے فرما دیا کیونکہ مجھے اندیشہ ہوا کہ تم تنہائی محسوس کرو گی کہ اگر میں بتا کر جاتا تو تم کہتی کہ میں آج اکیلی ہوں۔ جبرئیلؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ آپؐ کا ربّ آپؐ کو ارشاد فرماتا ہے کہ آپؐ اہلِ بقیع کے پاس جائیں اور ان کے لیے بخشش مانگیں۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! کہ میں بھی اس ثواب میں داخل ہو سکتی ہوں؟ مَیں ان کے لیے کیسے دعا کروں؟ آپؐ نے تو دعا کر لی ہے، اب مَیں بھی وہاں سے ہو کر آئی ہوں تو مَیں کیا دعا کروں؟ آپؐ نے فرمایا تم کہو کہ

مومنوں اور مسلمانوں میں سے اس گھر والوں پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ ہم میں سے آگے جانے والوں اور بعد میں جانے والوں پر رحم فرمائے اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔

(صحیح مسلم مترجم (اردو) جلد 4 صفحہ 138-140، کتاب الجنائز باب مایقال عند دخول القبور والدعاء لاھلھا، حدیث 1607۔ نور فاؤنڈیشن ربوہ)

یہ دعا بھی آپ نے سکھائی۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدا تعالیٰ سے محبت کے بارے میں ایک روایت یوں بیان ہوئی ہے۔ عطاء بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور عبید بن عمیرؓ حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت ابن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو سب سے پیاری اور عجیب بات آپؓ نے دیکھی ہو وہ مجھے بتائیں۔

راوی کہتے ہیں کہ یہ سن کر حضرت عائشہؓ رو پڑیں۔ پھر فرمایا: آپؐ کا ہر معاملہ ہی پیارا اور عجیب تھا۔ پھر حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ آپؐ میری باری کی رات میرے پاس تشریف لائے جب آپؐ میرے ساتھ لحاف میں داخل ہو گئے اور اپنے جسم کو میرے جسم سے لگایا۔ جب مَیں نے جسم محسوس کیا تو آپؐ نے فرمایا: اے عائشہ! اگر مجھے اجازت دو تو آج کی بقیہ ساری رات میں اپنے ربّ کی عبادت کروں گا۔ مَیں نے عرض کیا مجھے آپؐ کا قرب اور آپؐ کی خواہش دونوں محبوب ہیں۔ مجھے آپؐ کا قرب بھی عزیز ہے، آپؐ کی خواہش کا بھی احترام ہے۔ مجھے سب سے زیادہ یہی بات محبوب ہے کہ آپؐ کی سب خواہشیں پوری ہوں۔ ٹھیک ہے آپؐ چاہتے ہیں عبادت کرنا تو کریں۔ پھر آپؐ گھر میں رکھی ایک مشک کی طرف گئے اور وضو کیا۔ پانی کی مشک تھی۔ آپؐ نے زیادہ پانی نہیں انڈیلا۔ پھر آپؐ کھڑے ہوئے اور قرآن پڑھنے لگے اور رونے لگے یہاں تک کہ مَیں نے دیکھا کہ آنسو آپؐ کے دامن تک پہنچ گئے۔ پھر آپؐ نے اپنے دائیں پہلو پر ٹیک لگائی اور اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے رخسار کے نیچے رکھا اور پھر رونے لگے یہاں تک کہ مَیں نے دیکھا کہ آنسو زمین تک پہنچ گئے ہیں۔ کہتی ہیں پھر صبح کا، فجر کی نماز کا وقت ہو گیا تو حضرت بلالؓ آپؐ کو نمازِ فجر کی اطلاع دینے کے لیے آئے۔ جب انہوں نے آپؐ کو روتے ہوئے دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ رو رہے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے اگلے پچھلے تمام گناہوں کو معاف کر دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا مَیں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

(اخلاق النبی ﷺ وآدابہ۔ صفحہ 408-409، ذکر فعلہ فی لیلتہ، وفی فراشتہ...... ۔ حدیث 553۔ دار اللؤلؤۃ۔ قاہرہ۔ 2016ء)

شکر گزاری کا ایک واقعہ گذشتہ خطبہ میں بھی مَیں نے بیان کیا تھا تو اس کی تفصیل میں مزید یہ بھی ایک ہے۔

ایک اَور روایت میں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب آپؐ بادل یا آندھی دیکھتے تو آپؐ کے چہرے سے معلوم ہو جاتا کہ آپؐ متفکّر ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! لوگ جب بادل دیکھتے ہیں تو اس امید پر خوش ہوتے ہیں کہ اس میں بارش ہو گی لیکن مَیں دیکھتی ہوں کہ جب بھی آپؐ بادل دیکھتے ہیں تو آپؐ کے چہرے پر پریشانی معلوم ہوتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اے عائشہؓ! مجھے کیا بات تسلّی دلا سکتی ہے کہ اس میں وہ آندھی کا عذاب نہ ہو گا۔ مَیں غیب کا علم تو نہیں جانتا۔ اب کون سی بات ہے جو مجھے تسلی دلائے کہ اس میں آندھی کا عذاب نہیں ہے جو پہلی قوموں پر آیا تھا۔ ایک قوم پر عذاب آیا تھا جب اس قوم نے عذاب کو دیکھا تو کہنے لگے یہ بادل ہے جو ہم پر برسے گا جیسا کہ قرآن شریف میں بھی اس کا ذکر ہے۔ تو مجھے کیا پتہ کہ اس میں کیا ہے اور کیا نہیں۔ اس لیے میں اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی محبت کی وجہ سے جو میرے دل میں ہے خوفزدہ ہو جاتا ہوں۔

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ فَاعۡبُدِ اللّٰہَ مُخۡلِصًا لَّہُ الدِّیۡنَ ؃ ﴿سُوۡرَۃُ الزُّمَرِ:3﴾

یقیناً ہم نے تیری طرف (اس) کتاب کو حق کے ساتھ اتارا ہے۔
پس اللہ کی عبادت کر اُسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے۔

طالب دعا: سید بشیر الدین محمود احمد افضل مع فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ شموگہ، صوبہ کرناٹک)

(صحیح البخاری مترجم (اردو)۔جلد 12 صفحہ 68-69۔کتاب التفسیر/الاحقاف باب: فلما رأوہ عارضًا مستقبل اودیتھم ......حدیث 4829۔نظارت اشاعت ربوہ)

ایک اَور جگہ حضرت عائشہؓ نے یہی روایت اس طرح بیان فرمائی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب آسمان میں بادل دیکھتے تو اِدھر اُدھر اندر باہر آتے جاتے اور آپؐ کا چہرہ متغیر ہو جاتا اور جب بادل برسنا شروع ہو جاتا تو آپؐ سے گھبراہٹ جاتی رہتی۔نارمل طریقے سے بادل جب برستا ہے۔حضرت عائشہؓ نے آپؐ سے اس حالت کا سبب پوچھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ کہیں یہ ویسے بادل نہ ہوں جیسے عاد کی قوم نے سورۃ الاحقاف کی آیت کے مطابق کہا تھا کہ جب انہوں نے بادل اپنی وادیوں کی طرف آتے دیکھا تھا تو کہا تھا کہ یہ بادل آرہا ہے جو ہم پر برسے گا لیکن وہ ان پر عذاب لے کر آیا۔

(صحیح البخاری مترجم (اردو)۔جلد 6 صفحہ 29-30۔کتاب بدء الخلق۔باب ما جاء فی قولہ: و ھو الذی ارسل الریاح بشرا بین یدی رحمتہ۔حدیث 3206۔نظارت اشاعت ربوہ)

پھر روایت میں آتا ہے۔حضرت ابوہریرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ بادل سے برسنے والے پہلے قطرے کے لیے اپنا سر ننگا کر دیتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہمارے ربّ عزّ وجلّ سے یہ تازہ نعمت آئی ہے اور سب سے زیادہ برکت والی ہے۔

(کنز العمال جلد 1 جزء 2 صفحہ 267، کتاب الاذکار/قسم الافعال، اوقات الاجابۃ، حدیث 4936۔دار الکتب العلمیۃ بیروت 2004ء)

جب نارمل بارش ہوتی تھی تو اس میں یہ بھی آپؐ کا طریقہ تھا۔

عروہ بن زبیر کی ایک روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے پوچھا کہ مجھے وہ بدترین سلوک بتائیں جو مشرکین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا۔انہوں نے بتایا کہ ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حطیم کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آیا اور اس نے اپنا کپڑا آپؐ کی گردن میں ڈال کر آپؐ کا گلا زور سے گھوٹنا شروع کر دیا۔اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہنچ گئے اور انہوں نے عقبہ کا کندھا پکڑ کر اسے دھکیل دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہٹا دیا۔آپؐ نے کہا:

کیا تم ایسے شخص کو مارتے ہو جو کہتا ہے کہ میرا ربّ اللہ ہے۔

(صحیح البخاری مترجم (اردو) جلد 7 صفحہ 332۔کتاب مناقب الانصار باب مالقی النبی ﷺ واصحابہ من المشرکین بمکۃ حدیث 3856۔نظارت اشاعت ربوہ)

یہ تو صرف اللہ کی محبت میں سرشار ہے اس میں ڈوبا ہوا ہے اور اس کی عبادت کر رہا ہے اور تم اس کو مارنے پر تُلے ہوئے ہو۔

آنحضرت ﷺ کی ساری زندگی عشق الٰہی میں ڈوبی ہوئی تھی۔انہی عشق الٰہی کے نظاروں کو دیکھ کر مکہ کے لوگ یہی کہتے تھے کہ اِنَّ مُحَمَّدًا عَشِقَ رَبَّہٗ۔یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے ربّ پر عاشق ہو گیا ہے۔

(المنقذ من الضلال از امام غزالی صفحہ ۱۰۷ ''تبتل النبی ﷺ بحراء دلیل الانقطاع الی اللہ تعالیٰ''۔دار المنہاج 2015ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ذات کے عاشقِ زار اور دیوانہ ہوئے اور پھر وہ پایا جو دنیا میں کبھی کسی کو نہیں ملا۔آپ کو اللہ تعالیٰ سے اس قدر محبت تھی کہ عام لوگ بھی کہا کرتے تھے کہ عَشِقَ مُحَمَّدٌ عَلٰی رَبِّہٖ یعنی محمد اپنے ربّ پر عاشق ہو گیا۔صلی اللہ علیہ وسلم'' (ملفوظات جلد 6 صفحہ 6، ایڈیشن 2022ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک اَور جگہ فرماتے ہیں:

''صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس مردِ صادق کا منہ دیکھا تھا جس کے عاشق اللہ ہونے کی گواہی کفارِ قریش کے منہ سے بھی بے ساختہ نکل گئی اور روز کی مناجاتوں اور پیار کے سجدوں کو دیکھ کر اور فنا فی الاطاعت کی حالت اور کمال محبت اور دلدادگی کی منہ پر روشن نشانیاں''

یعنی منہ پر عشق کی روشن نشانیاں

''اور اس پاک منہ پر نور الٰہی برستا مشاہدہ کر کے کہتے تھے عَشِقَ مُحَمَّدٌ عَلٰی رَبِّہٖ کہ محمدؐ اپنے ربّ پر عاشق ہو گیا ہے

اور پھر صحابہ نے صرف وہ صدق اور محبت اور اخلاص ہی نہیں دیکھا بلکہ اس پیار کے مقابلے پر جو ہمارے سید محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل سے ایک دریا کی طرح جوش مارتا تھا، خدا تعالیٰ کے پیار کو بھی تائیداتِ خارق عادت کے رنگ میں مشاہدہ کیا تب ان کو پتہ لگ گیا کہ خدا ہے اور ان کے دل بول اٹھے کہ وہ خدا اس مرد کے ساتھ ہے۔انہوں نے اس قدر عجائبات الٰہیہ دیکھے اور اس قدر نشان آسمانی مشاہدہ کئے کہ ان کو کچھ بھی اس بات میں شک نہ رہا کہ فی الحقیقت ایک اعلیٰ ذات موجود ہے جس کا نام خدا ہے اور جس کے قبضہ قدرت میں ہر یک امر ہے اور جس کے آگے کوئی بات بھی انہونی نہیں۔ اسی وجہ سے انہوں نے وہ کام صدق وصفا کے دکھلائے اور وہ جانفشانیاں کیں کہ انسان کبھی کر نہیں سکتا جب تک اس کے تمام شک وشبہ دور نہ ہو جائیں اور انہوں نے بچشم خود دیکھ لیا کہ وہ ذات پاک اسی میں راضی ہے کہ انسان اسلام میں داخل ہو اور اس کے رسول کریم کی بدل وجان متابعت اختیار کرے تب اس حق الیقین کے بعد جو کچھ انہوں نے متابعت دکھلائی اور جو کچھ انہوں نے متابعت کے جوش سے کام کیے اور جس طرح پر اپنی جانوں کو اپنے برگزیدہ ہادی کے آگے پھینک دیا۔'' (شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 346)

یہ باتیں ممکن نہیں ہیں جب تک تجربہ نہ ہو۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ کے طریق کے بارے میں پوچھا کہ آپؐ کا طریق کیا ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ معرفت میرا سرمایہ ہے۔یعنی زندگی کے کیا پہلو ہیں یا کیا طریقہ ہے جس پر آپؐ کی زندگی کا مدار ہے۔

آپؐ نے فرمایا:

معرفت میرا سرمایہ ہے اور عقل میرے دین کا اصل ہے۔معرفت مجھے اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے یہ میرا سرمایہ ہے اور میری دولت ہے۔اللہ تعالیٰ نے مجھے عقل دی ہے اور میں اسے اللہ تعالیٰ کی محبت میں استعمال کرتا ہوں اور اس کے بتائے ہوئے اصولوں پر چلتے ہوئے استعمال کرتا ہوں۔ یہ میرے دین کی اصل ہے اور بنیاد ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی محبت ہی میری زندگی کی اساس اور بنیاد ہے۔خدا کی راہ میں آگے بڑھنے کا شوق میری سواری ہے۔ میں خدا کی راہ میں اور اس کی محبت میں آگے ہی بڑھتا چلا جاؤں۔ یہ وہ شوق ہے جو میری سواری ہے۔اس پر سوار ہو کر میں مسلسل آگے بڑھ رہا ہوں اور مجاہدہ کرتا چلا جا رہا ہوں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر میرا دوست اور غمگسار ہے۔ میرا دوست کون ہے میرا غمگسار اور مجھے تسلی دینے والا کون ہے؟ وہ صرف خدا تعالیٰ کی یاد، اس کا ذکر اور دعائیں ہیں۔ خدا پر بھروسہ میرا خزانہ ہیں۔ میں صرف اسی پر توکل اور بھروسہ کرتا ہوں اور یہی میرا خزانہ ہے۔تم جو طریق پوچھ رہے ہو تو یاد رکھو کہ غم وحزن میرا رفیق ہے۔اگر کوئی غم یا صدمہ مجھے پہنچتا ہے تو یہ میرے ساتھی اور زندگی کا حصہ ہیں۔مجھے ان کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی کیونکہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔پھر فرمایا کہ

علم میرا ہتھیار ہے۔اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ علم حاصل کرو کیونکہ علم حاصل کرنے سے ذہن کو جلا ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا عرفان مزید حاصل ہوتا ہے اور مجھے تو اللہ تعالیٰ علم سکھاتا ہے اور جو علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملے اس سے بڑھ کر کون سا ہتھیار ہو سکتا ہے۔آپؐ نے فرمایا کہ یہی میرا ہتھیار ہے جس کی بدولت میں ترقی کر رہا ہوں۔ دنیاوی علم میں بھی آپؐ نے دیکھا جیسے جنگوں کے واقعات میں مَیں نے پہلے بھی گذشتہ خطبات میں بیان کیا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو وہ علم عطا کیا جس کی وجہ سے آپؐ بہترین منصوبہ بندی اور اعلیٰ planning فرمایا کرتے تھے۔اسی طرح آپؐ کے پاس روحانی علم بھی بے شمار تھے جس کی کوئی انتہا نہیں۔ اور وہ سب پر واضح ہے۔ظاہر و باہر ہے۔پھر فرمایا

صبر میری رِداء ہے۔یعنی میری رِداء صبر ہے۔میرا لباس صبر ہے۔اور خدا کی مرضی پر راضی رہنا میرا مال غنیمت ہے۔میں اللہ کی مرضی پر راضی رہتا ہوں اور یہی میرا مال غنیمت ہے۔فقر میرا فخر ہے اور ظاہری طور پر فقیری یا مالی کمی کی حالت ہو تو یہی میرا فخر ہے۔مجھے اس بات پر فخر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فقر کی حالت کے باوجود مجھے بے شمار نوازا ہے۔زُہد میرا ہنر ہے۔میرا ہنر زہد وتقویٰ ہے اور میں اسی کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ یقین میری قوّت ہے۔اللہ تعالیٰ پر کامل یقین ہے اور اسی سے مجھے قوّت ملتی ہے۔سچائی میرا شفیع ہے۔مَیں نے کبھی غلط بات نہیں کی اور سچائی ہی میری شفاعت کا ذریعہ ہے۔اطاعت میرے لیے کافی ہے۔میں اللہ تعالیٰ کے ہر حکم پر کامل اطاعت سے عمل کرنے والا ہوں۔ جہاد میرا خلق ہے۔چاہے وہ جسمانی جہاد ہے یا اللہ تعالیٰ کی راہ میں روحانی جہاد ہے یا اللہ کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کا جہاد ہے۔یہی میرا خلق ہے۔میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔اگرچہ یہ ساری باتیں ہیں لیکن میری آنکھوں کی اصل ٹھنڈک نماز ہے۔اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے۔اس کی عبادت کرنا ہے۔اس کی محبت کا اظہار کرنا ہے۔

ایک اَور حدیث میں ہے آپؐ نے فرمایا:

میرے دل کا ثمرہ اللہ کا ذکر ہے اور میرا شوق میرے ربّ میں ہے۔

(الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ۔از قاضی عیاض۔صفحہ 191، فصل فی خوفہ ﷺ من ربہ، وطاعتہ لہ......الخ۔حدیث 347-348۔جائزۃ دبی الدولیۃ للقرآن الکریم۔متحدہ عرب امارات۔2013ء)

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اسوہ اور اللہ تعالیٰ کی محبت کا نمونہ تھا جس کی چند مثالیں میں نے پیش کی

ارشاد نبوی ﷺ

کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو بیٹھ کر
اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی

(صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالب دعا : سید وسیم احمد وافراد خاندان (جماعت احمدیہ سورو ضلع بالاسور، صوبہ اڈیشہ)

ارشاد نبوی ﷺ

جو شخص صدق نیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اُسے شہداء کے
زُمرہ میں شامل کرے گا خواہ اس کی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ)

طالب دعا : شیخ صادق علی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ تالبر کوٹ، صوبہ اڈیشہ)

ہیں۔ اسی نمونے کا اثر تھا کہ صحابہؓ میں ایک انقلاب پیدا ہوا اور انہوں نے وہ مقام پایا جس کا اس سے پہلے تصوّر بھی نہیں کیا جا سکتا تھا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے جو پہلے میں نے پڑھا تھا اور یہی وہ کامل اور مکمل تعلیم ہے جسے آپ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنایا۔

آپؑ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کی وجہ سے نوازا ہے۔ آپؑ نے فرمایا:

’’مجھے خواب میں دو دفعہ پنجابی میں مصرعے بتلائے گئے۔ ایک تو یہی ......‘‘ کہ جے تو میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو۔ اور ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ ایک وسیع میدان ہے اس میں ایک مجذوب (جس میں محبت الٰہی کا جذبہ ہو) میری طرف آ رہا ہے۔ جب میرے (پاس) پہنچا تو اس نے یہ شعر پڑھا۔

عشق الٰہی وَسّے مُنہ پر ولیاں ایہہ نشانی

(تذکرہ صفحہ 439-440، ایڈیشن 2023ء)

یعنی ولیوں کی نشانی یہی ہے کہ ان کے منہ پر عشق الٰہی برستا ہے اور مطلب یہی تھا کہ اس نے مجھے دیکھ کے یہ کہا کیونکہ اس کو عشق الٰہی نظر آیا تھا۔ نور نظر آیا تھا۔

آپؑ نے ایک جگہ یہ بھی فرمایا کہ جو کچھ میں نے حاصل کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں حاصل کیا۔

(ماخوذ از حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 64)

پس یہ آپ کا نمونہ تھا اور اسی لیے آپ نے جماعت قائم فرمائی تھی۔

آج ہم جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی ماننے والے ہیں اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے ہاتھ پر بیعت کر کے یہ تجدید اور وعدہ کیا ہے کہ آئندہ ہم اپنی زندگیوں کو خدا تعالیٰ کے احکام کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں گے تو ہمیں پھر اس طرف توجہ دینی چاہیے کہ ہم نے ہر کام خالصۃً اللہ تعالیٰ کے لیے کرنا ہے اور اس کی محبت میں آگے بڑھنے کی کوشش کرنی ہے۔ جب ہم یہ کریں گے تو پھر ہی ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بھی بن سکیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت میں ہونے کا صحیح حق ادا کر سکیں گے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا حق ادا کر سکیں گے اور آپؑ کے حقیقی ماننے والوں میں شمار ہو سکیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے۔

پاکستان کے احمدیوں کے لیے بھی آجکل دعا کریں۔ دو دن ہوئے وہاں ایک مقدمہ جو مبارک ثانی صاحب کا چل رہا تھا، ان کو سیشن جج نے عمر قید کی سزا سنائی ہے۔ الزام یہ ہے قرآن کریم رکھا ہوا تھا۔ اسے پڑھتے بھی تھے اور پڑھاتے بھی تھے۔ یہ اب عدالتوں کا حال ہے۔ ان سے کیا بہتری کی امید کی جا سکتی ہے۔ اس فیصلہ پر تو غیروں نے بھی لکھا ہے کہ کیا مضحکہ خیز فیصلہ ہے۔ گو بعض مولویوں کی طرف سے عمومی طور پر اس فیصلے کو بڑا سراہا جا رہا ہے اور جج کی بڑی تعریف کی جا رہی ہے لیکن انصاف پسند جو لکھنے والے ہیں وہ یہ لکھتے ہیں۔ بعض لوگوں نے بظاہر مذاقیہ انداز میں لکھا ہے کہ اتنا بڑا جرم ہے کہ قرآن کریم پڑھتا ہے اور رکھا ہوا ہے گھر میں اور بچوں کو پڑھاتا ہے۔ تو یہ بہرحال ان نام نہاد علماء اور ان کے چیلوں کا حال ہے۔ حکومت کی جو انتظامیہ ہے وہ بھی ان مولویوں کے پیچھے چل کر اسی بات پر بعض جگہ عمل کر رہی ہے۔ بہرحال ہم دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی جلد پکڑ کے سامان فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کی پکڑ ان شاء اللہ جلد ان پر آئے گی اور اس کے آثار نظر بھی آ رہے ہیں لیکن اس کی فکر ہونی چاہیے کہ ہماری دعاؤں میں کمی یا عمل یا عبادت کے حق صحیح نہ ادا کرنے کی وجہ سے اس میں تعطّل نہ ہو جائے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس خوف سے بعض دفعہ بادلوں کو دیکھ کے دعا کیا کرتے تھے۔ پس دعاؤں کی طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔

اسی طرح باقی دنیا کے مظلوموں کے لیے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہر ایک کو امن عطا فرمائے اور ہر فتنہ و فساد سے بچا کے رکھے۔

نماز کے بعد میں دو جنازہ غائب پڑھاؤں گا دو ذکر ہیں۔ ایک پہلا ہے مولانا جلال الدین نیّر صاحب۔ یہ قادیان میں سابق صدر، صدر انجمن احمدیہ اور صدر مجلس تحریک جدید تھے۔ گذشتہ دنوں یہ فوت ہو گئے۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون**۔ ان کے والد مکرم ایچ حسین صاحب عالمی جنگ کے دوران آرمی میں بطور کلرک کام کر رہے تھے۔ اس دوران بصرہ میں 1922ء میں احمدیت قبول کی اور کیرالہ سے شائع ہونے والے جماعتی رسالہ ستیہ دوتن (Sathiya Dooton) کے ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ کیرالہ کے رہنے والے تھے۔ فوج کے بعد وہاں آ گئے۔ مرحوم کے والد مکرم ایچ حسین صاحب 1950ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریک برائے آبادی قادیان پر لبیک کہتے ہوئے اپنی پوری فیملی لے کر قادیان آ گئے اور وہیں آ کے آباد ہو گئے لیکن ایک سال کے اندر ہی قادیان میں ان کی وفات ہو گئی۔ مولانا جلال الدین صاحب نیّر کی والدہ محترمہ زبیدہ سلطانہ صاحبہ نے پھر وہاں دوسری شادی چودھری عبدالحق صاحب سے کر لی جو درویش تھے اور انہوں نے نیّر صاحب کے بھائی بہنوں کو اپنی کفالت میں لے لیا۔

جلال الدین نیّر صاحب کی ابتدائی تعلیم قادیان میں ہوئی اور 1963ء میں انہوں نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ پھر ان کا تقرر ہو گیا۔ پہلے انجمن میں بطور انسپکٹر بیت المال کے طویل عرصہ تک خدمت کی اور پوری ہندوستان کی جماعتوں کا یہ دورہ کیا کرتے تھے اور اس کی وجہ سے بڑی محنت سے اور محبت سے انہوں نے افراد جماعت کو چندوں کے نظام میں شامل کیا اور اسی وجہ سے ان کا ہندوستان کے طول و عرض میں جماعتوں کے احباب کے ساتھ ذاتی تعلق بھی تھا۔ تریسٹھ سال تک مرحوم کو جماعتی خدمت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس دوران انسپکٹر بیت المال آمد کے بعد بطور آڈیٹر، محاسب اور پھر لمبا عرصہ بطور ناظر بیت المال آمد خدمت کا موقع ملا۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے سات سال تک یہ صدر، صدر انجمن احمدیہ قادیان بھی مقرر رہے اور پھر صحت نے جب تک اجازت دی صدر مجلس تحریک جدید بھی تھے۔ اسی طرح ذیلی تنظیموں میں بھی ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ عبادت گزار اور صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے اور خلافت کی ہر بات پر تعمیل کرنے والوں میں اوّلین لوگوں میں شامل تھے۔ کھلاڑی بھی تھے، ایتھلیٹ بھی تھے۔ اس لحاظ سے بھی انہوں نے وہاں بڑا آرگنائز کیا۔ ان کی شادی کشمیر کے ایک خاندان میں ہوئی تھی اور ان کی اہلیہ پہلے ہی وفات پا گئی تھیں۔ مرحوم کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہیں جو جماعت کی خدمت کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

دوسرا ذکر مکرم میر حبیب احمد صاحب کا ہے جو میر مشتاق احمد صاحب کے بیٹے تھے۔ گذشتہ دنوں اناسی (79) سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون**۔ بڑے شفیق، ملنسار اور خلافت کے فدائی وجود تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی بھی تھے۔ ان کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے دادا باؤ عبدالرحیم صاحب کے ذریعہ ہوا جنہوں نے حضرت میر قاسم علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایڈیٹر رسالہ فاروق کے توسط سے 1903ء میں بیعت کی تھی۔ حضرت میر قاسم علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میر حبیب صاحب کے والد مشتاق احمد صاحب کو گود لیا تھا کیونکہ حضرت میر قاسم علی صاحبؓ کی اپنی کوئی اولاد نہیں تھی۔ میر حبیب صاحب نے گورنمنٹ کالج لاہور سے ایف ایس سی اور پھر بی ایس سی کی اور پھر اس کے بعد ایم ایس سی فزکس کی ڈگری حاصل کی۔ پھر یہ باہر بھی چلے گئے۔

جماعتی خدمات ان کی یہ ہیں کہ 1970ء سے 1971ء تک تعلیم الاسلام کالج میں بطور مدرس تدریسی خدمت کا آغاز کیا۔ اس وقت کالج نیشنلائز نہیں ہوئے تھے۔ 73ء تا 76ء نصرت جہاں سکیم کے تحت سیرالیون گئے جہاں فری ٹاؤن میں فزکس کے استاد کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ پھر 1976ء میں یہ واپس پاکستان آ گئے۔ پھر 76ء میں ہی واپس نائیجیریا چلے گئے اور وہاں 1987ء تک گورنمنٹ کے سکول میں کام کیا اور وہیں افریقہ میں رہتے ہوئے 1987ء میں ہی انہوں نے اپنی زندگی وقف کر دی اور بطور واقف زندگی وہاں 1987ء میں احمدیہ سینیئر سکینڈری سکول اومائشہ (Umaisha) میں بطور پرنسپل حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے آپ کا تقرر فرمایا اور جہاں آپ نے 1991ء تک خدمت کی توفیق پائی۔ اس کے بعد پھر واپس پاکستان آ گئے اور یہاں آ کے بھی جماعتی خدمت کرتے رہے۔ 1992ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ایک ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کے جائزہ کے لیے ان کو سیرالیون بھجوایا اور وہاں ان کی جو ماہرانہ رائے تھی اس کی رپورٹ پر وہاں کچھ کام ہوئے۔ 96ء میں نظارت تعلیم کے تحت ان کا تقرر نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں ہوا اور بطور استاد یہ فزکس پڑھاتے رہے۔ وہیں ان کی ریٹائرمنٹ ہوئی۔ اسی طرح صدر عمومی کے دفتر میں بھی بطور والنٹیئر صدر عمومی کی اصلاحی کمیٹی میں کام کرتے رہے۔

ان کی اہلیہ لکھتی ہیں کہ میرے شوہر صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ بہت نرم مزاج تھے اور کبھی کوئی ڈیمانڈ نہیں کی تھی۔ پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ علم دوست انسان تھے۔ اگر کوئی ڈیمانڈ ہوتی اور کوئی آ رہا ہو، تحفہ کا پوچھ رہا ہو تو یہی کہتے میرے لیے کتابیں لے آؤ اور علمی کتابیں پڑھا کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کا مطالعہ بھی بہت کرتے تھے۔ کبھی کوئی غلط بیانی نہیں کرتے تھے۔ اگر بات بتانی نہیں ہوتی تھی تو خاموش رہتے تھے لیکن یہ نہیں کہ غلط بات کر جائیں۔ ان کی بیٹی نے بھی انہی اوصاف کا ذکر کیا ہے۔ مَیں نے بھی انہیں دیکھا ہے۔ بڑے شریف النفس انسان تھے اور اپنے کام سے کام رکھنے والے تھے اور وقف کو وفا کے ساتھ نبھانے والے تھے اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

میر اسحٰق صاحبؓ کی نواسی سیّدہ لبنیٰ کے ساتھ ان کی شادی ہوئی تھی جو میجر سعید احمد صاحب کی بیٹی تھیں۔ اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ کے بیٹے تھے۔ وہ تو ہم جانتے ہی ہیں جماعت میں مشہور ہیں۔ ان کا قرآن کریم کا ترجمہ بھی جماعت میں رائج ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل ۱۶ر جنوری ۲۰۲۶ء، صفحہ ۱ تا ۸)

☆......☆......☆

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے،
اس وقت کہہ سکیں گے کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بھونیشور، صوبہ اڈیشہ)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

تم لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے از خود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ
بس اسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: جے عظیم احمد ولد مکرم جے وسیم احمد صاحب امیر ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

خطبہ جمعہ

’’ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ مَیں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لیے لوگوں کے کان کھلیں‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ)

اس زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے عمل اور اپنے آقا کی متابعت میں، اتباع میں اس محبت الٰہی کی جھلک ہمیں نظر آتی ہے

’’میرا تو یہ حال ہے کہ اگر مجھے صاف آواز آوے کہ تو مخذول ہے اور تیری کوئی مراد ہم پوری نہ کریں گے تو مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ اس عشق اور محبت الٰہی اور خدمت دین میں کوئی کمی واقع نہ ہو گی۔ اس لیے کہ میں تو اسے دیکھ چکا ہوں‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ)

’’اپنے سب سے بڑھ کر محبوب ذات باری تعالیٰ کا عشق بھی جو آپؑ کے روح و تن کے ذرّے ذرّے میں موجزن تھا آپؑ کے ہر ہر قول و فعل سے ہر وقت نمایاں نظر آتا تھا۔ میں نے بغیر اوقات نماز کے بھی آپ کو اپنے رب کریم کو تڑپ تڑپ کر پکارتے سنا ہے۔‘‘ (روایت حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ)

آپؑ نے اپنے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں بچپن اور جوانی سے ہی خدا تعالیٰ کی محبت میں اپنا وقت گزارا ہے

’’جب کبھی ڈلہوزی جانے کا مجھے اتفاق ہوتا تو پہاڑوں کے سبزہ زار حصوں اور بہتے ہوئے پانیوں کو دیکھ کر طبیعت میں بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد کا جوش پیدا ہوتا اور عبادت میں ایک مزا آتا۔ میں دیکھتا تھا کہ تنہائی کے لیے وہاں اچھا موقع ملتا ہے‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ)

’’اللہ تعالیٰ کی ذات پاک سے آپ کا عشق صادق ہر وقت نظر آتا تھا۔ میں نے ایک بار آپ کو دعا کرتے اور روتے دیکھا۔ بہت درد سے اپنے مولیٰ، اپنے محبوب کو پکار رہے تھے اور بار بار ’’میرے پیارے اللہ۔ میرے پیارے اللہ‘‘ آپ کی زبان پر جاری ہوتا تھا...... آپ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ عاشق تھے اپنے ربّ اعلیٰ کے۔ آپؑ کے چہرے پر اسی کا عشق کا نور تھا۔ آپؑ کی زبان پر وہی نور جاری تھا۔ آپؑ کی زبان سے اسی نور کے چشمے جاری تھے مگر آنکھوں کے اندھے دیکھ نہ سکے‘‘ (روایت حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ)

’’میں تو دیکھتا ہوں کہ جب لوگ دنیا سے غافل ہو جاتے ہیں، جب میرے دوستوں اور دشمنوں کو علم تک نہیں ہوتا کہ میں کس حالت میں ہوں، اس وقت تُو مجھے جگاتا ہے اور محبت سے، پیار سے فرماتا ہے کہ غم نہ کھا۔ میں تیرے ساتھ ہوں۔ تو پھر اے میرے مولیٰ یہ کس طرح ممکن ہے کہ اس احسان کے ہوتے ہوئے پھر بھی مَیں تجھے چھوڑ دوں۔ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی محبت الٰہی

سالِ نو کی مناسبت سے احباب جماعت کو دعاؤں کی تحریک

دعا کریں یہ سال ہمارے لیے بے شمار برکتوں کا سال ہو۔ اللہ تعالیٰ مخالفین اور دشمنوں کے منصوبے خاک میں ملا دے اور جماعت کو ترقیات سے پہلے سے بڑھ کر نوازے

حضرت مسیح موعودؑ کی پڑپوتی مکرمہ ریحانہ باسمہ صاحبہ اہلیہ سیّد سید احمد صاحب ناصر،
مکرمہ عفت حلیم صاحبہ نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ لائبیریا اور مکرم عبد العلیم البربری صاحب آف مصر کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 02؍جنوری 2026ء بمطابق 02؍صلح 1405 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ -
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

گذشتہ خطبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ ’’محبت الٰہی‘‘ کے حوالے سے کچھ بیان ہوا تھا۔

اس زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے عمل اور اپنے آقا کی متابعت میں، اتباع میں اس محبت الٰہی کی جھلک ہمیں نظر آتی ہے۔

یہ مثالیں آج بھی ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت کے جو اعلیٰ معیار ہیں اور اس کے نتیجہ میں جو اللہ تعالیٰ کے فضل آپؑ پر ہوئے اور جو خدا تعالیٰ سے آپؑ کی محبت تھی اس کو لوگ بھی محسوس کرتے تھے لیکن بہرحال میں باقی کچھ واقعات بیان کرنے سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے الفاظ میں اس محبت کا ذکر کرتا ہوں۔ ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں:

’’میں کچھ بیان نہیں کر سکتا کہ میرا کون سا عمل تھا جس کی وجہ سے یہ عنایتِ الٰہی شاملِ حال ہوئی۔ صرف اپنے اندر یہ احساس کرتا ہوں کہ فطرتاً میرے دل کو خدا تعالیٰ کی طرف وفاداری کے ساتھ ایک کشش ہے جو کسی چیز کے روکنے سے رک نہیں سکتی۔ سو یہ اسی کی عنایت ہے۔‘‘

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 195-196 حاشیہ)

جو اللہ تعالیٰ کے مجھ پر احسانات ہیں۔

جیسا کہ میں نے گذشتہ خطبہ میں بھی ذکر کیا تھا کہ آپؑ نے اس بات کا بھی اظہار کئی جگہ فرمایا ہے کہ یہ سب کچھ مجھے اس لیے ملا کہ میں اللہ تعالیٰ کے محبوب اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کرنے والا اور آپؐ سے محبت کرنے والا ہوں اور اس کے نتیجہ میں پھر اللہ تعالیٰ کی محبت کے دروازے بھی مجھ پر کھلتے چلے گئے اور اس کا ادراک بھی مجھے پیدا ہوا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش مجھ پر برستی چلی گئی۔ اسی دلی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ کی سیرت بیان کرتے ہوئے حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ ایک جگہ لکھتے ہیں کہ

’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ

اَلْمَسَاجِدُ مَكَانِيْ وَالصَّالِحُوْنَ اِخْوَانِيْ وَذِكْرُ اللّٰهِ مَالِيْ وَخَلْقُ اللّٰهِ عَيَالِيْ۔
میرا مکان مسجد یں ہیں۔اور صالحین میرے بھائی ہیں۔اللہ تعالیٰ کا ذکر میرا مال و دولت ہے۔اس کی مخلوق میرا کنبہ ہے۔‘‘

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ از شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ حصہ سوم صفحہ 402)

یعنی یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے گرد ہی گھوم رہا ہے جو آپؑ نے بیان فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

’’ہم ہر ایک شے سے محض خدا تعالیٰ کے لئے پیار کرتے ہیں۔ بیوی ہو، بچے ہوں دوست ہوں سب سے ہمارا تعلق اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 423، ایڈیشن 2022ء)

یہی وہ تعلیم ہے جو اللہ تعالیٰ نے دی ہے اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس تعلیم کو پھیلاؤ اور اس کا سب سے زیادہ اظہار اس زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عمل کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں:

’’صادق تو ابتلاؤں کے وقت بھی ثابت قدم رہتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ آخر خدا ہمارا ہی حامی ہوگا اور یہ عاجز اگر چہ ایسے کامل دوستوں کے وجود سے خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہے لیکن باوجود اس کے یہ بھی ایمان ہے کہ اگر چہ ایک فرد بھی ساتھ نہ رہے اور سب چھوڑ چھاڑ کر اپنا اپنا راہ لیں تب بھی مجھے کچھ خوف نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں اور ایک ذرّے سے بھی حقیر تر ہو جاؤں اور ہر ایک طرف سے ایذاء اور گالی اور لعنت دیکھوں تب بھی میں آخر فتح یاب ہوں گا۔ مجھ کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ جو میرے ساتھ ہے۔ میں ہرگز ضائع نہیں ہوسکتا۔ دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں اور حاسدوں کے منصوبے لاحاصل ہیں۔

اے نادانو اور اندھو مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلّت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ میں اس کے ساتھ وہ میرے ساتھ ہے۔ کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی اور مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو۔ اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلاء سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں اگر چہ ایک ابتلاء نہیں کروڑ ابتلاء ہو......ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے۔‘‘ فارسی میں آپؑ ایک شعر میں فرماتے ہیں کہ

’’مَن نَہ آنَستُم کہ رُوزِ جنگ بِینی پُشتِ مَن
آں مَنَم کاندَر رِمیَانِ خاک وخُوں بِینی سَرے‘‘

یعنی مَیں وہ نہیں کہ جنگ کے دن تم میری پیٹھ دیکھو بلکہ میں وہ ہوں کہ تم میرا سر خاک اور خون کے درمیان دیکھو گے۔آپؑ ہمیں فرماتے ہیں کہ یہ میری حالت ہے خدا تعالیٰ کی محبت میں۔ جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا’’ پس اگر کوئی میرے قدم پر چلنا نہیں چاہتا تو مجھ سے الگ ہو جائے‘‘۔تکلیفیں تو آئیں گی۔’’مجھے کیا معلوم ہے کہ ابھی کون کون سے ہولناک جنگل اور پُرخار بادیہ درپیش ہیں جن کو میں نے طے کرنا ہے......‘‘ پھر فرماتے ہیں :’’کیا ہم زلزلوں سے ڈر سکتے ہیں۔کیا ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں ابتلاؤں سے خوفناک ہو جائیں گے۔کیا ہم اپنے پیارے خدا کی کسی آزمائش سے جدا ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں ہو سکتے۔‘‘

(انوار الاسلام، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 23-24)

ایک روایت حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں۔جس میں اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کے دین کی خاطر قربانی کے جذبہ کا ذکر کرتے ہوئے مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے مولوی سرور شاہ صاحب نے بتایا۔ یہ روایت دی ہے کہ جن دنوں میں گورداسپور میں کرم دین کے ساتھ مقدمہ تھا اور مجسٹریٹ نے تاریخ ڈالی ہوئی تھی اور حضرت صاحبؑ قادیان آئے ہوئے تھے تو حضورؑ نے تاریخ سے دو روز پہلے مجھے گورداسپور بھیجا تا کہ میں جا کر وہاں بعض حوالے نکال کر تیار رکھوں کیونکہ اگلی پیشی میں حوالے پیش ہونے تھے۔حضورؑ نے میرے ساتھ شیخ حامد علی اور عبدالرحیم باورچی کو بھی گورداسپور بھیجا۔ جب ہم گورداسپور مکان پر آئے تو نیچے سے ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب مرحوم کو آواز دی۔ وہ وہاں تھے کہ وہ نیچے آئیں اور دروازہ کھولیں۔ڈاکٹر صاحب موصوف اس وقت مکان میں اوپر ٹھہرے ہوئے تھے۔ ہمارے آواز دینے پر ڈاکٹر صاحب نے بے تاب ہو کر رونا اور چلّانا شروع کر دیا۔ہم نے کئی آوازیں دیں مگر وہ اسی طرح روتے رہے آخر تھوڑی دیر بعد وہ آنسو پونچھتے ہوئے نیچے آئے۔ہم نے سبب پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میرے پاس محمد حسین منشی آیا تھا۔ یہ غیر احمدی عدالت میں ایک منشی تھا۔مولوی صاحب کہتے تھے کہ محمد حسین مذکور گورداسپور میں کسی کچہری میں محرر یا پیش کار تھا اور سلسلہ کا سخت مخالف تھا اور مولوی محمد حسین بٹالوی کے ملنے والوں میں سے تھا۔ خیر ڈاکٹر صاحب نے بیان کیا۔ یعنی ڈاکٹر صاحب جب نیچے آئے تو انہوں نے بتایا کہ محمد حسین منشی آیا اور اس نے مجھے کہا کہ آج کل یہاں آریوں کا جلسہ ہوا ہے۔بعض آریہ اپنے دوستوں کو بھی جلسہ میں لے گئے تھے۔ چنانچہ اسی طرح میں بھی وہاں چلا گیا کسی آریہ دوست کے ساتھ۔ جلسہ کی کارروائی کے بعد انتظامیہ نے اعلان کیا کہ اب جلسہ کی کارروائی ہو چکی ہے اب عام لوگ جو ہیں چلے جائیں۔ہم نے کچھ پرائیویٹ باتیں کرنی ہیں۔ چنانچہ سب غیر لوگ اٹھ گئے۔ مَیں بھی جانے لگا مگر میرے آریہ دوست نے کہا کہ اکٹھے چلیں گے آپ ایک طرف ہو کر بیٹھ جائیں یا باہر انتظار کریں۔ چنانچہ میں وہاں ایک طرف ہو کر بیٹھ گیا۔محمد حسین صاحب یہ غیر احمدی ہیں یہ کہتے ہیں۔ پھر آریوں میں سے ایک شخص اٹھا اور مجسٹریٹ کو مرزا صاحب کا نام لے کر کہنے لگا کہ یہ شخص ہمارا سخت دشمن اور ہمارے لیڈر لیکھرام کا قاتل ہے۔اب وہ آپ کے ہاتھ میں شکار ہے اور ساری قوم کی نظر آپ کی طرف ہے اگر آپ نے اس شکار کو ہاتھ سے جانے دیا تو آپ قوم کے دشمن ہوں گے۔اس شخص نے اسی قسم کی جوش دلانے کی باتیں کیں۔اس پر مجسٹریٹ نے جواب دیا کہ میرا تو پہلے سے خیال ہے کہ ہو سکے تو نہ صرف مرزا کو بلکہ اس مقدمہ میں جتنے بھی اس کے ساتھی اور گواہ ہیں سب کو جہنم میں پہنچا دوں مگر کیا کیا جائے کہ مقدمہ ایسی ہوشیاری سے چلایا جا رہا ہے کہ کوئی ہاتھ ڈالنے کی جگہ نہیں ملتی لیکن اب میں عہد کرتا ہوں کہ خواہ کچھ ہو اس پہلی پیشی میں ہی عدالتی کارروائی عمل میں لے آؤں گا۔ مولوی صاحب کہتے تھے کہ ڈاکٹر صاحب بیان کرتے تھے کہ محمد حسین مجھ سے کہتا تھا کہ آپ نہیں سمجھ رہے ہوں گے کہ عدالتی کارروائی سے کیا مراد ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر مجسٹریٹ کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ شروع یا دوران مقدمہ جب چاہے ملزم کو بغیر ضمانت قبول کیے گرفتار کر کے حوالات میں دے دے۔محمد حسین نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب آپ جانتے ہیں کہ میں آپ کے سلسلہ کا سخت مخالف ہوں۔ مولوی محمد حسین کا پیرو تھا، مخالف بھی تھا، نام بھی وہی تھا مگر مجھ میں یہ بات ہے کہ میں کسی معزز خاندان کو ذلیل و برباد ہوتے خصوصاً ہندوؤں کے ہاتھ سے ذلیل ہوتے نہیں دیکھ سکتا اور میں جانتا ہوں کہ مرزا صاحب کا خاندان ضلع میں سب سے زیادہ معزز ہے۔ پس میں نے آپ کو یہ خبر پہنچا دی ہے کہ آپ اس کا کوئی انتظام کر لیں۔ میرے خیال میں اس نے پھر اپنا خیال بھی ظاہر کیا کہ دو تجاویز ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ چیف کورٹ میں یہاں سے مقدمہ تبدیل کرانے کی کوشش کی جائے۔ ہائی کورٹ کو اس زمانے میں چیف کورٹ کہتے تھے۔اور دوسرے یہ کہ خواہ کسی طرح مرزا صاحب اس آئندہ پیشی میں عدالت میں حاضر نہ ہوں اور ڈاکٹری سرٹیفیکیٹ پیش کر دیں۔ مولوی صاحب نے بیان کیا کہ جب ڈاکٹر صاحب نے یہ واقعہ سنایا تو ہم سب بھی سخت خوف زدہ ہو گئے اور فیصلہ کیا کہ اسی وقت قادیان کوئی آدمی روانہ کر دیا جائے جو حضرت صاحبؑ کو یہ واقعات سنا دے۔ رات ہو چکی تھی ہم نے یکہ تلاش کیا۔سواری تلاش کی ٹانگے کی یا گھوڑے کی اور گو کئی یکے موجود تھے مگر مخالفت کا اتنا جوش تھا کہ کوئی یکہ نہ ملتا تھا۔سواری کوئی نہیں مل رہی تھی۔ کسی نے حامی نہیں بھری۔ سب انکار کرتے تھے۔ہم نے چار گنے کرایہ دینے کا کہا مگر کوئی یکہ والا راضی نہ ہوا۔آخر ہم نے شیخ حامد علی اور عبدالرحیم باورچی اور ایک تیسرے شخص کو قادیان پیدل روانہ کیا۔ وہ صبح کی نماز کے وقت قادیان پہنچے اور حضرت صاحبؑ سے مختصراً عرض کیا۔حضورؑ نے بے پروائی سے فرمایا خیر ہم بٹالہ چلتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کو فرمایا کہ خواجہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب لاہور سے واپس آتے ہوئے ہمیں وہاں مل لیں گے۔ خواجہ صاحب مولوی محمد علی صاحب لاہور سے وہاں آ رہے ہیں۔ وہیں ملاقات ہوگی۔ ان سے ہم یہ ساری بات جو بتا رہے تھے ذکر کریں گے اور وہاں پتہ لگ جائے گا کہ تبدیل مقدمہ کی کوشش کا کیا بنا۔ مجسٹریٹ کی جانبداری کو بھانپ کر ہمارے وکلاء نے پہلے ہی کسی دوسری عدالت میں مقدمہ منتقل کرنے کی چیف کورٹ میں درخواست دی ہوئی تھی۔

چنانچہ اسی دن حضورؑ بٹالہ آ گئے۔ گاڑی میں مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ صاحب بھی مل گئے انہوں نے خبر دی کہ تبدیل مقدمہ کی کوشش کامیاب نہیں ہوئی۔ چیف کورٹ میں مقدمہ ٹرانسفر کرنے کی جو درخواست دی تھی اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ پھر حضرت صاحبؑ گورداسپور چلے آئے اور راستہ میں خواجہ صاحب اور مولوی صاحب کو اس واقعہ کی کوئی اطلاع نہیں دی۔ آپ نے اس بارے میں کوئی بات نہیں کی کہ وہ کیا خبر پہنچی ہے۔ جب آپ گورداسپور مکان پر پہنچے جہاں ٹھہرنا تھا تو حسب عادت حضرت مسیح موعود علیہ السلام الگ کمرے میں چارپائی پر چلے گئے۔ جا لیٹے۔ مگر مولوی صاحب کہتے ہیں کہ اس وقت ہمارے بدن کے رونگٹے کھڑے تھے کہ اب کیا ہوگا؟ مجسٹریٹ نے بڑا پکا وعدہ کیا ہوا ہے۔ کہتے ہیں کہ حضورؑ نے تھوڑی دیر کے بعد مجھے، مولوی صاحب کو بلایا۔ کہتے ہیں مَیں گیا تو اس وقت حضرت صاحبؑ نے اپنے دونوں ہاتھوں کے پنجے ملا کر اپنے سر کے نیچے دیئے ہوئے تھے اور چت لیٹے ہوئے تھے۔ (سیدھے لیٹے ہوئے تھے۔) میرے جانے پر ایک پہلو پر ہو کر کہنی کے بل اپنی ہتھیلی پر سر کا سہارا دے کر لیٹ گئے اور مجھ سے فرمایا: میں نے آپ کو اس لیے بلایا ہے کہ وہ سارا واقعہ سنوں کہ کیا ہے؟ اس وقت کمرے میں اَور کوئی آدمی نہیں تھا۔ صرف دروازے پر میاں شادی خان کھڑے تھے۔ میں نے سارا واقعہ سنایا کہ کس طرح ہم نے یہاں آ کر ڈاکٹر اسماعیل خان صاحب کو روتے ہوئے پایا۔ پھر کس طرح ڈاکٹر صاحب نے منشی محمد حسین کے آنے کا واقعہ سنایا اور پھر محمد حسین نے کیا واقعہ سنایا۔ حضورؑ خاموشی سے سنتے رہے۔ جب میں شکار کے لفظ پر پہنچا۔ یعنی اس نے کہا تھا ناں کہ شکار میرے ہاتھ میں ہے تو یکلخت حضرت صاحبؑ اٹھ کر بیٹھ گئے۔ آپؑ کی آنکھیں چمک اٹھیں اور چہرہ سرخ ہو گیا اور آپؑ نے فرمایا:

میں اس کا شکار ہوں؟ میں شکار نہیں ہوں۔ میں شیر ہوں اور شیر بھی خدا کا شیر۔ وہ بھلا خدا کے شیر پر ہاتھ ڈال سکتا ہے؟ ایسا کر کے تو دیکھے۔

یہ الفاظ کہتے ہوئے آپؑ کی آواز اتنی بلند ہوگئی کہ کمرے کے باہر بھی سب لوگ چونک اٹھے اور حیرت کے ساتھ متوجہ ہو گئے مگر کمرے کے اندر کوئی بھی نہیں آیا۔ حضورؑ نے کئی دفعہ خدا کے شیر کے الفاظ دہرائے اور اس وقت آپ کی آنکھیں جو ہمیشہ جھکی ہوئی اور نیم بند رہتی تھیں واقعی شیر کی آنکھوں کی طرح کھل کر شعلہ کی طرح چمکتی تھیں اور چہرہ اتنا سرخ تھا کہ دیکھا نہیں جاتا تھا۔ بات کرنے کے بعد پھر آپؑ نے فرمایا کہ

مَیں کیا کروں۔ مَیں نے تو خدا کے سامنے پیش کیا ہے کہ میں تیرے دین کی خاطر اپنے ہاتھ اور پاؤں میں لوہا پہننے کو تیار ہوں۔ یعنی ہتھکڑیاں مجھے لگ جائیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ زنجیریں پہننے کے لیے تیار ہوں کچھ نہیں ہوتا بلکہ مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا مگر وہ کہتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ نہیں۔ میں تجھے ذلت سے بچاؤں گا اور عزت کے ساتھ بری کروں گا۔

پھر آپؑ نے محبت الٰہی پر تقریر فرمائی اور قریباً نصف گھنٹہ تک جوش کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی محبت میں بولتے رہے۔

(ماخوذ از سیرت المہدی جلد اول روایت نمبر 107)

اللہ تعالیٰ سے عشق و محبت میں قربانی کا ایک عجیب تصوّر ہے۔ آپؑ کو کتنا بھروسہ تھا اللہ تعالیٰ کی ذات پر اور یہ بھروسہ ہونا محبت الٰہی کا نتیجہ تھا اور یہ یقین تھا کہ چونکہ مَیں اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہوں اور اس کی خاطر ہر قربانی کے لیے تیار ہوں اس لیے اللہ تعالیٰ مجھے ضائع نہیں کرے گا۔

اسی طرح کا ایک اَور واقعہ ہے۔ ایک بار جب سپرنٹنڈنٹ پولیس کیپٹن لِیمار چَنڈ لیکھرام کے قتل کے شبہ میں اپنے سپاہیوں کے لاؤ لشکر کے ساتھ اچانک قادیان آیا اور حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ کو اس کی اطلاع ہوئی تو وہ سخت گھبراہٹ کی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس گئے اور رندھی ہوئی آواز میں بمشکل عرض کیا کہ سپرنٹنڈنٹ وارنٹ گرفتاری کے ساتھ ہتھکڑیاں لیے ہوئے آرہا ہے۔ حضرت اقدسؑ اس وقت اپنی کتاب نور القرآن تصنیف فرما رہے تھے۔ سر اٹھا کر اطمینان سے مسکراتے ہوئے آپؑ نے فرمایا کہ

میر صاحب! لوگ خوشیوں میں چاندی سونے کے کنگن پہنا کرتے ہیں تو ہم سمجھ لیں گے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں لوہے کے کنگن پہن لیے۔ پھر ذرا تامّل کے بعد فرمایا مگر ایسا نہیں ہوگا کیونکہ خدا تعالیٰ کی اپنی گورنمنٹ کے مصالح ہوتے ہیں۔ وہ اپنے خلفاء و مامورین کی ایسی رسوائی نہیں کرتا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور انہیں کامیابی نہیں ہوئی۔

(ماخوذ از الحکم جلد 39 مورخہ 7 جون 1936ء صفحہ 3) (ماخوذ از الحکم جلد 3 مورخہ 10 جولائی 1899ء صفحہ 1-2)

اسی طرح ایک روایت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ نے تحریر کی ہے۔ کہتے ہیں کہ

’’ایک دفعہ آپ نے جالندھر کے مقام میں فرمایا۔ ابتلاء کے وقت ہمیں اندیشہ اپنی جماعت کے بعض ضعیف دلوں کا ہوتا ہے۔‘‘ جماعت کے جو ضعیف دل لوگ ہیں ان کی مجھے فکر ہوتی ہے۔ یعنی ابتلا تو آتے ہیں مقدمات بھی ہوتے ہیں اور مخالفتیں بھی ہوتی تھیں آپ کی بھی اور آپ کی جماعت کے افراد کی بھی تو ایسے وقت میں آپؑ نے فرمایا کہ ہمیں اندیشہ اپنی جماعت کے بعض ضعیف دلوں کا ہوتا ہے۔ بعض کمزور ایمان والوں کا ہوتا ہے۔ پھر فرمایا:

’’میرا تو یہ حال ہے کہ اگر مجھے صاف آواز آوے کہ تو مخذول ہے اور تیری کوئی مراد ہم پوری نہ کریں گے تو مجھے خدا تعالیٰ کی قسم ہے کہ اس عشق اور محبت الٰہی اور خدمتِ دین میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔‘‘ تب بھی میں اللہ کو نہیں چھوڑوں گا۔ محبت کم نہیں ہوگی۔ ’’اس لیے کہ میں تو اسے دیکھ چکا ہوں۔‘‘

(سیرت مسیح موعودؑ از حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ صفحہ 53)

میرا تو اللہ تعالیٰ پر توکّل اور یقین ہے میرے میں تو محبت کی کوئی کمی نہیں ہوگی چاہے جو مرضی ہو جائے۔

اسی طرح نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ ایک روایت بیان فرماتی ہیں۔ کہتی ہیں کہ

’’اپنے سب سے بڑھ کر محبوب ذات باری تعالیٰ کا عشق بھی جو آپؑ کے روح و تن کے ذرّے ذرّے میں موجزن تھا آپؑ کے ہر ہر قول و فعل سے ہر وقت نمایاں نظر آتا تھا۔ میں نے بغیر اوقات نماز کے بھی آپ کو اپنے رب کریم کو تڑپ تڑپ کر پکارتے سنا ہے۔‘‘

صرف نمازوں کے وقت میں نہیں بلکہ عام حالات میں بھی تڑپ تڑپ کر دعا میں پکارتے سنا ہے اور آپؑ کیا کہتے تھے کہ ’’’’میرے پیارے اللہ۔ میرے پیارے اللہ‘‘ میرے پیارے اللہ۔ اس آواز سے پکارتے جاتے تھے اور یہ ’’کی آواز گویا‘‘ آپؓ کہتی ہیں کہ میں ’’اس وقت بھی سن رہی ہوں‘‘ میرے کانوں میں گونج رہی ہے’’اور آپؑ کے آنسو بہتے دیکھ رہی ہوں۔‘‘ مَیں۔ یہ نظارہ میرے سامنے ہے۔ آپ نے اس وقت کا ایک نقشہ کھینچا ہے ’’اپنے پیارے ازلی ابدی خدا تعالیٰ کے لیے غیرت کا ایک نمونہ چشم دید پیش کرتی ہوں۔‘‘ آپؓ فرماتی ہیں کہ یہ تو دعاؤں کی حالت تھی جو میں نے دیکھی تھی لیکن ایک واقعہ بھی پیش کر دیتی ہوں۔ لکھتی ہیں کہ ’’آپؑ حجرہ میں تھے باہر جانے کو تیار تھے‘‘ کہیں جا رہے تھے باہر۔ ’’میں آپ کے پاس تھی...... ہماری تائی صاحبہ کی خادمہ خاص (جو تائی صاحبہ کے قریباً ساتھ ہی احمدی بھی ہوگئی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہے) حضرت اماں جان کے پاس آئی اور اپنی طرف سے عزیز داری سمجھ کر آپ کے پاس ہمارے چچا مرزا امام الدین کی وفات پر اظہار افسوس کرنے لگی۔ جس وقت اس کے منہ سے یہ لفظ نکل رہے تھے کہ ’’بڑا ہی چنگا بندہ سی......‘‘‘‘ پنجابی میں کہا۔ ’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام باہر نکلے۔ آپؑ کا چہرہ مبارک سرخ ہو رہا تھا۔ آپ نے اپنا عصا زمین پر مار کر کہا

’’بدبخت تُو میرے گھر میں میرے خدا کے دشمن کی تعریف کرتی ہے۔‘‘‘‘ مرزا امام الدین صاحب تو اسلام سے برگشتہ تھے اور اللہ تعالیٰ کا استہزا کیا کرتے تھے۔ آپؑ کی غیرت نے برداشت نہیں کیا کہ گھر میں بیٹھ کر اس کا ذکر ہو۔ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ لکھتی ہیں کہ ’’ایسا جلال آپؑ کی آواز میں تھا کہ وہ وہاں سے سرپٹ بھاگی۔

مرزا امام الدین صاحب دہریہ تھے۔ آپ کب گوارا کر سکتے تھے کہ آپؑ کے گھر میں ایک دہریہ کی اس قدر تعریف ہو۔‘‘ (تحریرات مبارکہ صفحہ 223-224)

آپؑ نے اپنے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں بچپن اور جوانی سے ہی خدا تعالیٰ کی محبت میں اپنا وقت گزارا ہے۔

ایک روایت میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ

ایک ’’سکھ زمیندار کا بیان ہے جس نے حضرت مسیح موعودؑ کو ہمارے دادا کی طرف سے نوکری کا پیغام لا کر دیا تھا کہ ایک دفعہ ایک بڑے افسر یا رئیس نے ہمارے دادا صاحب سے پوچھا کہ سنتا ہوں کہ آپ کا ایک چھوٹا لڑکا بھی ہے مگر ہم نے اسے کبھی دیکھا نہیں۔ دادا صاحب نے،‘‘ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد نے ’’مسکراتے ہوئے فرمایا کہ ہاں میرا ایک چھوٹا لڑکا تو ہے مگر وہ تازہ شادی شدہ دلہنوں کی طرح کم ہی نظر آتا ہے۔ اگر اسے دیکھنا ہو تو مسجد کے کسی گوشہ میں جا کر دیکھ لیں۔ وہ تو مسیتڑ ہے۔‘‘ (سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم۔ اے صفحہ 9-10)

اس روایت کو معراج دین صاحب عمر نے بھی مزید وضاحت سے لکھا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ’’مسجد میں جا کر سقاوا کی ٹونٹی میں تلاش کرو۔‘‘ وہاں جو وضو کرنے کی جگہ ہے، پانی کی ٹینکی ہے، ٹوٹیاں ہیں وہاں جا کے تلاش کرو۔ ’’اگر وہاں نہ ملے تو مایوس ہو کر واپس مت آنا۔ مسجد کے اندر چلے جانا اور وہاں کسی گوشہ میں تلاش کرنا۔‘‘ اگر وہاں بھی نہ ملے تو پھر بھی ناامید ہو کر لوٹ مت آنا۔ کسی صف میں دیکھنا کہ کوئی اس کو لپیٹ کر کھڑا کر گیا ہوگا کیونکہ وہ تو زندگی میں مرا ہوا ہے‘‘ کیونکہ فنا فی اللہ ہونے کی اتنی حالت ہو چکی ہے کہ ’’اور اگر کوئی اسے صف میں لپیٹ دے تو وہ آگے سے حرکت بھی نہیں کرے گا۔‘‘ (حضرت مسیح موعودؑ کے مختصر حالات از معراج الدین عمر صاحب صفحہ 67)

پتہ بھی نہیں لگے گا۔

اسی طرح مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے ایک اور روایت بیان کی ہے۔ لکھتے ہیں کہ

’’بیان کیا مجھ سے حاجی عبدالمجید صاحب لدھیانوی نے کہ ایک دفعہ حضورؑ لدھیانہ میں تھے۔ میرے مکان میں ایک نیم کا درخت تھا چونکہ برسات کا موسم تھا اس کے پتے بڑے خوشنما طور پر سبز تھے۔ حضورؑ نے مجھے فرمایا حاجی صاحب اس درخت کے پتوں کی طرف دیکھئے کیسے خوشنما ہیں۔ حاجی صاحب کہتے ہیں کہ میں نے اس وقت دیکھا کہ آپؑ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔‘‘ (سیرت المہدی جلد اول روایت نمبر 95)

اللہ تعالیٰ کی قدرت اس کی محبت آپ کو یاد آ گئی اور اس وجہ سے اس وقت آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

’’یہاں ایک شخص تھے بعد میں وہ بہت مخلص احمدی ہو گئے اور حضرت صاحبؑ سے ان کا بڑا تعلق تھا مگر احمدی ہونے سے قبل حضرت صاحبؑ ان سے بیس سال تک ناراض رہے۔ وجہ یہ تھی کہ حضرت صاحبؑ کو ان کی ایک بات سے سخت انقباض ہو گیا اور وہ اس طرح کہ ان کا ایک لڑکا مر گیا۔ حضرت صاحبؑ اپنے بھائی کے ساتھ ان کے ہاں ماتم پرسی کے لیے گئے‘‘ افسوس کرنے گئے۔ ’’ان میں قاعدہ تھا کہ جب کوئی شخص آتا اور اس سے ان کے بہت دوستانہ تعلقات ہوتے تو اس سے بغل گیر ہو کر روتے اور چیخیں مارتے تھے۔ اسی کے مطابق انہوں نے حضرت صاحبؑ کے بڑے بھائی سے بغل گیر ہو کر‘‘ گلے مل کر ’’روتے ہوئے کہا کہ خدا نے مجھ پر بڑا ظلم کیا ہے۔ یہ سن کر حضرت صاحبؑ کو ایسی نفرت ہو گئی کہ ان کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتے تھے۔ بعد میں خدا نے انہیں توفیق دی اور وہ‘‘ شخص ’’ان جہالتوں سے نکل آئے‘‘۔ (تقدیر الٰہی، انوار العلوم جلد 4 صفحہ 606-607)

اسی طرح حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے ایک اَور روایت بیان کی ہے۔

کہتے ہیں: منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دوران سر کا عارضہ تھا۔ چکروں کی تکلیف تھی۔ ایک طبیب کے متعلق سنا گیا کہ وہ اس میں خاص ملکہ رکھتا ہے۔ اس بیماری کا علاج کرتا ہے۔ اسے بلوایا گیا کرایہ بھیج کر اور کہیں دور سے۔ اس نے حضورؑ کو دیکھا اور کہا کہ دو دن میں آپ کو آرام کر دوں گا۔ میں آپ کو ٹھیک کر دوں گا۔ یہ سن کر حضرت صاحبؑ اندر چلے گئے اور حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ کو رقعہ لکھا کہ اس شخص سے مَیں علاج ہرگز نہیں کرانا چاہتا۔ یہ کیا خدائی کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس کو واپسی کرایہ کے روپیہ اور مزید پچیس روپے دے کر بھیج دیں اور اپنے اندر سے بھیجا کہ یہ اس کو دے دیں اور اس کو رخصت کر دیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ آپؑ نے فرمایا یہ کہتا ہے کہ میں ٹھیک کر دوں گا۔ خدا تعالیٰ کے علاوہ کون ہے ٹھیک کرنے والا۔ اصل شافی تو خدا تعالیٰ کی ذات تھی۔ (ماخوذ از سیرت المہدی جلد دوم روایت نمبر 1038)

اسی طرح حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ کی ایک اَور روایت بیان کرتے ہیں کہ ’’چوہدری رستم علی خاں صاحب مرحوم انسپکٹر ریلوے تھے۔ ایک سو پچاس روپیہ ماہوار تنخواہ پاتے تھے۔ بڑے مخلص اور ہماری جماعت میں قابل ذکر آدمی تھے۔ وہ بیس روپیہ ماہوار اپنے پاس رکھ کر باقی کل تنخواہ حضرت صاحبؑ کو بھیج دیتے تھے۔ ہمیشہ ان کا یہ قاعدہ تھا۔ ان کے محض ایک لڑکا تھا۔ وہ بیمار ہوا تو وہ اسے قادیان لے آئے مع اپنی اہلیہ کے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکان میں قیام پذیر ہوئے۔ حضرت اقدسؑ نے ایک دن فرمایا کہ رات میں نے رویاء دیکھا کہ میرے خدا کو کوئی گالیاں دیتا ہے۔ مجھے اس کا بڑا صدمہ ہوا۔ جب آپؑ نے رویاء کا ذکر فرمایا تو اس سے اگلے روز چوہدری صاحب کا لڑکا فوت ہو گیا کیونکہ ایک ہی لڑکا تھا۔ اس کی والدہ نے بہت جزع فزع کی اور اس حالت میں اس کے منہ سے نکلا۔ ارے ظالم! تُو نے مجھ پر بڑا ظلم کیا۔‘‘ یعنی خدا کو مخاطب کیا۔ ’’ایسے الفاظ وہ کہتی رہی جو حضرت صاحبؑ نے سن لیے۔ اسی وقت آپؑ باہر تشریف لائے اور آپؑ کو بڑا رنج معلوم ہوتا تھا اور بڑے جوش سے آپؑ نے فرمایا کہ اسی وقت وہ مرد و عورت میرے گھر سے نکل جائے۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کی والدہ جو بڑی دانشمند اور فہمیدہ تھیں انہوں نے چوہدری صاحب کی بیوی کو سمجھایا اور کہا کہ حضرت صاحبؑ سخت ناراض ہیں۔ اس نے توبہ کی اور معافی مانگی اور کہا کہ اب میں رونے کی بھی نہیں۔ میر صاحبؓ کی والدہ نے حضرت صاحبؑ سے آکر ذکر کیا کہ اب معافی دیں۔ وہ توبہ کرتی ہے اور اس نے رونا بھی بند کر دیا ہے۔ حضرت صاحبؑ نے فرمایا کہ اچھا اسے رہنے دو اور تجہیز و تکفین کا انتظام کرو۔‘‘

(سیرت المہدی جلد دوم روایت نمبر 1119)

شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے تاثرات تحریر فرماتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تاثرات ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود فرماتے ہیں۔ عرفانی صاحبؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں لکھا ہے کہ آپؑ نے فرمایا کہ

”جب کبھی ڈلہوزی جانے کا مجھے اتفاق ہوتا تو پہاڑوں کے سبزہ زار حصوں اور بہتے ہوئے پانیوں کو دیکھ کر طبیعت میں بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد کا جوش پیدا ہوتا اور عبادت میں ایک مزا آتا۔ میں دیکھتا تھا کہ تنہائی کے لیے وہاں اچھا موقع ملتا ہے۔“ (حیات احمد جلد اول حصہ اول صفحہ 85)

اسی طرح اس لذّت اور عشق و محبت کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ نے ایک جگہ فرمایا:

”ایک لذیذ محبت الٰہی جو لذّتِ وصال سے پرورش یاب ہے ان کے دلوں میں رکھی جاتی ہے۔ اگر ان کے وجودوں کو“ یعنی کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والوں کو، اگر ان کے وجودوں کو ”ہاونِ مَصَائب میں پیسا جائے اور سخت شکنجوں میں دے کر نچوڑا جائے تو ان کا عرق بجز حُبِّ الٰہی کے اَور کچھ نہیں۔“

(سرمہ چشم آریہ، روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 79 حاشیہ)

یعنی ایسی محبت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ سے محبت کرے والوں کے دلوں میں کہ چاہے ان کو ہاون میں پیسو، جو پیسنے والا کنڈی ڈنڈا ہے یا گرائنڈر میں رکھ کر پیس دو، چاہے ان کو نچوڑ دو، ان کا رس نچوڑو، کسی شکنجے میں ڈال دو لیکن وہاں محبت الٰہی کے علاوہ کچھ تمہیں نظر نہیں آئے گا۔

ایک اَور روایت حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے ملک مولا بخش صاحب سے بیان کی ہے کہ

”صاحبزادہ مبارک احمد صاحب مرحوم جب بیمار تھے تو ان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشویش اور فکر کا علم ہوتا رہتا تھا۔ جب صاحبزادہ صاحب فوت ہو گئے تو سردار فضل حق صاحب اور ڈاکٹر عباد اللہ صاحب مرحوم اور بندہ“ یعنی کہ وہ خود ”بخیال تعزیت قادیان آئے۔ لیکن جب حضورؑ مسجد میں تشریف لائے تو حضورؑ حسب سابق بلکہ زیادہ خوش تھے“ نظر آرہے تھے ہمیں۔ ”صاحبزادہ مرحوم کی وفات کا ذکر آیا تو حضورؑ نے فرمایا کہ مبارک احمد فوت ہو گیا۔ میرے مولا کی بات پوری ہوئی۔ اس نے پہلے ہی بتادیا تھا کہ یہ لڑکا یا تو جلدی فوت ہو جائے گا یا بہت باخدا ہو گا۔ پس اللہ نے اس کو بلا لیا۔ ایک مبارک احمد کیا اگر ہزار بیٹا ہو اور ہزار ہی فوت ہو جائے مگر میرا مولیٰ خوش ہو۔ اس کی بات پوری ہو میری خوشی اسی میں ہے۔ یہ حالات دیکھ کر“ کہتے ہیں ہم افسوس کرنے گئے تھے ”ہم میں سے کسی کو افسوس کے اظہار کی جرأت نہ ہوئی۔“

(سیرت المہدی جلد دوم روایت نمبر 1191)

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ لکھتی ہیں

”اللہ تعالیٰ کی ذات پاک سے آپ کا عشق صادق ہر وقت نظر آتا تھا۔ میں نے ایک بار آپ کو دعا کرتے اور روتے دیکھا۔ بہت درد سے اپنے مولیٰ، اپنے محبوب کو پکار رہے تھے اور بار بار ”میرے پیارے اللہ۔ میرے پیارے اللہ“ آپ کی زبان پر جاری ہوتا تھا۔ یہ میرا دیکھا ہوا ہے خود......

آپ عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ عاشق تھے اپنے ربّ اعلیٰ کے۔ آپؑ کے چہرے پر اسی کے عشق کا نور تھا۔ آپؑ کی زبان پر وہی نور جاری تھا۔ آپؑ کی زبان سے اسی نور کے چشمے جاری تھے مگر آنکھوں کے اندھے دیکھ نہ سکے۔“ (تحریرات مبارکہ صفحہ 312-313)

لدھیانہ کے معروف صوفی بزرگ حضرت منشی احمد جان صاحب حج پر جانے لگے تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں حج پر جانے سے قبل ایک خط لکھا۔ اس میں لکھتے ہیں کہ

”اس عاجز ناکارہ کی ایک عاجزانہ التماس یاد رکھیں کہ جب آپ کو بیت اللہ کی زیارت بفضل اللہ تعالیٰ میسر ہو تو اس مقام محمود مبارک میں اس احقر عباد اللہ کی طرف سے انہی لفظوں سے مسکنت و غربت کے ہاتھ بھنور دل اٹھا کر گزارش کریں کہ

”اے ارحم الراحمین! ایک تیرا بندہ عاجز و ناکارہ، پُرخطا اور نالائق غلام احمد جو تیری زمین ملک ہند میں ہے اس کی یہ عرض ہے کہ اے ارحم الراحمین تُو مجھ سے راضی ہو اور میرے خَطِیَّات اور گناہوں کو بخش کہ تُو غفور اور رحیم ہے اور مجھ سے وہ کرا جس سے تُو بہت ہی راضی ہو جائے۔ مجھ میں اور میرے نفس میں مشرق اور مغرب کی دوری ڈال اور میری زندگی اور میری موت اور میری ہر ایک قوت جو مجھے حاصل ہے اپنی ہی راہ میں کر اور اپنی ہی محبت میں مجھے زندہ رکھ اور اپنی ہی محبت میں مجھے مار اور اپنے ہی کامل محبّین میں اٹھا۔ اے ارحم الراحمین! جس کام کی اشاعت کے لیے تُو نے مجھے مامور کیا ہے اور جس خدمت کے لیے تو نے میرے دل میں جوش ڈالا ہے اس کو اپنے ہی فضل سے انجام تک پہنچا اور عاجز کے ہاتھ سے حجت اسلام مخالفین پر اور ان سب پر جو اسلام کی خوبیوں سے بے خبر ہیں پوری کر اور اس عاجز اور مخلصوں اور ہمہ مشربوں کو مغفرت اور مہربانی کے حمایت میں رکھ کر دین اور دنیا میں ان کا متکفل ہو جا اور سب کو اپنے دار الرضا میں پہنچا اور اس کے آل و اصحاب پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام اور برکات نازل کر۔“

(سیرت مسیح موعودؑ از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ صفحہ 541-542)

میں نے پوری دعا کے بعض حصے پڑھے ہیں۔ شاید بیچ میں سے رہ بھی گئے ہیں۔ بہر حال حضرت منشی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم کے مطابق اپنی جماعت کے ساتھ اس سال حج اکبر کے موقع پر بیت اللہ اور عرفات میں یہ دعا کی۔

ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح اس کا ایک ایک لفظ آپؑ کی محبت الٰہی سے رنگین ہے۔ خدائے واحد سے محبت کا اظہار ہوتا ہے اور آپؑ کا خدا سے عشق الفاظ کے روئیں روئیں سے پھوٹتا نظر آتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”میں کہتا ہوں کہ اگر مجھے اس امر کا یقین دلا دیا جاوے کہ خدا تعالیٰ سے محبت کرنے اور اس کی اطاعت میں سخت سے سخت سزا دی جاوے گی تو میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میری فطرت ایسی واقع ہوئی ہے کہ وہ ان تکلیفوں اور بلاؤں کو ایک لذّت اور محبت کے جوش اور شوق کے ساتھ برداشت کرنے کو تیار ہے اور باوجود ایسے یقین کے جو عذاب اور دکھ کی صورت میں دلایا جاوے کبھی خدا کی اطاعت اور فرمانبرداری سے ایک قدم باہر نکلنے کو ہزار بلکہ لاانتہا موت سے بڑھ کر اور دکھوں اور مصائب کا مجموعہ قرار دیتی ہے۔“ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 517، ایڈیشن 2022ء)

پھر فرمایا:

”کیا بد بخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔

ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ مَیں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لیے لوگوں کے کان کھلیں۔

اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لیے جاگے گا۔ تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لیے سخت غمگین ہو جاتے۔ ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے۔ پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دنیا کے لیے ایسے بے خود کیوں ہوتے۔ خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔“

(کشتیٔ نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 21-22)

پھر خدا سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے بڑے پیارے انداز میں آپؑ نے فرمایا ”او میرے“ خدا میرے ”مولیٰ! میرے پیارے مالک! میرے محبوب! میرے معشوق! دنیا کہتی ہے“ یعنی اپنے آپ کو کہہ رہے ہیں کہ دنیا مجھے کہتی ہے کہ ”تُو کافر ہے مگر کیا تجھ سے پیارا مجھے کوئی اور مل سکتا ہے۔ اگر ہو تو اس کی خاطر تجھے چھوڑ دوں لیکن میں تو دیکھتا ہوں کہ جب لوگ دنیا سے غافل ہو جاتے ہیں، جب میرے دوستوں اور دشمنوں کو علم تک نہیں ہوتا کہ میں کس حالت میں ہوں، اس وقت تُو مجھے جگاتا ہے اور محبت سے پیار سے فرماتا ہے کہ غم نہ کھا میں تیرے ساتھ ہوں۔ تو پھر اے میرے مولیٰ یہ کس طرح ممکن ہے کہ اس احسان کے ہوتے ہوئے پھر بھی مَیں تجھے چھوڑ دوں۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔“ (سیرت حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ تقریر از مولانا شریف امینی صاحب صفحہ 23-24)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”میں ان نشانوں کو شمار نہیں کر سکتا جو مجھے معلوم ہیں۔ میں تجھے پہچانتا ہوں کہ تُو ہی میرا خدا ہے۔“ آپؑ نے اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: ”اس لئے میری روح تیرے نام سے ایسی اُچھلتی ہے جیسا کہ شیر خوار بچہ ماں کے دیکھنے سے لیکن اکثر لوگوں نے مجھے نہیں پہچانا اور نہ قبول کیا ہے۔“ (تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 511)

پس یہ محبت الٰہی اور عشق الٰہی تھا جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے آقا کی اتباع میں اللہ تعالیٰ سے پیدا ہوا اور اس کی تلقین آپؑ نے اپنی جماعت کو بھی فرمائی۔ آپؑ نے فرمایا کہ ہر قربانی کے لیے تیار رہو۔ جب تم اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی کرو گے، اس سے محبت کا اظہار کرو گے اور اس کا حق ادا کرو گے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی تم سے ایسی ہی محبت کرے گا کہ ہر دشمن سے تمہیں بچائے گا، ہر تکلیف سے تمہیں بچائے گا اور اس کی رضا کی خاطر تم جو بھی کام کرو گے اس پر اللہ تعالیٰ تمہیں بے شمار نوازے گا اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ تعالیٰ کا ایسا محبوب بنائے، محبت کرنے والا بنائے۔

لوگ جانتے ہیں کہ کل سے نیا سال شروع ہو چکا ہے ایک دوسرے کو مبارکبادیں بھی دے رہے ہیں۔

دعا کریں یہ سال ہمارے لیے بے شمار برکتوں کا سال ہو۔ اللہ تعالیٰ مخالفین اور دشمنوں کے منصوبے خاک میں ملا دے اور جماعت کو ترقیات سے پہلے سے بڑھ کر نوازے۔ ہم جو باہر کے ملکوں میں ہیں خاص طور پر آزاد ملکوں میں آزاد ہیں اور نئے سال کی خوشیاں منا رہے ہیں بلکہ پاکستان وغیرہ میں بھی لوگ منا رہے ہیں۔ ایسے وقت میں اسیر بھائیوں کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

پاکستان کی جیلوں میں جیسا کہ گذشتہ دنوں میں نے مبارک ثانی صاحب کا بتایا تھا ان کو عمر قید کی سزا دی اور دوسرے اسیر ہیں جو قید و بند کی حالت میں ہیں۔ اس حال میں بھی وہ نئے سال میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرتے ہوئے داخل ہو رہے ہیں۔ انہیں کوئی شکوہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر انہوں نے لوہے کے کڑے پہنے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی رہائی کے جلد سامان پیدا فرمائے۔ ہمیں بھی اور ان اسیروں اور مشکل میں گرفتار سب احمدیوں کو اللہ تعالیٰ کی محبت کا ادراک پہلے سے بڑھ کر حاصل ہو۔ مشکلات کی وجہ سے ہماری اللہ تعالیٰ سے محبت میں کمی ہونے کی بجائے پہلے سے زیادہ اس میں اضافہ ہو۔ مظلوموں کے لیے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کے تمام مظلوموں کو ظالموں کے پنجے سے چھڑائے اور دنیا میں امن قائم ہو۔

نماز کے بعد مَیں جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ تین جنازے غائب ہیں۔ پہلا ذکر ریحانہ باسمہ صاحبہ کا ہے جو سیّد سید احمد صاحب ناصر کی اہلیہ تھیں۔ نوّے سال کی عمر میں گذشتہ دنوں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پڑپوتی، حضرت مرزا

سلطان احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی، حضرت مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نواسی تھیں۔ شادی کے بعد یہ ایسٹ افریقہ میں اپنے خاوند کے ساتھ چلی گئیں۔ کینیا میں ان کا قیام تھا اور وہاں بھی انہوں نے لجنہ کے کام کیے، خدمت کی اور کافی تنظیمی سطح پر خدمت کرتی رہیں۔ ان کے تین بیٹے ہیں ایک انیس احمد ہیں۔ ان کے دو بیٹے واقف زندگی ہیں۔ سید طاہر احمد ایڈیشنل ناظر اشاعت ہیں انجمن احمدیہ ربوہ میں اور سید مدثر احمد یہ بھی واقف زندگی ہیں نظامت جائیداد میں کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح ان کی بیٹی سلطانہ ڈاکٹر مرزا سلطان احمد کی اہلیہ ہیں۔ اسی طرح فرحانہ ہیں مرزا کلیم احمد صاحب کی اہلیہ ہیں۔ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی بہو ہیں۔ ان کے بیٹے سید طاہر احمد بیان کرتے ہیں کہ قرآن کریم سے بہت زیادہ محبت اور لگاؤ تھا اور قرآن کریم کی تلاوت باقاعدگی اور کثرت سے کیا کرتی تھیں۔ خلافت سے بے انتہا محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ یہ باتیں ان کے سب بچوں نے لکھی ہیں۔ یہی باتیں انہوں نے اپنے بچوں میں پیدا کی ہیں۔

ان کے بیٹے انیس احمد لکھتے ہیں کہ ہر کسی کی خوشی اور غمی میں ضرور شریک ہوتیں۔ اور ہمیں خاص طور پر چندہ دینے کے متعلق تلقین کرتیں اور پوچھتیں کہ ادا کیا ہے کہ نہیں۔ اسی طرح نفلی روزوں کی طرف بھی توجہ دلاتیں۔

ان کی بیٹی فرحانہ فوزیہ کہتی ہیں کہ مَیں نے بچپن سے ہی اپنی والدہ کو تہجد کا پابند دیکھا ہے۔ نمازوں کی خود بھی پابند تھیں اور بچوں کو بھی وقت پر پڑھنے کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ کہتی ہیں قرآن کریم پڑھنے کی وجہ سے میری امی کو لمبی لمبی سورتیں زبانی یاد تھیں۔ اور ہمیں کہا کرتی تھیں کہ قرآن کریم کی تلاوت بہت بلند آواز سے کیا کرو اور کہتی ہیں کہ قرآن کریم کو بار بار پڑھنے کی وجہ سے، اس کا گہرا مطالعہ کرنے کی وجہ سے ان میں یہ خصوصیت پیدا ہوگئی تھی کہ ہم دور بیٹھے تلاوت میں کوئی غلطی کرتے تو اگر تلاوت سن رہی ہوتیں تو غلطی نکال دیا کرتی تھیں۔ اسی طرح مہمان نواز بہت زیادہ تھیں۔ اب تو خیر بہت سہولتیں ہیں بعض دفعہ سہولتیں نہیں تھیں۔ سردیوں میں گرم پانی گیزر کے ذریعہ سے، بوائلر کے ذریعہ سے، تو نہیں ملتا تھا تو صبح اٹھ کے خود گرم کرنا پڑتا تھا لیکن مہمانوں کے لیے وضو کرنے کے لیے گرم پانی مہیا کیا کرتی تھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ان کے خاوند سید سید احمد صاحب جو حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کے بیٹے تھے ان سے دوستی بھی تھی، ان کے گھر کبھی سفر پر جاتے تو وہاں ٹھہرا کرتے تھے تو خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے خود ذکر کیا کہ صبح صبح اٹھ کے میرے وضو کے لیے گرم پانی کر کے غسل خانے میں رکھ دیا کرتی تھیں۔ ایک دن میں نے ارادہ کیا کہ خود جلدی اٹھوں گا اور خود پانی گرم کروں گا ان کو تکلیف نہ ہو لیکن کہتے ہیں کہ میں اپنی طرف سے بڑی جلدی اٹھا لیکن اس سے پہلے ہی میں نے دیکھا کہ گرم پانی وہاں پڑا ہوا تھا۔ ان کو مالی مشکلات بھی بہت آئیں لیکن سلیقے سے انہوں نے اپنے گھر کو سنبھالا۔

پہلے کینیا میں تھیں جیسا کہ میں نے کہا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے کہنے پر یہ لوگ پاکستان واپس آ گئے اور یہاں آ کے پہلے جیسے وہ حالات تو نہیں رہے لیکن ہنسی خوشی اور صبر سے انہوں نے سب کچھ برداشت کیا۔

ان کی ہمشیرہ ہیں عتیقہ فرزانہ وہ کہتی ہیں کہ جماعتی غیرت بہت زیادہ تھی۔ جماعت کے خلاف کچھ بھی سننا پسند نہیں کرتی تھیں۔

اسی طرح درّشہوار دردانہ ان کی دوسری ہمشیرہ ہیں۔ وہ کہتی ہیں تہجد کے وقت اٹھنے کی اتنی عادت تھی کہ بغیر الارم کے ہی اٹھ جایا کرتی تھیں۔ میری پانچ بیٹیاں ہیں اور میں بیٹیوں کی وجہ سے پریشان تھی تو کہتی تھیں پرواہ نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ ان کے رشتے بہتر کرے گا اور اللہ تعالیٰ نے پھر رشتے کروا بھی دیے۔ کہتی ہیں بڑی صابرہ اور شاکرہ اور بہت حوصلے والی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

اگلا ذکر مکرمہ عفت حلیم صاحبہ سابق نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ لائبیریا کا ہے۔ یہ ڈاکٹر عبدالحلیم صاحب واقف زندگی انچارج کلینک منرو ویا لائبیریا کی اہلیہ تھیں۔ بیمار ہوئیں گذشتہ دنوں تو یہ علاج کے لیے ہالینڈ آ گئی تھیں۔ 21؍دسمبر کو ان کی وفات ہوئی ہے انسٹھ (59) سال کی عمر میں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1/3 حصہ کی موصیہ تھیں۔ ان کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے پڑدادا مکرم محمد علی صاحب کے ذریعہ ہوا جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ جولائی 2004ء میں اپنے خاوند کے ساتھ یہ لائبیریا گئیں۔ اکیس سال کا عرصہ انہوں نے لائبیریا میں گزارا اور اس دوران میں آپ لجنہ کی صدر بھی رہیں۔ دو تین موقعوں پہ ان کو خدمت کا موقع ملا۔ اور وفات کے وقت بھی صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہی تھیں۔ تہجد گزار تھیں۔ روزوں کا اہتمام کرنے والی، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی، خلافت سے بے انتہا تعلق اور محبت کا اظہار رکھنے والی، اپنی تنظیمی ذمہ داریوں کو بڑے اخلاص سے ادا کرتی تھیں۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ صدقہ وخیرات کثرت سے کرتی تھیں۔ مہمان نوازی، ملنساری، خوش اخلاقی اور دکھی انسانیت کی خدمت کے جذبے سے سرشار تھیں۔ بہت نیک خاتون تھیں۔ آپ نہ صرف خود قرآن کریم کی شوق سے تلاوت کرنے والی تھیں بلکہ آپ لجنہ کے لیے خصوصی کلاس کا اہتمام بھی کرواتی تھیں اور بچوں کو قرآن کریم پڑھاتی تھیں۔ پھر ان کی آمین بھی کرواتی تھیں۔ مہمان نوازی کا ان میں بہت اعلیٰ وصف تھا اور صرف چند دنوں تک مہمان نوازی نہیں کرتی تھیں بلکہ کئی کئی دن ان کے ہاں آ کے لوگ مہمان رہتے تھے اور خوشدلی سے یہ مہمان نوازی کیا کرتی تھیں بلکہ رمضان کے مہینے میں جو ضرورتمند لوگ تھے ان کے لیے باقاعدگی سے ہمیشہ سحری اور افطاری کا انتظام کیا کرتی تھیں۔ ہر وہ شخص جو انہیں جانتا تھا آپ کی اس صفت کا ذکر بڑی محبت سے کرتا تھا۔

ایک حلقے کی صدر عارفہ صاحبہ ہیں وہ کہتی ہیں کہ کبھی انہیں ان کے گھر جانے کا موقع ملتا تو نمازوں کی پابندی کا یہ حال تھا کہ کام کرتے ہوئے اگر نماز کا وقت ہو جاتا تو کہتیں کہ پہلے نماز پڑھیں گے پھر ہم آئندہ کام کو جاری رکھیں گے۔ کسی قسم کا یہ نہیں تھا کہ پہلے کام کر لو پھر نماز پڑھ لو۔ پہلے نماز پھر باقی کام جاری رکھیں گے۔

اسی طرح فرخ شبیر صاحب وہاں کے مبلغ ہیں کہتے ہیں اگر عفت حلیم صاحبہ کی شخصیت کو چند لفظوں میں بیان کرنا ہو تو یہ کہنا کافی ہے کہ وہ احمدیت کا حقیقی چہرہ تھیں۔

اسی طرح آجکل وہاں کے لائبیرین لوکل مبلغ موموکروما (Momo Kromah) صاحب ہیں۔ وہ کہتے ہیں مجھے متعدد موقعوں پر ان سے ملنے اور بات چیت کرنے کا موقع ملا اور ہر بار مجھے یہ محسوس ہوتا تھا جیسے میں ایک ایسی ماں سے گفتگو کر رہا ہوں جس کی اپنی اولاد کے لیے محبت کی کوئی حد نہیں ہوتی۔

آپ کی اپنی تو کوئی اولاد نہیں تھی۔ پسماندگان میں میاں ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے دو بچے adopt کیے تھے۔ ایک تو اپنے خاوند کے بھائی کی بیٹی ہے اس کو لیا اور پالا پوسا۔ پڑھ رہی ہے چودہ سال کی ہے وہ۔ لیکن ایک اور لائبیرین لڑکا ہے احمد مسرور سنگ با (Singhbah)۔ اس کو بھی چھوٹی عمر میں گود لیا اور اس کی بچوں کی طرح پرورش کی۔ اسے پڑھایا لکھایا۔ آجکل وہ جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا میں درجہ خامسہ کا طالبعلم ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کے لیے بھی ان کی دعائیں قبول کرے اور ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

تیسرا ذکر مکرم عبدالعلیم البربری صاحب آف مصر کا ہے۔ یہ بھی گذشتہ دنوں چونسٹھ (64) سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نیک، مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ آپ کی اہلیہ اور بیٹی خدا کے فضل سے احمدی ہیں وہ لکھتی ہیں کہ میرے خاوند کو خدا تعالیٰ سے اس قدر محبت تھی کہ لگتا تھا کہ جیسے وہ خدا تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لیے ہی پیدا ہوئے ہیں۔ بہت اچھے بااخلاق انسان تھے۔ کبھی کسی کے لیے بری بات نہیں کہی۔ کہتی ہیں ہماری اکتیس سالہ ازدواجی زندگی میں آپ نے مجھے کبھی کوئی تکلیف نہیں دی بلکہ وہ بہترین اور نیک شوہر تھے۔ آپ کی بیٹی نے 2008ء میں ایم ٹی اے العربیہ دیکھنے کے بعد بیعت کی تھی۔ بلکہ خود انہوں نے، عبدالعلیم صاحب نے اور ان کی بیٹی نے 2008ء میں ایم ٹی اے دیکھ کر بیعت کی تھی۔ ان کی یہ بیوی لکھتی ہیں کہ میں نے بڑی شدید مخالفت کی اور ان کے لیے بہت مشکلات پیدا کیں مخالفت میں اور اپنے گھر والوں کو بلا کر ان کی مخالفت کروائی لیکن وہ دونوں باپ بیٹی صبر کرتے رہے۔ خاوند کے بارے میں کہتی ہیں کہ ایک دن میرے خاوند نماز پڑھ کر بلند آواز سے دعا کر رہے تھے۔ مَیں نے سنا کہ وہ بار بار میرے بارے میں کہہ رہے تھے کہ یا ربّ! یا تو میری بیوی کو ہدایت دے دے یا پھر اسے مجھ سے کہیں دور لے جا۔ کہتی ہیں کہ میں اس دعا سے بہت متاثر ہوئی لیکن انہیں نہیں بتایا اور میں دعا کرتی رہی۔ آخر ایک ماہ بعد خدا کے فضل سے مجھے انشراح صدر حاصل ہو گیا اور بیعت کی توفیق ملی۔

لوگ جو کہتے ہیں ناں ہمیں راہنمائی نہیں ملتی تو جو لوگ نیک نیتی سے راہنمائی چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی راہنمائی فرماتا بھی ہے۔

بیعت کے بعد آپ کے بھائیوں نے شدید مخالفت کی لیکن وہ ایمان پر ثابت قدم رہے۔ آپ کے بھائیوں نے ایک مشہور مولوی کو بلایا تا کہ وہ آپ کو احمدیت سے برگشتہ کرے لیکن وہ مولوی ناکام رہا کیونکہ ان کی اہلیہ لکھتی ہیں کہ میرے میاں نے اسے اپنے انداز میں ایک ہی جواب دیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی میرے لیے اس قدر واضح ہے اور اس قدر میرے دل میں راسخ ہو چکی ہے کہ میں اپنے ایمان سے نہیں پھر سکتا کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ مجھے اللہ تعالیٰ کی سچی معرفت حاصل ہوئی ہے جسے میں کسی قیمت پر نہیں چھوڑ سکتا۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کا یہ اظہار دیکھیں کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لوگوں کے دلوں میں بھی پیدا کیا ہے۔

عبادت کے لیے بہت زیادہ مجاہدہ کرتے۔ کہتی ہیں کہ گیارہ سال بیماری کی تکالیف برداشت کیں لیکن ہمیشہ صابر اور راضی برضا رہے۔ ہمیشہ کہتے تھے کہ جو اللہ تعالیٰ سے ملنے کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنے کو پسند کرتا ہے اور موت کے آخری دنوں میں بھی اللہ اللہ کے الفاظ ان کے منہ سے نکلتے تھے۔

صدر صاحب جماعت مصر کہتے ہیں کہ میں نے ان میں ہمیشہ جماعت اور خلافت کے ساتھ محبت کا ایک بے ساختہ اظہار دیکھا ہے۔ بعض لوگوں نے انہیں فتنہ میں ڈالنے کی کوشش کی لیکن وہ عہدِ بیعت پر مضبوطی اور وفا سے قائم رہے۔ گاؤں کے سینکڑوں غیر احمدی لوگوں نے احمدیوں کے ساتھ آپ کی نماز جنازہ ادا کی۔ ان کا بیٹا غیر احمدی ہے لیکن اس کو یہ نصیحت کر کے گئے تھے کہ میرا جنازہ احمدی پڑھائیں گے۔ چنانچہ صدر صاحب نے غیر احمدیوں کی مسجد میں جا کے نماز جنازہ پڑھائی اور غیر احمدی اس میں شامل ہوئے۔ بیٹا احمدی نہیں جیسا کہ میں نے کہا لیکن اچھے اخلاق کا مالک ہے اور جماعت کے بارے میں ریسرچ بھی کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

طاہر ندیم صاحب نے بھی ان کے بارے میں لکھا ہے۔ کہتے ہیں چند سال پہلے میں مصر گیا تھا وہاں ان سے ملاقات ہوئی۔ کہتے ہیں طاہر ندیم صاحب کہ وہاں انہوں نے مجھے ایک واقعہ سنایا اپنی اہلیہ کی بیعت کا۔ کہتے ہیں میرا ایمان تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر شروع سے ہی پختہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرما کر میری اہلیہ کی بیعت کے ذریعہ میرے ایمان کو مزید پختہ کر دیا کیونکہ کوئی تصوّر نہیں کر سکتا تھا کہ وہ بیوی جو میری شدید مخالف ہو گئی تھی اب میرے ساتھ ہر جماعتی اجلاس پر جاتی ہے اور اپنی دلی خوشی سے جماعت کے کام کرتی ہے۔ وہاں لجنہ کے جو کام ہیں صفائی، کھانا پکانا ہر چیز وہ کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کو بھی، بیٹی کو بھی، بیوی کو بھی اخلاص و وفا میں بڑھاتا رہے۔ بیٹے کو بھی جماعت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل ۲۳؍جنوری ۲۰۲۶، صفحہ ۱ تا ۸)

☆......☆......☆

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

(بقیہ)

کسریٰ کے نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط

یہ وہ زمانہ تھا جبکہ آنحضرت ﷺ نے کسریٰ کے نام تبلیغی خط روانہ کیا۔ یہ خط آپؐ نے اپنے قدیم اور مخلص صحابی عبداللہ بن حذافہ سہمی کے ہاتھ بھجوایا اور انہیں ہدایت کی کہ آپؐ کے خط کو پہلے بحرین کے رئیس کے پاس لے جائیں اور پھر اس کے توسط سے کسریٰ تک پہنچیں۔ اس رئیس بحرین کا نام منذر بن ساوی تھا جو بحرین کے علاقہ میں کسریٰ کا نائب السلطنت تھا۔ یہ خط بھی قیصر کے خط کی طرح با قاعدہ مہر لگا کر بھیجا گیا تھا اور اس کی عبارت یہ تھی:

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مِنۡ مُحَمَّدٍ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اِلٰی کِسۡرٰی عَظِیۡمِ فَارِسَ۔ سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الۡھُدٰی وَ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ وَ شَھِدَ اَنۡ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ۔ اَدۡعُوۡکَ بِدِعَایَۃِ اللّٰہِ فَاِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَی النَّاسِ کَافَّۃً لِاُنۡذِرَ مَنۡ کَانَ حَیًّا وَیَحِقَّ الۡقَوۡلُ عَلَی الۡکَافِرِیۡنَ۔ اَسۡلِمۡ تُسۡلَمۡ۔ فَاِنۡ تَوَلَّیۡتَ فَعَلَیۡکَ اِثۡمُ الۡمَجُوۡسِ۔

یعنی ”میں اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں جو بے مانگے رحم کرنے والا اور اعمال کا بہترین بدلہ دینے والا ہے۔ یہ خط خدا کے رسول محمد کی طرف سے فارس کے رئیس کسریٰ کے نام ہے۔ سلامتی ہو اس شخص پر جو ہدایت کو قبول کرتا ہے اور خدا اور اس کے رسول پر ایمان لاتا اور اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور نہ ہی اس کا کوئی شریک ہے۔ اور وہ اس بات کی بھی گواہی دیتا ہے کہ محمد خدا کا بندہ اور اس کا رسول ہے۔ اے رئیس فارس! میں آپ کو خدا کی دعوت کی طرف بلاتا ہوں۔ کیونکہ میں سب انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں تا کہ میں ہر زندہ انسان کو ہوشیار کردوں اور تا انکار کرنے والوں پر خدا کا فیصلہ واجب ہوجائے۔ اے رئیس فارس! آپ اسلام کو قبول کریں کیونکہ اب آپ کے لئے صرف اسی میں سلامتی کا رستہ ہے، لیکن اگر آپ روگردانی کریں گے تو یاد رکھیں کہ اس صورت میں (آپ کے اپنے گناہ کے علاوہ) آپ کی مجوس رعایا کا گناہ بھی آپ کی گردن پر ہوگا۔“

عبداللہ بن حذافہ کہتے ہیں کہ جب میں اس خط کے ساتھ کسریٰ کے دربار میں پہنچا اور اجازت ملنے کے بعد کسریٰ کے سامنے اس خط کو پیش کیا تو اس نے یہ خط اپنے ایک ترجمان کے سپرد کیا کہ تا وہ اسے پڑھ کر سنائے۔ جب ترجمان نے اس خط کو پڑھا تو کسریٰ اس کے مضمون کو سن کر غصہ سے بھر گیا اور ترجمان کے ہاتھ سے خط لے کر اسے یہ کہتے ہوئے ریزہ ریزہ کر دیا کہ میرا غلام ہو کر مجھے اس طرح مخاطب کرتا ہے! روایت آتی ہے کہ جب آنحضرت ﷺ کو کسریٰ کی اس حرکت کی اطلاع پہنچی تو آپؐ نے دینی غیرت کے جوش میں فرمایا ”خدا خود ان لوگوں کو پارہ پارہ کرے۔“ اور ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ آپؐ نے اس موقع پر یہ الفاظ فرمائے تھے کہ اَمَاھٰؤُلَآءِ فَیُمَزَّقُوۡنَ یعنی ”اب یہ لوگ خود ریزہ ریزہ کردئے جائیں گے۔“

کسریٰ نے آنحضرت ﷺ کے خط کو پھاڑنے پر ہی اکتفا نہیں کی، بلکہ یہودی پراپیگنڈا کے گہرے تاثرات کے ماتحت اس نے اپنے یمن کے گورنر کو جس کا نام باذان تھا ہدایت فرمائی کہ حجاز میں جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اس کی طرف فوراً دو طاقتور آدمی بھجوادو تا کہ وہ اسے گرفتار کر کے ہمارے سامنے حاضر کریں۔ اور ایک روایت یہ ہے کہ دو آدمی بھجوا کر اس سے توبہ کراؤ۔ اور اگر وہ انکار کرے تو اسے قتل کر دیا جائے۔ چنانچہ باذان نے اس غرض کے لئے اپنے ایک قہرمان یعنی سیکرٹری کو جس کا نام بانوَیہ تھا منتخب کیا اور اس کے ساتھ ایک مضبوط سوار مقرر کر کے مدینہ کی طرف بھجوادیا اور ان کے ہاتھ آنحضرت ﷺ کے نام ایک خط بھی بھجوایا کہ آپؐ فوراً ان لوگوں کے ساتھ کسریٰ کی خدمت میں حاضر ہوجائیں۔ جب یہ لوگ مدینہ پہنچے تو انہوں نے آنحضرت ﷺ کو باذان کا خط دے کر بطریق نصیحت سمجھایا کہ بہتر ہے آپ ہمارے ساتھ چلے چلیں ورنہ کسریٰ آپ کے ملک اور قوم کو تباہ کر کے رکھ دے گا۔ آپؐ نے ان کی یہ بات سن کر تبسم فرمایا اور جواب میں اسلام کی تبلیغ کی اور پھر فرمایا کہ تم آج رات ٹھہرو میں انشاء اللہ تمہیں کل جواب دوں گا۔ پھر جب وہ دوسرے دن آپؐ کے پاس آئے تو آپؐ نے ان سے مخاطب ہوکر فرمایا۔

اَبۡلِغَا صَاحِبَکُمَا اَنَّ رَبِّیۡ قَتَلَ رَبَّہٗ فِیۡ ھٰذِہِ اللَّیۡلَۃِ

یعنی ”اپنے آقا (والیٔ یمن) سے جا کر کہہ دو کہ میرے رب یعنی خدائے ذوالجلال نے اس کے رب ”یعنی کسریٰ“ کو آج رات قتل کر دیا ہے۔“

چنانچہ بانوَیہ اور اس کا ساتھی واپس لوٹ گئے اور باذان کے پاس جا کر آنحضرت ﷺ کا پیغام پہنچایا۔ باذان نے کہا جو بات یہ شخص کہتا ہے اگر وہ اسی طرح ہوجائے تو پھر وہ واقعی خدا کا نبی ہوگا۔ چنانچہ ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ باذان کو خسرو پرویز کے بیٹے شیرویہ کا ایک خط پہنچا جس میں لکھا تھا کہ ”میں نے ملکی مفاد کے ماتحت اپنے باپ خسرو پرویز کو جس کا رویہ ظالمانہ تھا اور جو اپنے ملک کے شرفاء کو بے دریغ قتل کرتا جارہا تھا قتل کر دیا ہے۔ پس جب تمہیں میرا یہ خط پہنچے تو میرے نام پر اپنے علاقہ کے لوگوں سے اطاعت کا عہد لو اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ میرے باپ نے تمہیں عرب کے ایک شخص کے متعلق ایک حکم بھیجا تھا اسے اب منسوخ سمجھو اور میرے دوسرے حکم کا انتظار کرو۔“ جب باذان کو نئے کسریٰ شیرویہ بن خسرو کا یہ فرمان پہنچا تو اس نے بے اختیار ہو کر کہا کہ پھر تو محمد (ﷺ) کی بات سچی نکلی۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ خدا کے برحق رسول ہیں اور میں ان پر ایمان لاتا ہوں۔ چنانچہ اس نے اسی وقت آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ دیا اور اس کے ساتھ یمن کے کئی اور لوگ بھی مسلمان ہوگئے۔ اور روایت آتی ہے کہ خسرو پرویز اسی رات قتل ہوا تھا جس رات آنحضرت ﷺ نے اس کے متعلق خدا سے اطلاع پائی تھی۔

یہ ایک عجیب بات ہے کہ قیصر وکسریٰ نے آنحضرت ﷺ کے خطوں کے ساتھ جو جو سلوک کیا اسی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے بھی ان سے معاملہ کیا۔ چنانچہ جہاں آنحضرت ﷺ کا خط پھاڑ کر پھینک دینے کی وجہ سے کسریٰ کی بھاری سلطنت چند سال کے اندر ریزہ ریزہ کردی گئی وہاں قیصر کی طرف سے آپؐ کے خط کے ساتھ مؤدبانہ رویہ رکھنے پر خدا تعالیٰ نے اس کی نسل کو کافی لمبی مہلت دی اور اس کے خاندان نے سینکڑوں سال حکومت کی۔ چنانچہ روایت آتی ہے کہ جب قیصر کا ایک تنوخی سفیر آنحضرت ﷺ سے ملا تو آپؐ نے اسے یہ الفاظ فرمائے کہ:

”میں نے کسریٰ کو ایک خط لکھا مگر اس نے اسے پھاڑ دیا۔ اس کی وجہ سے میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا اسے بھی ٹکڑے ٹکڑے کردے گا اور اس کی سلطنت جلد تباہ ہو کر رہے گی۔ مگر اس کے مقابل پر میں نے ایک خط تمہارے آقا قیصر کو بھی لکھا اور اس نے اس کے متعلق ادب کا رویہ اختیار کیا اور اسے اپنے پاس محفوظ کرلیا۔ میں امید کرتا ہوں کہ جب تک ان میں نیکی کا مادہ ہے خدا اس کے خاندان کی کچھ نہ کچھ طاقت ضرور قائم رکھے گا۔“

تاریخ کے اوراق بتاتے ہیں کہ بعینہٖ یہی ان دونوں حکومتوں کے ساتھ خدا کا سلوک ہوا بلکہ جیسا کہ ہم آگے چل کر دیکھیں گے ان دو خطوں کے علاوہ بھی آنحضرت ﷺ نے جو جو تبلیغی خطوط ان ایام میں لکھے اور ان خطوں کے پہنچنے پر مکتوب الیہم نے جو جو رویہ اختیار کیا اسی کے مطابق خدائے حکیم وقدیر نے ان کے ساتھ سلوک کیا اور اگر غور کیا جائے تو یہ بات آنحضرت ﷺ کی صداقت کی ایک بھاری دلیل ہے۔

کسریٰ والے خط کے متعلق یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جہاں قدیم مؤرخین نے صراحت کے ساتھ لکھا ہے کہ خسرو پرویز نے جو حکم آنحضرت ﷺ کے متعلق یمن کے والی کے نام جاری کیا تھا اس کا سبب وہ خط تھا جو آنحضرت ﷺ نے اسے بھجوایا وہاں بعض جدید محققین نے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے خط لکھنے کا واقعہ بعد کا ہے اور خسرو پرویز کا حکم یہودی پراپیگنڈے کی وجہ سے اس سے پہلے جاری ہو چکا تھا۔ دوسرا اختلاف یہ ہے کہ آیا آنحضرت ﷺ کا تبلیغی خط خسرو پرویز کے نام لکھا گیا تھا یا اس کے بیٹے شَرویہ کے نام؟ میں نے اس جگہ معروف خیال کی اتباع کی ہے یعنی یہ کہ آنحضرت ﷺ کا خط خسرو پرویز کے نام تھا اور اس نے آپؐ کے خلاف احکام جاری کئے تھے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ دراصل میرے پاس اس وقت لاہور میں ان کتابوں کا پورا ذخیرہ موجود نہیں ہے جن کا مطالعہ اس قسم کے سوال کی کامل تحقیق کے لئے ضروری ہے۔ اس لئے فی الحال معروف خیال درج کر دیا گیا ہے اور یہ اختلاف بھی ایسا نہیں ہے کہ جو زیادہ اہمیت رکھتا ہو۔ اگر خدا نے چاہا تو بصورت ضرورت بعد میں اصلاح کی جا سکے گی۔

(سیرت خاتم النّبیین، صفحہ 814 تا 818، مطبوعہ قادیان 2006)

❁❁❁

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے ✡ وہ طیّب و امیں ہے اُس کی ثنا یہی ہے

حق سے جو حکم آئے اُس نے وہ کر دکھائے ✡ جو راز تھے بتائے نعم العطا یہی ہے

طالب دعا: ضیاء الدین خان صاحب مع فیملی (حلقہ محمود آباد، جماعت احمدیہ کیرنگ صوبہ اڈیشہ)

Manufacturer and Retailer of Leather Fashion Accessories and Bags.
Specialized in the Desing and Production of Quality & Sale Online Platform
Like Flipkart, Amazon, Meesho. & Product Key Word is "Grizzly Wallet"
6294738647 mygrizzlyindia@gmail.com, Web:www.mygrizzlyindia.com
mygrizzlyindia mygrizzlyindia mygrizzlyindia

طالب دعا: عطاء الرحمٰن (بھاٹی پوٹا، ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ) مغربی بنگال

تذکارِ مہدی

سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی سیرت طیبہ سے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی روایات

مرتبہ مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب

ہم نے ہمیشہ دوسروں کے حقوق کا خیال رکھا ہے

اپنی جماعت کو یہ نصیحت کرنی چاہتا ہوں کہ اس بات کا خاص خیال رکھیں ہم اِس وقت کمزور ہیں لیکن کہیں ہمیں بھی قوت اور طاقت حاصل ہوتی ہے۔کوئی احمدی بڑا زمیندار یا تاجر یا کوئی افسر ہوتا ہے جہاں بھی ایسا ہو، چاہئے کہ اپنی طاقت کا صحیح استعمال کیا جائے۔ میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ سارے ہندوستان میں کوئی ایسا زمیندار نہیں ہوگا جو اپنے مزارعین اور کسانوں سے ایسا سلوک کرے جو ہم یہاں کرتے ہیں لیکن ساتھ ہی مالکان میں سے سارے ملک میں شاید کوئی اتنا بدنام نہیں ہوگا جتنا ہم ہیں۔ہم تو قادیان کے واحد مالک ہیں لیکن کسی اور گاؤں میں جا کر دیکھ لو کوئی زمیندار چوتھے حصے کا ہی مالک کیوں نہ ہو کیا مجال جو اُس کے خلاف کوئی بات کر سکے مگر ہمارے سامنے سب بولتے ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے قریب کے زمانہ کا واقعہ ہے کہ بندوبست کا کوئی تحصیلدار یا کوئی افسر یہاں آیا میں اُس زمانہ میں ابھی پڑھ رہا تھا، اس محکمہ کا شاید کوئی قاعدہ ہے کہ مالیہ وغیرہ کے متعلق کسی کو اعتراض ہو تو دریافت کر لیتے ہیں شاید ایسی ہی کوئی بات تھی یا کوئی اور بات تھی اور افسر یہاں آیا ہوا تھا مجھے بھی بلایا گیا تو ایک مزارع مجھے دیکھ کر کہنے لگا کہ جی! ان کو کیا پوچھتے ہو ان کا تو روپیہ میں ایک آنہ ہی ہے۔کیا کہیں کوئی اور جگہ ہے جہاں کسان اس طرح بول سکیں حالانکہ جیسا سلوک ان لوگوں سے ہم یہاں کرتے ہیں ویسا اور کوئی نہ کرتا ہوگا۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک دفعہ یہاں ایک مجسٹریٹ آیا اور آپ سے یہاں کے ہندوؤں کے متعلق ذکر کیا کہ وہ کچھ شاکی ہیں آپ نے ہندوؤں کو بلایا اور اس کے سامنے ان پر اپنی نوازشیں گنوانی شروع کیں۔آپ نے بتانا شروع کیا کہ ہم نے ان لوگوں کے لئے یہ کیا، یہ کیا اور فرمایا کہ یہ لوگ سامنے بیٹھے ہیں ان سے کہیں انکار کر دیں۔ بڈھے شاہ وغیرہ سب بیٹھے تھے مگر کسی کو انکار کی جرأت نہ ہوئی۔اسی طرح یہاں کے ہندوؤں میں ایک دفعہ کچھ شورش ہوئی جو دراصل ان سب شورشوں کا پیش خیمہ ہے، ان دنوں بٹالہ کے ایک تحصیلدار جن کا نام شاید دیوان چند تھا یہاں آئے اور کہا کہ مَیں بطور سفارش آپ کے پاس آیا ہوں آپ ان کی شکایات کا خود ہی علاج کر دیں۔ میں نے ان کے سامنے وہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام والا طریق پیش کیا اور بتایا کہ ان کے ساتھ فلاں موقع پر ہم نے یہ کیا اور ان سے کہیں کہ ان میں سے ایک بات کا بھی انکار کر دیں انہوں نے تسلیم کیا کہ مَیں سمجھ گیا ہوں اب میں ان کی سفارش نہیں کروں گا اور ان کو جا کر ڈانٹا اور اس جھگڑے کی صلح صفائی کرا دی۔ ہمارا سلوک ایسا ہے کہ گو کوئی ہمیں ظالم ہی کہے لیکن دلوں میں ہماری خوبی کو مانتے ہیں۔اب بھی ان لوگوں کو کوئی مصیبت پیش آئے تو امداد کے لئے ہمارے پاس آتے ہیں اور ظاہر ہے کہ ظالم کے پاس مدد کے لئے کوئی نہیں جایا کرتا۔ ہماری عادت یہ نہیں کہ نام ظاہر کریں لیکن اگر ضرورت ہو تو مَیں ثابت کر سکتا ہوں کہ ہم نے ہندوؤں، سکھوں اور غیر احمدیوں سب کی مدد کی ہے۔انہیں وظائف دیئے ہیں، کپڑے دیئے ہیں، روپے دیئے ہیں اور اگر ضرورت ہو تو ان لوگوں کو سامنے بٹھا کر مَیں اقرار کرا سکتا ہوں کہ تم لوگوں کی فلاں فلاں مدد کی گئی یا نہیں۔ 1928ء میں جب میں ڈلہوزی گیا تو قادیان کے لالہ شرمپت صاحب کے لڑکے لالہ گوکل چند صاحب تحصیلدار جو فوت ہو چکے ہیں، وہ بھی وہاں گئے، ہمارے ساتھ کی کوٹھی میں گجرات کے ایک رئیس جو غالباً آنریری مجسٹریٹ بھی تھے مقیم تھے، لالہ گوکل چند صاحب دو چار روز کے لئے ہی وہاں گئے تھے اور ان کے ساتھ تعلقات تھے اس لئے ان کے ہاں ہی ٹھہرے۔ایک دن مجھے ملنے آئے تو کہا کہ آپ کو ایک بات بتاتا ہوں میں نے اپنے میزبان سے کہا تھا کہ آپ مرزا صاحب سے ابھی تک کیوں نہیں ملے تو وہ کہنے لگے کہ وہ تو اس قدر ظالم اور متعصّب ہیں، ان سے میں کیسے مل سکتا تھا۔ وہ ہندوؤں سے بہت تعصّب رکھتے ہیں۔اس پر میں نے ان سے کہا کہ میں تو قادیان کا رہنے والا ہوں میں خوب جانتا ہوں کہ یہ سب باتیں جھوٹی ہیں۔اس پر وہ حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ اچھا یہ بات ہے۔ بہر حال جو انصاف کرنے والا ہے وہ خواہ کتنا بدنام ہو جائے مگر پھر بھی کامیاب وہی ہوتا ہے اب بھی ہمارے خلاف بہت شور ہے مگر اب بھی مَیں ایسی تحریریں دکھا سکتا ہوں کہ کوئی جھگڑا ہو تو کہتے ہیں آپ فیصلہ کر دیں۔ ہم بار بار کہتے ہیں کہ عدالت میں جاؤ مگر کہتے ہیں کہ نہیں آپ ہی فیصلہ کر دیں۔تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں اس زمانہ میں اس بات کی توفیق ملی ہے کہ انصاف قائم کریں گو اس وقت بدنام ہیں مگر یہ بدنامی زیادہ دیر تک نہیں چل سکتی دلوں میں ہماری قدر خدا کے فضل سے ہے۔ مجھے ایک دوست نے سنایا کہ TRIBUNE میں جب میری وفات کی غلط خبر شائع ہوئی تو ایک مخالف نے مجھے فون کیا کہ سناؤ کوئی خبر قادیان کے متعلق ہے مجھے چونکہ کئی لوگ پہلے بھی پوچھ چکے تھے اور مجھے غصہ چڑھا ہوا تھا اس لئے میں نے اسے کہا کہ چُپ رہو مگر اس نے کہا کہ نہیں میں بدنیتی سے نہیں پوچھتا بتاؤ کیا بات ہے مگر مجھے چونکہ غصہ تھا اس لئے میں نے پھر کہا کہ چُپ رہو مگر اس نے کہا کہ خدا کے لئے بتاؤ کیا بات ہے مجھے فکر ہے اس لئے پوچھتا ہوں اور جب میں نے بتایا تو اُس نے ذرا پرے ہو کر کہا جس کی مجھے آواز آئی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مخالفوں کے دلوں میں بھی ہماری قدر ہے، تم کبھی یہ خیال بھی نہ کرو کہ ظلم کامیاب ہو سکتا ہے۔ اگرچہ اس وقت ہمیں بدنام کیا جا رہا ہے مگر اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ جب دیکھتے ہیں کہ یہ ہمیں دیتے ہیں تو خیال کرتے ہیں کہ سب کچھ کیوں نہیں دیتے مگر جب انہیں معلوم ہوگا کہ رحم اور انصاف کی کیا حدود ہیں تو ضرور نادم ہوں گے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب فوت ہوئے تو ہندو، سکھ، غیر احمدی سب رو رہے تھے حالانکہ زندگی میں یہی لوگ آپ کو گالیاں دیا کرتے تھے۔میں نے اِس وقت جماعت کو ایک گُر بتا دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ظالم کو کبھی ہدایت نہیں دیتا اس لئے اپنے اعمال میں ظلم مت پیدا ہونے دو۔ اپنے رویہ میں نرمی رکھو۔ اللہ تعالیٰ دولت دے تو تمہارے اندر اِنکسار پیدا ہو، علم سے تواضع پیدا ہو اور وہ تمہیں جتنا اونچا کرے اُسی قدر جھکو اور کوشش کرو کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے اس کے بندوں کو فائدہ پہنچاؤ۔ بادشاہ کی دولت رعایا کے لئے ہوتی ہے اور ملک کہہ کر اللہ تعالیٰ نے یہی بتایا ہے کہ ہم تمہیں جو کچھ دیں گے بادشاہ کر کے دیں گے تا تم دوسروں کو فائدہ پہنچاؤ، قدوسیت اس واسطے دیں گے کہ دوسروں کو پاک کرو، عزیز بنائیں گے تا دوسروں کو بڑا کرو عزیز اسے بھی کہتے ہیں جو دوسروں کو ذلیل نہ کرے، ہم تمہیں حکمت دیں گے مگر اس لئے کہ دوسروں کو سکھاؤ۔ جس پانی کا نکلنے کا رستہ نہ ہو وہ سڑ جاتا ہے۔ پس ہم تمہیں علم دیں گے لیکن اگر اس سے دوسروں کو فائدہ نہ پہنچاؤ گے تو یہ سڑ کر تمہارے دماغ میں تعفّن پیدا کر دے گا۔‘‘

(خطبات محمود جلد 16 صفحہ 168 تا 170)

مخالفوں سے احسان کا سلوک

ایک دفعہ ایک افسر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک معاملہ میں کہا کہ یہ لوگ آپ کے شہری ہیں آپ ان کے ساتھ نرمی کا سلوک کریں تو حضرت صاحب نے فرمایا۔ اس بڈھے شاہ ہی کو پوچھو کہ آیا کوئی ایک موقعہ بھی ایسا آیا ہے جس سے اس نے اپنی طرف سے نیش زنی نہ کی ہو اور پھر اس سے ہی پوچھو کہ کیا کوئی ایک موقعہ بھی ایسا آیا ہے کہ جس میں میں اس پر احسان کر سکتا تھا اور پھر میں نے اس کے ساتھ احسان نہ کیا ہو۔ آگے وہ سر ڈال کر ہی بیٹھا رہا۔ یہ ایک عظیم الشان نمونہ تھا آپ کے اخلاق کا۔ پس ہماری جماعت کو بھی چاہئے کہ وہ اخلاق میں ایک نمونہ ہو۔ معاملات کی آپ میں ایسی صفائی ہو کہ اگر ایک پیسہ بھی گھر میں نہ ہو تو امانت میں ہاتھ نہ ڈالیں اور بات اتنی میٹھی اور ایسی محبت سے کریں کہ جو دوسرے کے دل پر اثر کرے۔ میں نے تو آج تک محبت سے زیادہ اثر کرنے والی کوئی بات نہیں دیکھی۔ اس لئے ہماری جماعت کا بھی محبت آمیز شعار ہو جانا چاہئے کہ جب کوئی بات کرے تو ہر آدمی محسوس کرے کہ اس کے اندر اخلاص ہے اور اس کا دل محبت سے بھرا ہوا ہے۔

(خطبات محمود جلد 10 صفحہ 278-277)

(تذکار مہدی صفحہ 154 تا 157، ایڈیشن 2020، یوکے)

۞۞۞

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

آنکھ اُس کی دُوربیں ہے دِل یار سے قریں ہے ۞ ہاتھوں میں شمع دیں ہے عین الضیا یہی ہے

جو راز دیں تھے بھارے اُس نے بتائے سارے ۞ دولت کا دینے والا فرماں روا یہی ہے

طالب دعا : محمد نور اللہ شریف صاحب مرحوم و افراد خاندان (جماعت احمدیہ شموگہ، صوبہ کرناٹک)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’آپ کی تمام فکریں دُنیا کی طرف نہ ہوں بلکہ دین میں ترقی مقصد ہو اس سے دنیا بھی ملے گی اور دین بھی ملے گا‘‘

(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا : بی.ایس.عبدالرحیم ولد مکرم شیخ علی صاحب مرحوم (صدر جماعت احمدیہ منگلور، کرناٹک)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’احباب جماعت تقویٰ اور روحانیت میں ترقی کریں اور یہی جماعت کے قیام کا مقصد ہے‘‘

(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا : افراد خاندان مکرم شکیل احمد گنائی صاحب مرحوم (دارالرحمت، جماعت احمدیہ ریشی نگر، کشمیر)

جلسہ سالانہ فجی کے موقع پر حضرت امیر المومنین کا بصیرت افروز پیغام

پیارے احباب جماعت احمدیہ فجی،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ اپنا 51واں جلسہ سالانہ 13و14 ردسمبر 2025ء کو منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو بہت کامیاب کرے اور آپ سب بے پناہ روحانی برکتیں حاصل کریں، اپنے علم اور ہمارے دین، اسلام کی خوبصورت اور پُرامن تعلیمات نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دی ہوئی ہدایات کے متعلق فہم کو بڑھائیں۔

تمام شاملین کو دعا کرنی چاہئے کہ اللہ انہیں جلسہ میں شرکت کے حقیقی مقصد کو حاصل کرنے والا بنائے۔ آپ کو یہ سوچ کر اکٹھا نہیں ہونا چاہیے کہ یہ محض ایک میلہ ہے یا صرف ایک عام اجتماع، بلکہ آپ کو یہ دن اپنے دینی علم کو بڑھانے اور اپنے روحانی معیار کو بہتر کرنے میں گزارنے چاہئیں۔ آپ سب کو چاہیے کہ اپنا وقت دعا اور اللہ کی یاد میں صرف کریں اور خاص طور پر ہماری جماعت کی ترقی اور اسے ہر نقصان سے محفوظ رہنے کے لیے دعا کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

’’اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔ پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقات اخوّت استحکام پذیر ہوں گے......‘‘

(اشتہار ۷؍دسمبر ۱۸۹۲ء،

مجموعہ اشتہارات جلد ا صفحہ ۳۶۰، ایڈیشن ۲۰۱۹ء)

مجھے امید ہے کہ گذشتہ سال کے آپ کے ۵۰ویں جلسہ سالانہ کے تاریخی سنگ میل پر میرے بھیجے گئے پیغام میں دی گئی ہدایات پر آپ نے عمل کرنے کی کوشش کی ہے جس میں مَیں نے کہا تھا کہ آپ کو صرف اپنی تاریخ کے اس اہم سنگ میل تک پہنچنے پر مطمئن نہیں ہونا چاہئے، بلکہ آپ کو خود سے پوچھنا چاہئے کہ ہم نے کیا حاصل کیا ہے اور ہم کس طرح زیادہ تیزی سے آگے بڑھ سکتے ہیں اور مزید ترقی کر سکتے ہیں اور ہم اپنی کمزوریوں کو کیسے دور کر سکتے ہیں؟ میں نے آپ کو تلقین کی تھی کہ جماعت کی خدمت کے لیے خود کو نئے جوش، توانائی اور لگن کے ساتھ وقف کریں۔ خاص طور پر میں نے آپ کو تبلیغ کے لیے نئی حکمت عملیاں بنانے کا کہا تھا اور یہ کہ جماعت کے ہر ممبر کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس عظیم کام میں شامل ہو۔

یاد رکھیں کہ آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ نے اسلام کا پیغام پہنچانے کا حکم دیا تھا جسے آپؐ نے زندگی بھر مکمل وفاداری کے ساتھ پورا کیا۔ ہم قرآن کریم میں پڑھتے ہیں: یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ (المائدۃ:۶۸) اے رسول! اچھی طرح پہنچا دے جو تیرے ربّ کی طرف سے تیری طرف اتارا گیا ہے۔ اور اگر تُو نے ایسا نہ کیا تو گویا تُو نے اس کے پیغام کو نہیں پہنچایا۔

اس حوالہ سے میں نے احباب جماعت کو مسلسل تبلیغ سے متعلق ہماری ذمہ داری کی یاددہانی کروائی ہے۔ میں نے کہا تھا: ’’جس حق کو اور ہدایت کو اور سچائی کو تم نے قبول کیا ہے اس کو دنیا میں پھیلاؤ اور بتاؤ۔ اور یہ پرواہ نہیں ہونی چاہیے کہ لوگ مانتے ہیں کہ نہیں مانتے۔ پیغام یہاں کے ہر شہری تک پہنچ جانا چاہئے۔ ہر ملک کے ہر شہری تک ہر احمدی کو پہنچا دینا چاہئے اور یہی وہ کام ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سپرد فرمایا ہے۔‘‘

(اختتامی خطاب، جلسہ سالانہ بیلجیم ۱۶؍ستمبر ۲۰۱۸ء)

ایک خطبہ میں مَیں نے احباب جماعت کو درج ذیل الفاظ میں نصیحت کی تھی: ’’بعض لوگ کہہ دیتے ہیں ...... کہ ہمارے پاس علم نہیں ہے اس لئے ہم تبلیغ نہیں کر سکتے۔ ...... ہمیں علمی لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے دلائل سے لیس کر دیا ہے ...... کہ معمولی سی کوشش بھی کافی حد تک علمی مضبوطی عطا کر دیتی ہے۔ پھر سوال و جواب کی صورت میں آڈیو ویڈیو مواد موجود ہے۔ پھر ویب سائٹس ہیں۔ ...... پس ایک تو پہلے اپنا علم بڑھانے کی ضرورت ہے...... دوسرے یہ پتا ہونا چاہئے کہ اس وقت ہمارے لٹریچر اور ویب سائٹ میں کہاں یہ علمی جواب اور مواد میسر ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ ۸؍ستمبر ۲۰۱۷ء)

لہٰذا میں آپ سب، ہر ایک احمدی مسلمان کو تلقین کرتا ہوں کہ آگے بڑھیں اور اسلام احمدیت کے پرامن پیغام کو فجی کے تمام لوگوں تک پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ اللہ آپ کو اس نیک کام میں ہر کامیابی عطا فرمائے۔

اس دور میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں نظامِ خلافت سے نوازا ہے۔ لہٰذا ہر احمدی کو خلافت کا وفادار، مخلص اور فرمانبردار رہنا چاہیے اور خلیفہ وقت کے ساتھ محبت اور اخلاص کے تعلق کو مسلسل مضبوط کرتے رہنا چاہیے۔ یہ ہماری مسلسل ترقی کی کلید اور جماعت کی دائمی ترقی کو مشاہدہ کرنے کا ذریعہ ہے۔ آپ کو ایم ٹی اے کثرت سے دیکھنا چاہیے اور اپنی فیملی، خصوصاً اپنے بچوں کو، اس کی تلقین کرتے رہیں۔ آپ کو بالخصوص میرے خطبات جمعہ کو باقاعدگی سے سننا چاہیے اور دیگر مواقع پر بھی بیان کی گئی میری باتوں پر عمل کرنا چاہیے۔

آخر پر میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے کہ اس جلسہ کی کارروائی سے بھرپور استفادہ کریں اور اپنے ایمانوں کو مضبوط کریں۔ خدا تعالیٰ آپ کی زندگیوں میں ایک حقیقی تبدیلی پیدا فرمائے اور تقویٰ اور نیک اعمال میں بڑھنے اور خدمت اسلام اور انسانیت کی زیادہ سے زیادہ توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل فرمائے۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل 14 جنوری 2026ء)

❁❁❁

اعلان نکاح از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 06؍دسمبر 2025ء بعد نماز ظہر وعصر مسجد مبارک اسلام آباد میں درج ذیل 06 نکاحوں کا اعلان فرمایا:

(1) مکرمہ ملیحہ رحمان صاحبہ (واقفہ نو) بنت مکرم بشیر رحمان صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم نوشیروان رشید صاحب (مربی سلسلہ ایم ٹی اے نیوز) ابن مکرم عبدالرشید صاحب (یوکے)

(2) مکرمہ افشاں ملاحت صاحبہ (واقفہ نو) بنت مکرم فلاح الدین تصور احمد صاحب مرحوم (یوکے) ہمراہ مکرم مظفر رحمان صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم مبشر عمران صاحب مرحوم (یوکے)

(3) مکرمہ عدنیہ یوسف صاحبہ (یوکے) بنت مکرم محمد یوسف صاحب (پاکستان) ہمراہ مکرم طیب احمد صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم نصیر الدین احمد خان صاحب (یوکے)

(4) مکرمہ اثناء مہرین صاحبہ (واقفہ نو) بنت مکرم حسنات احمد صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم صومان احمد صاحب ابن مکرم امجد پرویز صاحب (یوکے)

(5) مکرمہ انیقہ عفت صاحبہ بنت مکرم عبدالرشید خان صاحب مرحوم (یوکے) ہمراہ مکرم عثمان شبیر صاحب (واقفِ نو) ابن مکرم محمد شبیر صاحب (یوکے)

(6) مکرمہ اقراء قدیر صاحبہ بنت مکرم عبدالقدیر صاحب (یوکے) ہمراہ مکرم فواد احمد داؤد صاحب ابن مکرم مبشر داؤد صاحب مرحوم (یوکے)

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز طرفین کیلئے مبارک فرمائے اور نئے رشتے کے بندھن میں بندھنے والوں کو دین و دنیا کے ثمرات سے نوازے۔ آمین۔

’’نظارت تعلیم‘‘ کے تحت تعلیمی ادارہ جات میں ٹیچرز کی ضرورت

قادیان میں موجود اسکول میں JBT گریڈ کی کچھ اسامیاں پُر کی جانی مطلوب ہیں۔ پنجابی، انگلش، ہندی، اُردو جاننے والی اُمیدواران جو خدمت کا جذبہ اور مطلوبہ تعلیمی قابلیت رکھتی ہوں، نظارت دیوان قادیان کی طرف سے مطبوعہ کوائف فارم پُر کر کے اپنی درخواستیں جمع کرواسکتی ہیں۔ اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(1) T.G.T (ٹرینڈ گریجویٹ جنرل لائن ٹیچر)/ JBT (جونیئر بیسک ٹیچر)-(LADY TEACHER) تعلیمی قابلیت:- 55% نمبرات کے ساتھ گریجویشن اور B.Ed. کے ساتھ گورنمنٹ سے منظور شدہ کسی ادارے میں 3 سال کا پڑھانے کا تجربہ ہو۔
(پوسٹ گریجویٹ کو ترجیح دی جائیگی۔)

(2) کمپیوٹر ٹیچر - (MALE TEACHER) تعلیمی قابلیت:- متعلقہ مضمون میں گریجویشن (B.C.A) 55% کے ساتھ ہو، اور کسی بھی منظور شدہ ادارے میں 3 سال کا تجربہ ہو۔ پوسٹ گریجویٹ کو ترجیح دی جائیگی۔

(3) Physical Education Teacher- (MALE TEACHER)
تعلیمی قابلیت:- متعلقہ مضمون میں گریجویشن (B.P.Ed) 55% کے ساتھ ہو، اور کسی بھی منظور شدہ ادارے میں 3 سال کا تجربہ ہو۔

(4) CTET یا TET کوالیفائیڈ امیدوار کو ترجیح دی جائیگی۔

(5) صرف UGC سے منظور شدہ تعلیمی ادارہ جات کی اسناد ہی قابل قبول ہوں گی۔

(6) اُمیدوار کی عمر 20 سال سے کم اور 40 سال سے زائد نہ ہو۔ استثنائی صورت میں عمر کی حد میں چھوٹ پر غور ہوسکتا ہے۔

(7) صرف انہی اُمیدواران کی سلیکشن پر غور ہوگا جو مرکزی کمیٹی برائے بھرتی کارکنان کی طرف سے لئے جانے والے تحریری امتحان اور زبانی انٹرویو میں کامیاب ہونگے اور نور ہسپتال کی طبی رپورٹ کے مطابق صحتمند ہوں گے۔

(8) Selection کی صورت میں اُمیدوار کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

(9) انٹرویو کے لئے قادیان بلانے کی صورت میں آمد و رفت کے اخراجات اُمیدوار کے اپنے ذمہ ہوں گے۔

(10) انٹرویو کی تاریخ کے تعلق سے بعد میں اطلاع دی جائیگی۔

(11) مطبوعہ کوائف فارم، دفتر نظارت دیوان یا درج ذیل ایڈریس/Email سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(12) درخواستیں تعلیمی قابلیت و تجربہ کی اسناد (Self Attested) نقول کے ساتھ نظارت دیوان میں اعلان ھٰذا سے دو ماہ کے اندر اندر پہنچ جانی چاہئیں۔

(13) گزارہ الاؤنس و دیگر معلومات کے لئے درج ذیل ای میل و فون نمبرز پر دفتری اوقات کے دوران رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

مزید معلومات کے لئے رابطہ کریں: نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان پن کوڈ: 143516

موبائل: 09682627592, 09888232530 دفتر: 01872-501130

E-mail: diwan@qadian.in

فتحِ مکہ کے بعد اسلامی قیادت کی بنیادیں اور غزوۂ حنین کے روحانی و عملی اسباق

حضرت عتابؓ کی تقرری سے نصرتِ الٰہی تک

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 29 ؍اگست 2025 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: فتحِ مکہ کے بعد آنحضرت ﷺ نے مکہ کا امیر کس کو مقرر فرمایا اور اس تقرری کی اہمیت کیا تھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عَتّاب بن اَسِیدؓ کو مکہ کا امیر مقرر فرمایا۔ یہ مکہ کے پہلے امیر تھے جو اسلامی حکومت کے تحت مقرر ہوئے۔ اس تقرری کی بڑی اہمیت یہ تھی کہ حضرت عتابؓ اس وقت تقریباً بیس سال کے نوجوان تھے، مگر اس کے باوجود آپ ﷺ نے انہیں اس اہم ذمہ داری پر فائز فرمایا۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ اسلام میں قیادت کے لیے عمر نہیں بلکہ تقویٰ، صلاحیت اور امانت داری معیار ہے۔

سوال: حضرت عتابؓ کا اسلام قبول کرنے سے پہلے کا رویہ کیسا تھا اور ان کے بارے میں آنحضرت ﷺ کی رؤیا کیا تھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: فتح مکہ سے قبل حضرت عتابؓ اسلام کے سخت مخالف تھے۔ یہاں تک کہ جب حضرت بلالؓ نے خانہ کعبہ میں اذان دی تو انہوں نے کہا کہ شکر ہے میرا باپ یہ اذان سننے سے پہلے فوت ہو چکا۔ بعد میں انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ آنحضرت ﷺ نے ایک خواب میں ان کے والد اسید بن ابوالعیص کو اسلام کی حالت میں مکہ کا عامل دیکھا تھا، حالانکہ وہ کفر کی حالت میں فوت ہوئے تھے۔ اس رؤیا کی تعبیر حضرت عتابؓ کی صورت میں ظاہر ہوئی، جب انہیں مکہ کا امیر مقرر فرمایا گیا۔

سوال: غزوۂ حنین کے لیے رسول اللہ ﷺ کب اور کیسے روانہ ہوئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھ یا پانچ شوال کو مکہ سے روانہ ہوئے اور دس شوال کو مقام حنین پہنچے۔ آپ ﷺ کے ہمراہ ازواجِ مطہرات میں سے حضرت ام سلمہؓ اور حضرت زینبؓ تھیں (بعض روایات میں حضرت میمونہؓ کا ذکر بھی آتا ہے)۔ لشکر تین سے پانچ دن کے سفر کے بعد حنین کی وادی میں پہنچا۔

سوال: غزوۂ حنین میں مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی اور یہ کیوں اہم ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اکثر روایات کے مطابق مسلمانوں کی تعداد بارہ ہزار تھی۔ ان میں دس ہزار مدینہ سے آئے ہوئے صحابہؓ اور دو ہزار اہلِ مکہ کے نومسلم شامل تھے۔ بعض نے چودہ ہزار بھی بتایا، مگر زیادہ معتبر قول بارہ ہزار کا ہے۔ یہ تعداد اس لیے اہم ہے کہ یہ مسلمانوں کا اب تک کا سب سے بڑا لشکر تھا، جس پر بعض افراد کو فخر اور عُجب ہو گیا، اور قرآن نے اسی کیفیت کی طرف اشارہ فرمایا: ''اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ'' (التوبہ:25)

سوال: ذاتِ اَنْوَاط کے واقعہ میں نومسلموں نے کیا مطالبہ کیا اور آنحضرت ﷺ نے کیا جواب دیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: راستے میں ایک درخت ''ذاتِ اَنْوَاط'' تھا جس پر مشرکین اپنے ہتھیار لٹکاتے تھے اور اس سے تبرک لیتے تھے۔ چند نومسلموں نے درخواست کی کہ ہمارے لیے بھی ایسا درخت مقرر کر دیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم نے وہی بات کہی جو موسیٰؑ کی قوم نے کی تھی کہ ہمارے لیے بھی معبود بنا دو۔ آپ ﷺ نے انہیں سختی سے تنبیہ فرمائی کہ تم بھی پچھلی امتوں کی راہوں پر چلنا چاہتے ہو، حالانکہ یہ شرک کا راستہ ہے۔

سوال: کیا غزوۂ حنین میں مشرکین کی مدد لی گئی تھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: بعض سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ اس جنگ میں مشرکین بھی شامل تھے، مگر درست بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی مشرک سے مدد نہیں لی۔ مکہ سے کچھ مشرکین خود ہی تماشائی یا مالِ غنیمت کی نیت سے ساتھ ہو گئے تھے، مگر انہیں نہ تو لشکر کا حصہ بنایا گیا اور نہ ہی ان سے باقاعدہ مدد لی گئی۔ نبی کریم ﷺ کا اصول یہی تھا: اِنَّا لَا نَسْتَعِيْنُ بِمُشْرِكٍ یعنی ہم مشرک سے مدد نہیں لیتے۔

سوال: ابتدائی مرحلے میں مسلمانوں کو پسپائی کیوں اختیار کرنی پڑی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جب مسلمان وادی حنین میں داخل ہوئے تو دشمن کی ابتدائی صفیں پیچھے ہٹنے لگیں۔ مسلمانوں کے بعض افراد، خصوصاً نومسلم، مالِ غنیمت اکٹھا کرنے میں مشغول ہو گئے۔ اسی وقت گھاٹیوں میں چھپے چار ہزار تیراندازوں نے یکبارگی تیر برسائے۔ نومسلموں کے پاس نہ مناسب حفاظتی ساز و سامان تھا اور نہ جنگی تجربہ، اس لیے وہ گھبرا کر بھاگے۔ ان کے بھاگنے سے گھوڑے اور اونٹ بدک گئے اور پورے لشکر میں بھگدڑ مچ گئی۔

سوال: اس نازک موقع پر رسول اللہ ﷺ کا طرزِ عمل کیا تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جب بہت سے لوگ منتشر ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ چند جان نثار صحابہؓ کے ساتھ میدان میں ڈٹے رہے۔ آپ ﷺ سفید خچر پر سوار تھے اور بلند آواز سے فرماتے تھے:

''اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ، اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ''

میں نبی ہوں، یہ کوئی جھوٹ نہیں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ حضرت عباسؓ کو فرمایا کہ اصحابِ سمرہ (بیعت رضوان والے صحابہؓ) کو پکارو۔ حضرت عباسؓ کی پکار پر صحابہؓ دیوانہ وار واپس لوٹے اور دوبارہ منظم ہو کر دشمن پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں فیصلہ کن فتح نصیب ہوئی۔

سوال: حضرت مصلح موعودؓ نے اس موقع پر آنحضرت ﷺ کے فرمان ''میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں'' کی کیا تشریح کی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اس فرمان کا مقصد یہ تھا کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ آپ ﷺ کسی خدائی طاقت کے بل پر آگے بڑھ رہے ہیں۔ بلکہ آپ ﷺ نے واضح کیا کہ میں بشر ہوں، عبدالمطلب کا بیٹا ہوں، مگر اللہ تعالیٰ کی مدد میرے ساتھ میرے نبی ہونے کی وجہ سے ہے۔ یہ آپ ﷺ کی تواضع، انسانیت اور توکل علی اللہ کا اعلیٰ نمونہ تھا۔

سوال: کیا حنین کے دن تمام مسلمان فرار ہو گئے تھے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حنین کے دن تمام مسلمان فرار نہیں ہوئے۔ امام نووی کے مطابق بھاگنے والے زیادہ تر وہ نومسلم یا وہ لوگ تھے جو دل سے لڑائی کے لیے تیار نہیں تھے یا محض مالِ غنیمت اور تماشے کے لیے ساتھ آئے تھے۔ تاہم ان کے بھاگنے اور دشمن کی شدید تیراندازی کے باعث بہت سے مخلص مسلمان بھی بدکنے والی سواریوں کی وجہ سے وقتی طور پر منتشر ہو گئے۔

❁❁❁

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحبؒ کی زندگی اور خلافت سے وفاداری کے درخشاں نمونے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 04 مئی 2007 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحبؒ کی زندگی کا بنیادی وصف کیا تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آپؒ کی زندگی درویشی، قربانی، عاجزی، خدمتِ دین، خلافت سے وفاداری اور مخلوقِ خدا کی بے لوث خدمت سے عبارت تھی۔ آپؒ نے اپنی ذات کو کبھی نمایاں نہ کیا بلکہ جماعت اور خلافت کو ہر چیز پر مقدم رکھا۔

سوال: قادیان میں آپؒ کی موجودگی کو کیوں غیر معمولی اہمیت حاصل تھی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ کے پوتے اور حضرت مصلح موعودؓ کے بیٹے ہونے کے باعث آپؒ کی قادیان میں موجودگی درویشانِ قادیان کے لیے حوصلہ، استقامت اور خلافت سے وابستگی کی علامت تھی۔ مشکل حالات میں یہ احساس کہ خاندانِ مسیح کا ایک فرد قادیان میں موجود ہے، جماعت کے لیے بڑی تسلی کا باعث تھا۔

سوال: حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے بیٹے کو قادیان واپس بھیجنے کی کیا وجہ بیان کی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ اگر تم پاکستان میں رُکے رہے تو خاندانِ حضرت مسیح موعودؑ کا کوئی فرد قادیان میں باقی نہیں رہے گا، اور پھر لوگ قربانی کیسے دیں گے؟ اس لیے فوراً واپس جانا ضروری ہے تاکہ درویشان کے حوصلے بلند رہیں۔

سوال: حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحبؒ نے اطاعتِ امیر اور خلافت سے وابستگی کا کیا نمونہ قائم کیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آپؒ نے ہمیشہ خود کو ایک عام کارکن سمجھا۔ کوئی ہدایت آتی تو بلا چون و چرا اس کی تعمیل کرتے۔ حتیٰ کہ شدید بیماری میں بھی جماعتی امور کی نگرانی کرتے اور خلیفہ وقت کی ہدایات پر عمل کو اپنی اولین ذمہ داری سمجھتے تھے۔

سوال: قادیان کے درویشوں کے ابتدائی حالات کیسے تھے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: شروع میں قادیان کے درویش شدید غربت، خوف اور معاشی تنگی میں مبتلا تھے۔ خوراک کی قلت تھی، اردگرد دشمنی کا ماحول تھا اور حکومتی ادارے بھی شک کی نظر سے دیکھتے تھے۔ ان حالات میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحبؒ نے صبر، دعا اور حوصلے سے قیادت کی۔

سوال: 1971ء میں قادیان سے احمدیوں کو نکالنے کی کوشش پر آپؒ کا ردعمل کیا تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آپؒ نے درویشان کو مسجد مبارک میں جمع کر کے اعلان کیا کہ قادیان ہمارا دائمی مرکز ہے، ہم یہاں سے ہرگز نہیں جائیں گے۔ فرمایا کہ اگر حکومت ہمیں زبردستی بھی نکالے تو ہم جان قربان کر دیں گے مگر مقاماتِ مقدسہ نہیں چھوڑیں

گے۔ اس موقع پر پوری رات دعا ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اس خطرے کو ٹال دیا۔

سوال: خلافت سے آپؒ کی محبت کا ایک نمایاں واقعہ کیا تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی وفات کے بعد، انتخابِ خلافت سے پہلے ہی آپؒ نے بیعت کا خط لکھ دیا اور فرمایا کہ میں کسی چہرے کی نہیں بلکہ حضرت مسیح موعودؑ کی خلافت کی بیعت کرتا ہوں۔ جو بھی خلیفہ بنے گا، میں اسی کی بیعت کروں گا۔

سوال: آپؒ نے غیر مسلموں سے کس قسم کے تعلقات قائم کیے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آپؒ کے اخلاق، انسان دوستی اور خدمتِ خلق کی وجہ سے ہندو، سکھ اور دیگر غیر مسلم بھی آپ کے گرویدہ تھے۔ آپؒ کی وفات پر سیاست دان، وکلاء، تاجر اور عام لوگ تعزیت کے لیے آئے اور آپؒ کی انسانیت نوازی کو خراجِ تحسین پیش کیا۔

سوال: حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحبؒ کی نمایاں عملی خدمات کیا تھیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: درویشانِ قادیان کی قیادت اور حوصلہ افزائی، جماعتی املاک کی واگزاری کے لیے اعلیٰ حکام سے رابطے مسجد اقصیٰ اور دیگر مقدس مقامات کی نگرانی غرباء، بیماروں اور بیواؤں کی مدد جماعتی تنظیم تبلیغ اور مالی تحریکات میں پیش قدمی۔

سوال: آپؒ کا مالی قربانی اور دیانت کے بارے میں کیا رویہ تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آپؒ نے اپنی زندگی میں تمام مالی معاملات صاف کیے، وصیت کی باقاعدہ ادائیگی کی، اور وفات سے چند دن پہلے بھی چندہ و تحریکات کی ادائیگی مکمل کی۔ کسی حق کو موخر کرنا آپؒ کے مزاج میں شامل نہ تھا۔

سوال: حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحبؒ کی دعا اور توکل کا کیا مقام تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آپؒ کثرت سے بیت الدعاء اور مقدس مقامات پر نوافل ادا کرتے۔ فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے قادیان کی حفاظت نہیں کی بلکہ مقاماتِ مقدسہ کی دعاؤں نے ہماری حفاظت کی ہے۔ آپؒ ہر کامیابی کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے منسوب کرتے تھے۔

سوال: حضور انور نے قادیان کے رہنے والوں اور جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: نئی نسل کو بزرگوں کی قربانیوں کو زندہ رکھنا چاہیے، نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرنی چاہیے، ایک دوسرے سے محبت اور بھائی چارے کا سلوک کرنا چاہیے اور قادیان کے مقاماتِ مقدسہ پر دعا و عبادت کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے فضل کو حاصل کرنا چاہیے۔

سوال: حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحبؒ کی زندگی کا مجموعی پیغام کیا تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ان کی زندگی اس حقیقت کا عملی نمونہ تھی کہ "عظمت نسب میں نہیں بلکہ قربانی، اطاعت، عاجزی اور خدمتِ دین میں ہے۔" انہوں نے درویشی، خلافت سے وفاداری، انسان دوستی اور دعا کے ذریعے یہ دکھایا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اسی راستے میں ہے۔ ❁❁❁

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالبِ دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

طالبِ دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

Our Moto Your Satisfaction

MUBARAK TAILORS
کوٹ پینٹ، شیروانی، شلوار قمیض اور vase coat کی سلائی کیلئے تشریف لائیں
Prop. : Hifazat, Sadaqat (Delhi Bazar, Shop No.33) Qadian
Contact Number : 9653456033, 9915825848, 8439659229

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 20 اگست 2025ء بروز بدھ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

(نماز جنازہ حاضر)

مکرمہ اقبال اختر صاحبہ

اہلیہ مکرم چودھری محمد رفیع صاحب مرحوم

(شاہدرہ ٹاؤن لاہور۔ حال مورڈن یوکے)

16 اگست 2025ء کو 90 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے دادا مکرم چودھری سردار خان صاحب آف گوجیک نے بذریعہ خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔ مرحومہ نے لمبا عرصہ شاہدرہ ٹاؤن کی صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ نماز، روزہ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، تہجد گزار، غریبوں کا خیال رکھنے والی، ہمدرد، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، مہمان نواز، ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ اپنے چندے باقاعدگی سے ادا کرتیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا، تین بیٹیاں اور بہت سے نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم چودھری کلیم اللہ انجم صاحب (عملہ حفاظت خاص یوکے) کی خوش دامن تھیں۔

(نماز جنازہ غائب)

(1) مکرم مولوی جاوید اقبال اختر چیمہ صاحب

ابن مکرم منظور احمد چیمہ صاحب درویش مرحوم

(پنشنر صدر انجمن احمدیہ قادیان)

4 جون 2025ء کو 77 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم 1969ء میں مدرسہ احمدیہ قادیان سے فارغ التحصیل ہوئے۔ اس کے بعد ریٹائرمنٹ تک لمبا عرصہ خدمت سلسلہ کی توفیق پائی۔ کچھ سال فیلڈ میں بطور مربی کام کرنے کے بعد مرکز میں تبادلہ ہوا اور قادیان میں صدر انجمن احمدیہ کے متعدد صیغہ جات میں کام کیا۔ کچھ عرصہ جامعہ احمدیہ قادیان میں تدریس کے فرائض بھی ادا کرتے رہے۔ آپ معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت بھی رہے۔ نیز جلسہ سالانہ قادیان کے مختلف شعبہ جات میں بھی ڈیوٹیاں دیتے رہے۔ مرحوم میں خدمت خلق، غریب پروری، بیمار پرسی اور صلہ رحمی کے اوصاف نمایاں تھے۔ سن 1998ء میں سیکرٹری مجلس کارپرداز مقرر ہوئے اور ریٹائرمنٹ تک اسی عہدہ پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

(2) مکرم داؤد احمد شاہ صاحب

ابن مکرم سید اقبال شاہ صاحب مرحوم (نیروبی کینیا)

23 جون 2025ء کو 76 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت ڈاکٹر سید ولایت شاہ صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، ہنس مکھ طبیعت کے مالک، جماعت کے ساتھ پختہ تعلق رکھنے والے ایک فعال، مخلص اور فدائی انسان تھے۔ جماعت کینیا میں نیشنل سیکرٹری جائیداد کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ چندہ جات میں باقاعدہ تھے۔ اپنی والدہ اور والد کے نام پر KISUMU کے پاس مساجد بھی تعمیر کروائیں۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ شامل ہیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر سید ولی احمد شاہ صاحب اور مکرم سید منصور احمد شاہ صاحب (نائب امیر یوکے) کے چھوٹے بھائی تھے۔

(3) مکرم ڈاکٹر قاضی منور احمد صاحب

(آف لاہور)

15 جولائی 2025ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کے دادا حضرت قاضی کرم الٰہی صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور ہندوستان کے معروف ڈاکٹر تھے۔ جبکہ آپ کے والد کو 1928ء سے 1947ء تک بطور امیر جماعت امرتسر خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم ایک ماہر چائلڈ سپیشلسٹ تھے اور لاہور اور اس کے ارد گرد کے شہروں کے بہت سے بچوں نے ان کے ہاتھ سے شفا پائی۔ آپ کو نصرت جہاں سکیم کے تحت 1971ء میں زندگی وقف کرنے کی توفیق ملی۔ لاہور میں میڈیکل ایسوسی ایشن کی بنیاد رکھی۔ 2005ء تا 2017ء تک پاکستان سے جلسہ سالانہ قادیان کے لیے جانے والے احباب کے لیے واہگہ بارڈر پر کیمپ لگاتے رہے۔ خود بھی اور مختلف ڈاکٹروں کو تحریک کر کے فضل عمر ہسپتال میں وقف عارضی کے لیے بھجوایا کرتے تھے۔ 1988ء سے لاہور کے ارد گرد میڈیکل کیمپ کا آغاز کیا جو کئی سال جاری رہا اور مخالفانہ حالات کی بنا پر بند کرنا پڑا۔ ساری زندگی دکھی انسانیت کی خدمت میں گزاری۔ کلینک سے واپس گھر جاتے ہوئے دو مرتبہ یکے بعد دیگرے مخالفین نے تیزاب پھینک کر آپ کی جان لینے کی کوشش کی مگر اللہ تعالیٰ نے دونوں مرتبہ آپ کو معجزانہ رنگ میں محفوظ رکھا۔ آپ چار کتب کے مصنف بھی تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے شامل ہیں۔

(4) مکرم نصیر احمد صاحب

ابن مکرم چودھری دین محمد صاحب مرحوم

(آف کرونڈی ضلع خیر پور سندھ۔ حال ربوہ)

6 جولائی 2025ء کو 77 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ

حضرت عمر دین صاحب رضی اللہ عنہ (آف کرونڈی) کے پوتے اور حضرت مولوی رحمت علی صاحب رضی اللہ عنہ کے نواسے تھے۔ مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، خوش مزاج، مہمان نواز، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، نیک، مخلص اور باوفا وجود تھے۔ آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا اور کئی بیعتیں کروانے کی بھی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 3 بیٹیاں اور 9 بیٹے شامل ہیں۔ آپ مکرم شہزاد احمد صاحب کے والد تھے۔

(5) مکرم منصور احمد خالد طور صاحب
(سابق کارکن بیت المال خرچ ربوہ)
ابن مکرم مبارک احمد طور صاحب (دیہاتی مبلغ)

17/جون 2025ء کو 75 سال کی عمر میں جرمنی میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت غلام محی الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی نسل میں سے تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، خاموش طبع، سادہ مزاج، صابر وشاکر، نیک، دیندار اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے گہرا محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ حضور انور کے خطبات کو سارے کام چھوڑ کر توجہ سے سنتے۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں اپنی 50 سالہ سروس کے دوران ہمیشہ اطاعت کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے رہے۔ ربوہ میں اپنے حلقہ میں 30 سال بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔

(6) مکرمہ امۃ السلام صاحبہ
اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب مرحوم
(نصیر آباد عزیز۔ ربوہ)

7/فروری 2025ء کو 61 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نیک سیرت، پرہیزگار اور غریبوں کا درد رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ پنجوقتہ نمازوں کے علاوہ تہجد کی بھی پابند تھیں اور بچوں کو بھی ہمیشہ نماز، دعا اور جماعت سے جڑے رہنے کی تلقین کرتی رہیں۔ آپ نے ساری زندگی نیکی، تقویٰ، عبادت اور خلافت کی اطاعت میں بڑے صبر وشکر اور عاجزی سے گزاری۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

❀❀❀

شادی کے موقعہ پر زیور اور کپڑوں کا مطالبہ

’’اس امر کی طرف اپنی جماعت کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ رسمیں خواہ کسی رنگ میں ہوں بری ہوتی ہیں اور مجھے افسوس ہے کہ ہماری جماعت کے لوگوں نے اگر بعض رسمیں ہٹائی ہیں تو دوسری شکل میں بعض اختیار بھی کر لی ہیں۔ نکاحوں کے موقع پر پہلے تو گھروں میں فیصلہ کر لیا جاتا تھا کہ اتنے زیور اور کپڑے لئے جائیں گے۔ پھر آہستہ آہستہ ایسی شرائط تحریروں میں آنے لگیں۔ پھر میرے سامنے بھی پیش ہونے لگیں۔ شریعت نے صرف مہر مقرر کیا ہے اس کے علاوہ لڑکی والوں کی طرف سے زیور اور کپڑے کا مطالبہ ہونا بے حیائی ہے اور لڑکی بیچنے کے سوا اس کے اور کوئی معنی میری سمجھ میں نہیں آئے ..... میں آئندہ کے لئے اعلان کرتا ہوں کہ اگر مجھے علم ہو گیا کہ کسی نکاح کے لئے زیور اور کپڑے وغیرہ کی شرائط لگائی گئی ہیں یا لڑکی والوں نے ایسی تحریک بھی کی ہے تو ایسے نکاح کا اعلان میں نہیں کرونگا۔‘‘

(خطبہ نکاح 27 مارچ 1931 الفضل 17 اپریل 1931)

امراء وصدور صاحبان نیز مبلغین و معلمین انچارج صاحبان متوجہ ہوں

ہندوستان کے تمام امراء اضلاع، امرء مقامی وصدور صاحبان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اخبار بدر میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جماعتوں کی طرف سے موصولہ اہم پروگرامز (اجتماعات، صوبائی جلسہ سالانہ، پیس سمپوزیمز، مساجد کا سنگ بنیاد وافتتاح، بڑی جماعتوں میں ہونے والے جلسہ سالانہ، سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، جلسہ یوم مسیح موعودؑ، یوم مصلح موعود، جلسہ یوم خلافت ودیگر اہم تقریبات کی رپورٹس کا مختصر خلاصہ شائع کیا جاتا ہے۔ لہٰذا تمام امراء کرام، صدور صاحبان و مبلغین اضلاع سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ جماعتوں میں مذکورہ بالا پروگرامز کے انعقاد پر شعبہ بدر میں اپنے متعلقہ دفتر کے توسط سے ایسی رپورٹس ضرور بھجوایا کریں تاکہ شائع کی جا سکیں۔ جزاکم اللہ

JYOTI TIMBER TRADERS

Deals in:Teak,Sal,Piasal,
Gambhari,Accasia etc.

AT : Kuansh.
P.O/Dist - Bhadrak - 756100 (Odisha)
Mobile No. 9437113564 - 9437185000

طالب دعا : شیخ مجاہد احمد (جماعت احمدیہ بھدرک، صوبہ اڈیشہ)

اسٹوڈنٹ کارنر

CUET (UG) 2026 کا نوٹیفکیشن جاری

احمدی طلباء سے بروقت درخواست جمع کرنے کی اپیل

نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (NTA) نے Common University Entrance Test - CUET(UG)2026 کا باضابطہ پبلک نوٹس 03 جنوری 2026ء کو جاری کر دیا ہے۔ یہ امتحان ملک بھر کی Central University اور دیگر Universities (State/Deemed/Private) میں Under Graduate پروگرامز میں داخلے کے لئے منعقد کیا جاتا ہے۔

CUET (UG) 2026 کا انعقاد مئی 2026ء میں کیا جائے گا اور یہ امتحان Computer - Based Test (CBT) میں ہوگا۔ امتحان 13 مختلف زبانوں میں، بھارت اور بیرونِ ملک مراکز پر منعقد کیا جائے گا۔ یہ امتحان طلباء کو ایک ہی پلیٹ فارم کے ذریعے ملک کی مختلف Universities میں داخلے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

Official Website:

- CUET(UG)Website:https://cuet.nta.nic.in/
- https://cuet.nta.nic.in/universities/

ملک بھر کے احمدی طلباء کو خصوصی طور پر تاکید کی جاتی ہے کہ وہ اس اہم تعلیمی موقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں، بروقت آن لائن درخواست جمع کریں اور امتحان کی تیاری باقاعدہ منصوبہ بندی اور محنت کے ساتھ کریں۔ CUET کے ذریعے ملک کی ممتاز یونیورسٹیز میں اعلیٰ تعلیم کے دروازے کھلتے ہیں۔

مزید راہنمائی یا درخواست کے عمل میں کسی بھی قسم کی مدد کے لئے طلباء نظارت تعلیم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Online Submission of Application Form	03–30 January 2026(up to 11.50 PM)
(Last date of successful transaction of fee through Credit/Debit Card/Net-Banking/UPI	31 January 2026 (up to 11.50 PM)
(Correction in Particulars in online application form	02–04 February 2026 (up to 11.50 PM)
Announcement of the City of Examination	To be announced later on the website
Downloading Admit Cards from the NTA website	To be announced later on the website
date of Examination	Between 11–31 May 2026 (tentative)
Display of Recorded Responses and Answer Keys	To be announced later on the website
Website	https//:cuet.nta.nic.in/
Declaration of Result on the NTA website	To be announced later on the website

اعلان مغفرت

خاکسار کی اہلیہ محترمہ روشن تارا بیگم صاحبہ مورخہ 21 دسمبر 2025ء کو کنسر کی بیماری کے سبب اس دارِ فانی سے رخصت ہو گئیں۔ اِنَّا للہ و اِنَّا اِلَیہِ راجِعُون۔ مرحومہ ایک نہایت باوفا، نیک سیرت اور باعمل خاتون تھیں۔ انہوں نے اپنی پوری زندگی صبر، استقامت اور اخلاص کے ساتھ خدمتِ دین میں گزاری اور ہر مشکل گھڑی میں خاکسار کا حوصلہ اور سہارا بنی رہیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابندی، مہمان نوازی، اخلاقِ حسنہ اور خلافت سے بے پناہ محبت مرحومہ کی نمایاں صفات تھیں۔ مرحومہ کو بچوں سے خاص شفقت و ہمدردی تھی۔ وہ نہ صرف ان کے ساتھ محبت وشفقت سے پیش آتیں بلکہ انہیں نمازوں کی پابندی اور دینی اقدار کی طرف توجہ دلانے میں بھی خاص دلچسپی لیتی تھیں۔ مرحومہ اپنے پس ماندگان میں ایک بیٹا، بہو، بیٹی، داماد، ایک نانی اور ایک پوتا چھوڑ گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے، ان کے درجات بلند کرے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام لواحقین کو صبرِ جمیل اور حوصلہ عطا کرے۔ آمین

(غلام حیدر خان سابق معلم سلسلہ اڈیشہ)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔(سیکرٹری مجلس کار پرداز قادیان)

مسل نمبر 12521: میں ایم نوفل ولد مکرم اے محمد رفیع صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش: 24 جنوری 2005ء پیدائشی احمدی ساکن: جامعہ احمدیہ قادیان مستقل پتہ: پری نگر کنیا متھور کوئمبٹور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 ستمبر 2025ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از وظیفہ ماہوار -/1,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : زبیر احمد نائک العبد : ایم نوفل گواہ : سلیمان احمد

مسل نمبر 12522: میں روفیضہ خاتون زوجہ مکرم شاہین احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش: 18 نومبر 1994ء پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: محلہ دار الانوار شمالی قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1 ستمبر 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کی بالی دو جوڑی، ایک عدد انگوٹھی، 3 عدد ناک کے پھول، چاندی 12 گرام۔ حق مہر -/50,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/4,300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شاہین احمد الامۃ : روفیضہ خاتون گواہ : عبد الستار

مسل نمبر 12523: میں سائرہ بانو زوجہ مکرم شیخ شاہنواز صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: 19 نومبر 1978ء پیدائشی احمدی ساکن: کٹک صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 ستمبر 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 35 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 200 گرام۔ حق مہر -/45,525 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ناصر احمد زاہد الامۃ : سائرہ بانو گواہ : کریم تلا خان

مسل نمبر 12525: میں سلیمہ بیگم زوجہ مکرم عبد القدیر خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: 27 اپریل 1993ء پیدائشی احمدی ساکن: محمود آباد پوسٹ آفس کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ: 27 اگست 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 30 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 200 گرام۔ حق مہر -/1,50,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبد الواجد خان الامۃ : سمینہ بیگم گواہ : ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 12526: میں صغیرہ بیگم زوجہ مکرم بنی اسرائیل خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: 12 فروری 1980ء پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: کیرنگ حلقہ دار السلام صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 ستمبر 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/17,000 روپے وصول شدہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : ادریس خان الامۃ : صغیرہ بیگم گواہ : ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 12527: میں ممتاز بیگم زوجہ مکرم شیخ بشیر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: یکم جنوری 1982ء پیدائشی احمدی ساکن: احمدیہ مسجد گنڈِ چپاڈا ضلع dhenkanal صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 ستمبر 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 15 گرام 22 کیریٹ۔ حق مہر -/6,25,000 روپے ادا شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ بشیر الامۃ : ممتاز بیگم گواہ : ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 12528: میں بشیرہ بی بی زوجہ مکرم شیخ ابراہیم صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: یکم جنوری 1963ء پیدائشی احمدی ساکن: احمدیہ مسجد گنڈِ چپاڈا ضلع dhenkanal صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2 ستمبر 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 10 گرام 22 کیریٹ، 12 ڈسمل کھیتی زمین جس کا خسرہ نمبر 283/357 ہے۔ حق مہر -/7,000 روپے وصول شدہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : شیخ تنویر الامۃ : بشیرہ بی بی گواہ : ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 12529: میں سفیقہ بیگم زوجہ مکرم بشیر خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش: 7 جولائی 1990ء پیدائشی احمدی ساکن: مسجد احمدیہ پنکال اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 اگست 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 10 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی: 200 گرام۔ حق مہر -/35,525 روپے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبدل اسماعیل خان الامۃ : سفیقہ بیگم گواہ : ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 12530: میں اپسنارا بیگم بنت مکرم مونس خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیچر تاریخ پیدائش: 21 مئی 1995ء پیدائشی احمدی ساکن: مسجد احمدیہ پنکال صوبہ اڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 اگست 2025ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے زیور نقرئی: 50 گرام۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/3,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ : عبدل اسماعیل خان الامۃ : اپسارا بیگم گواہ : ناصر احمد زاہد

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadr.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان Weekly **BADAR** Qadian

Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2026-28 Vol. 75 Thursday 22 January- 2026 Issue. 04

ACT. MANAGER
ATHAR AHMAD SHAMIM
Mobile : +91 99153 79255
e-mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت الٰہی کا ایمان افروز تذکرہ

☆......ہمیں آپؐ کے اُسوہ پر چلتے ہوئے نمازوں اور عبادت کے لیے یہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، تبھی ہم حقیقی مسلمان کہلا سکتے ہیں

☆......جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کے جلسہ سالانہ کے حوالے سے دعا کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۶؍جنوری ۲۰۲۶ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

میں نے گذشتہ ایک خطبے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے حوالے سے، آپؐ کی محبّتِ الٰہی کے پہلو کا ذکر کیا تھا، اِس بارے میں ہی آج مزید کچھ بیان کروں گا۔

جوانی اور دعویٔ نبوت سے پہلے بھی آپؐ میں محبّتِ الٰہی کا جوش ایسا تھا کہ آپؐ اِس سے بے تاب ہو کر غار میں جا کر محبوبِ الٰہی سے راز و نیاز میں مصروف ہو جاتے تھے۔ اِسی محبّت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرماتے ہیں کہ مَیں دیکھتا ہوں کہ گرمیوں کو بھی روحانی ترقّی کے ساتھ ایک خاص مناسبت ہے۔ آنحضرتؐ کو دیکھو کہ آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے مکّہ جیسے شہر میں پیدا کیا اور پھر آپؐ اُن گرمیوں میں تنہا غارِ حرا میں جا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے۔ وہ کیسا عجیب زمانہ ہو گا؟ آپؐ ایک پانی کا مشکیزہ اُٹھا کر لے جایا کرتے ہوں گے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُنس اور ذوق پیدا ہو جاتا ہے، تو پھر دنیا اور اہلِ دنیا سے ایک نفرت اور کراہت پیدا ہو جاتی ہے۔ بالطبع تنہائی اور خلوت پسند آتی ہے۔ آنحضرتؐ کی بھی یہی حالت تھی۔ اللہ تعالیٰ کی محبّت میں آپؐ اِس قدر فنا ہو چکے تھے کہ آپؐ اِس تنہائی میں ہی پوری لذّت اور ذوق پاتے تھے۔ ایسی جگہ میں جہاں کوئی آرام اور راحت کا سامان نہ تھا، جہاں جاتے ہوئے بھی ڈر لگتا ہو، آپؐ وہاں کئی کئی راتیں تنہا گزارتے تھے۔ اِس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کیسے بہادر اور شجاع تھے، جب خدا تعالیٰ سے تعلق شدید ہو، تو پھر شجاعت بھی آ جاتی ہے۔ اِس لیے مومن کبھی بزدل نہیں ہوتا، اہلِ دنیا بزدل ہوتے ہیں، اِن میں حقیقی شجاعت نہیں ہوتی ہے۔

حضورِ انور نے غارِ حرا میں عبادتِ الٰہی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بیان کردہ ایک حدیث بڑی تفصیل سے بیان فرمائی۔

اصل بات یہی ہے کہ انسان خدا کی راہ میں جب تک اپنے اُوپر ایک موت اور حالتِ فنا وارِد نہ کر لے، تب تک اُدھر سے کوئی پرواہ نہیں کی جاتی، البتہ جب خدا دیکھتا ہے کہ انسان نے اپنی طرف سے کمال کوشش کی ہے اور میرے پانے کے واسطے اپنے اُوپر موت وارِد کر لی ہے تو پھر وہ انسان پر خود ظاہر ہوتا ہے، اُس کو نوازتا ہے اور قُدرت نمائی سے بُلند کرتا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی محبّت میں آپؐ کی نمازوں کی یہ کیفیت تھی کہ مُطرّف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے کہا کہ مَیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپؐ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپؐ کے سینے سے ہنڈیا کے اُبلنے کی آواز کی طرح آواز آ رہی تھی۔ آپؐ اِتنی شدّت سے رو رہے تھے اور آہ وزاری کر رہے تھے کہ یوں لگ رہا تھا کہ جیسے ہنڈیا میں پانی اُبل رہا ہے۔

حضرت عائشہؓ کی روایت کے مطابق آپؐ اِتنی زیادہ عبادت کرتے اور عبادت کے وقت میں کھڑے ہوتے تھے کہ آپؐ کے پاؤں متورّم ہو جاتے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ آنحضرتؐ کی محبّت اور عبادتوں کا ذکر کرتے ہوئے، ایک جگہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب آپؐ مرض الموت میں مبتلا ہوئے، تو سخت ضُعف کی وجہ سے نماز پڑھانے پر قادر نہ تھے، اِس لیے آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ آپؓ فرماتی ہیں یہ حکم فرمانے کے بعد جب آپؐ نے مرض میں کمی محسوس کی تو آپؐ آدمیوں کے سہارے نماز پڑھنے کے لیے نکلے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اِس وقت میری آنکھوں کے سامنے وہ نظارہ ہے کہ شدّتِ درد کی وجہ سے آپؐ کے قدم زمین سے چُھوتے جاتے تھے۔ جب آپؐ مسجد پہنچے، تو حضرت ابوبکرؓ نے ارادہ کیا کہ پیچھے ہٹ جائیں، تو رسولِ کریمؐ نے اُن کا ارادہ بھانپتے ہوئے اُنہیں اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو۔ آپؐ حضرت ابوبکرؓ کے پاس بیٹھ گئے، اِس کے بعد رسولِ کریمؐ نے نماز پڑھنی شروع کی اور حضرت ابوبکرؓ نے آپؐ کی نماز کے ساتھ ساتھ نماز پڑھنی شروع کی اور باقی لوگ حضرت ابوبکرؓ کی نماز کی اتبّاع کرنے لگے۔

اِس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کو کیسی ہی خطرناک بیماری ہو، آپؐ خدا تعالیٰ کی یاد کو نہ بھلاتے، عام طور پر لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ ذرا تکلیف ہوئی اور سب عبادتیں بھول گئیں۔

ہر ایک صاحبِ بصیرت سمجھ سکتا ہے کہ ذکرِ الٰہی آپؐ کی غذا تھی اور اس کے بغیر آپؐ اپنی زندگی میں کوئی لُطف نہ پاتے تھے۔ اسی طرف آپؐ نے اشارہ فرمایا کہ جن چیزوں سے مجھے محبّت ہے، اُن میں سے ایک قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ ہے، یعنی نماز میں میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ لوگ پوچھتے ہیں اور اکثر آجکل کے بچے اور نوجوان بھی سوال کرتے ہیں کہ نیکیاں کیا ہیں اور کس طرح پتہ لگے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے؟ اللہ تعالیٰ اِسی طرح راضی ہوتا ہے کہ نیکیاں کرو اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا کے لیے کرو۔ انسان اپنا جائزہ خود لے سکتا ہے۔ کسی باہر کے آدمی کو جج بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ انسان خود سمجھ سکتا ہے کہ جو نیکیاں وہ کر رہا ہے، اگر وہ خدا تعالیٰ کے لیے کر رہا ہے، پھر اللہ تعالیٰ کو یقیناً پسند ہیں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اللہ اللہ! کیا عشق ہے، کیا محبّت ہے، کیا پیار ہے، خدا تعالیٰ کی یاد میں کھڑے ہوتے ہیں اور اپنے تن بدن کا ہوش نہیں رہتا۔

پھر اِسی تسلسل میں حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ آپؐ کس طرح اپنے کاموں میں مشغول رہتے تھے، یہ نہیں کہ صرف عبادت کر لی اور باقی کام ختم ہو گئے۔ دن بھر بھی آپؐ خدا تعالیٰ کے نام کی اشاعت اور اُس کی اطاعت و فرمانبرداری کو رواج دینے کی کوشش میں لگے رہتے۔ یہ سب کام آپؐ دن کے وقت کرتے۔ اور اِن کے بجا لانے کے بعد بجائے اِس کے کہ چُور ہو کر بستر پر جا پڑیں اور سورج نکلنے تک اِس سے سر نہ اُٹھائیں، بار بار اُٹھ کر بیٹھ جاتے اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے، تحمید کرتے اور نصف رات کے گزرنے پر اُٹھ کر وضو کرتے اور تنِ تنہا اپنے ربّ کے حضور میں نہایت عجز و نیاز سے کھڑے ہو جاتے اور تلاوتِ قرآنِ شریف کرتے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ پس ہمیں آپؐ کے اُسوہ پر چلتے ہوئے نمازوں اور عبادت کے یہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، تبھی ہم حقیقی مسلمان کہلا سکتے ہیں۔

آخر میں حضورِ انور نے بیان فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ کو ایک خط لکھتے ہوئے فرمایا کہ جو آپ نے اپنے عملی طریق کے لیے دریافت کیا ہے، وہ یہی اَمر ہے کہ رسول اللہؐ کی حقیقی اتبّاع کی طرف رغبت کریں، رسول اللہؐ نے جن اعمال پر نہایت درجہ اپنی محبّت ظاہر فرمائی ہے، وہ دو ہیں: ایک نماز اور ایک جہاد۔ نماز کی نسبت آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ یعنی آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔ اور جہاد کی نسبت فرماتے ہیں کہ مَیں آرزو رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں۔ یہ بیان کر کے آپؑ فرماتے ہیں کہ سو! اِس زمانے میں جہاد روحانی صورت سے رنگ پکڑ گیا ہے اور اِس رنگ کا جہاد یہی ہے کہ اعلائے کلمۂ اسلام میں کوشش کریں، مخالفوں کے الزامات کا جواب دیں، دینِ متینِ اسلام کی خوبیاں دنیا میں پھیلا دیں، آنحضرتؐ کی سچّائی دنیا پر ظاہر کریں، یہی جہاد ہے، جب تک خدا تعالیٰ کوئی دوسری صورت دنیا میں ظاہر کرے۔ اِس تناظر میں حضورِ انور نے فرمایا کہ ہمارے قلمی اور تبلیغی جہاد میں بھی، اِسی وقت برکت پڑے گی، جب ہم اپنی عبادت کے معیار اور اللہ تعالیٰ کی محبّت کو بھی بڑھائیں گے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اِس جہاد میں حصّہ لیں، تو پھر اللہ تعالیٰ کی محبّت اور دعاؤں کی طرف بھی ہمیں توجہ دینی ہو گی، اپنی عبادتوں کی طرف بھی ہمیں توجہ دینی ہو گی۔ اور اگر ہم آپؐ کے اُسوہ پر چلتے ہوئے یہ کریں گے تو تبھی ہمارے کاموں میں برکت بھی پڑے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اِس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ سے قبل حضورِ انور نے جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کے جلسہ سالانہ کی بابت دعائیہ تحریک فرمائی۔ کہ آج بنگلہ دیش کی جماعت کا جلسہ بھی ہو رہا ہے، وہاں مخالفت بھی کافی ہوتی ہے، اُن کے لیے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ اُن سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور اُن کا جلسہ بھی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو۔ آمین

☆......☆......☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad